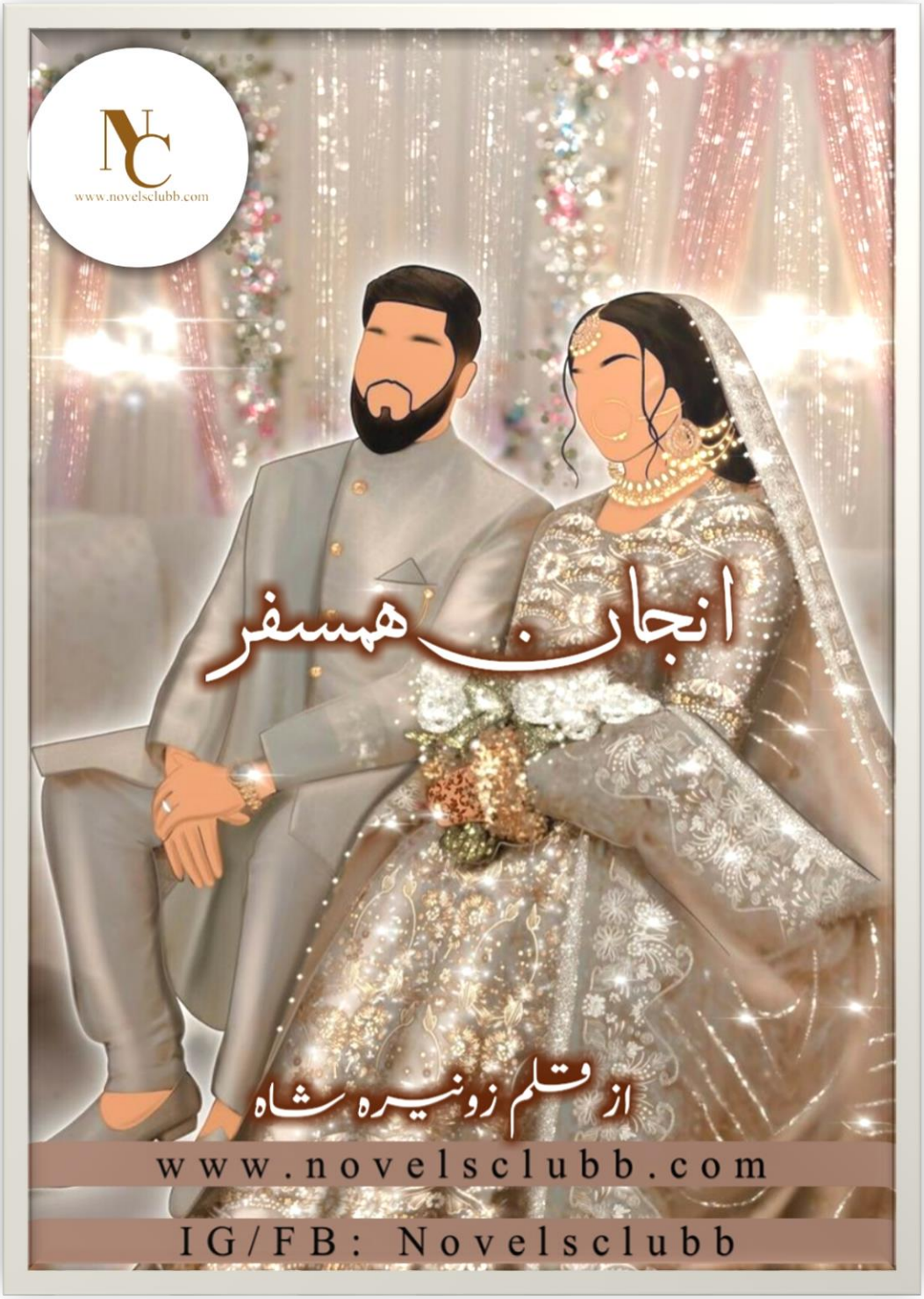
www.novelsclubb.com
انجان ہمسفر
از قلم زونیرہ شاہ
www.novelsclubb.com
IG/FB: Novelsclubb

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

# انجان ہمسفر

## از قلم

## زونیرہ شاہ

www.novelsclubb.com

---

---

وہ آفس جانے سے پہلے برآمدے میں نصب شیشے کے سامنے کھڑا خود کو آخری نظر دیکھ رہا تھا

شیشے سے اس نے شمائلہ (اس کی ماں) کو اپنی طرف آتے دیکھا

"جا رہے ہو بیٹا"

"جی امی جان"

اس نے منہ پھیر کر مسکرا کر ان سے کہا

"اگر آپ کہیں تو نہیں جاؤں گا"

وہ ان کے کندھوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر بولا

"ارے نہیں بیٹا! تمہارے باپ نے اس بزنس کو چلانے کیلیے کتنی محنت کی ہے اپنا دن رات ایک کر دیا تھا انہوں نے صرف تمہارے اور میرے آرام کیلیے ورنہ

www.novelsclubb.com

تمہارے دادے حال نے ان کو گرانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی"

آخری بات پر اس کا چہرہ سپاٹ ہوا

انہوں نے سانس لیا اور اپنی بات جاری رکھی

"بیٹا اب اسے میری نصیحت ہی سمجھ لو کبھی اپنے باپ کے بزنس کو نقصان مت ہونے دینا جو تمہارا حق تھا وہ تو تمہیں نہیں مل سکا اور میں اس کا شمہ دار خود کو سمجھتی ہوں لیکن بیٹا اب اس بزنس کو آگے بڑھانا تمہاری ذمہ داری ہے"

انہوں نے شفقت سے اسکے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

"آپ فکر نہ کریں امی میں اس بزنس کو بہت آگے لے کر جاؤں گا اور جو ہم سے چھین لیا گیا ہے وہ بھی واپس لے کر آؤں گا"

اس نے سپاٹ لہجے میں کہا

اس کی آخری بات سے ان کے چہرے پر پریشانی آئی

"بیٹا ایسا کچھ مت کرنا جس کیلیئے بعد میں تمہیں پچھتانا پڑے یا جس سے تمہارے

بابا پر کوئی انگلی اٹھائے"

انہوں نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا اتنا تو وہ جانتی تھی کہ وہ بہت ضدی اور جنونی بلکل جیسے اس کا باپ تھا شمائلہ نے تو نعمان کے جانے کے بعد اسکی تربیت اپنے لحاظ سے کی تھی اس کو نرم مزاج اور برداشت کرنے والا بنایا تھا لیکن اب شائید اس کا خون جوش مار رہا تھا اور اپنا اثر دکھا رہا تھا

"میں نے کہا نا آپ فکر مت کریں"

اس نے خود کو نارمل رکھتے ہوئے مسکرا کر کہا اور اپنے ہاتھ پر بندھی گھڑی کی طرف دیکھنے لگا

www.novelsclubb.com

"اچھا میں اب چلتا ہوں دیر ہو رہی ہے"

شمائلہ نے اس کے ماتھے پر پیار کیا اور اسے دعائیں دی

"اللہ حافظ بیٹا"

"اللہ حافظ امی جان"

وہ مسکرا کر ان سے کہتا باہر کی طرف بڑھ گیا

شائلہ اسے باہر نکلنے تک دیکھتی رہیں

---

---

"امی۔۔۔امی جلدی آئیں"

کچن میں کھڑی فرزانہ کو منساء کے چیخنے کی آواز آئی انہوں نے سارے کام وہیں

چھوڑے اور ان کی طرف دوڑی

منساء اور ازلان صحن کے بیچ میں ایک دوسرے کے بال پکڑے کھڑے تھے

فرزانہ کو انہیں دیکھ کر بہت غصہ آیا اور وہ ان کو چھڑوانے کیلیے آگے بڑھی

"ازلان چھوڑو بہن کے بال" انہوں نے ازلان کا ہاتھ پکڑ کر چھڑواتے ہوئے کہا

"امی اس نے میرے بال پکڑے ہوئے ہیں اسے کہیں پہلے یہ چھوڑے"

ازلان تو فرزانہ کے زور لگانے پر بھی بال نہیں چھوڑ رہا تھا

"افف۔۔۔منساء تم ہی چھوڑ دو"

وہ اب منساء کا ہاتھ چھڑوا رہی تھیں

منساء نے زور سے ازلان کے بال پکڑ کر انہیں جھنجھوڑا اور پھر ایک جھٹکے سے انہیں چھوڑ دیا

ازلان نے بھی اس کے بال چھوڑ دیے

منساء کے سارے بال ایسے بکھر چکے تھے جیسے کسی نے اس کے بالوں میں بم پھوڑ دیا ہو

ازلان نے اس کے بالوں کو دیکھا اور اس کی ہنسی چھوٹ گئی وہ منساء کے بالوں کی طرف اشارہ کر کے بولا

"دیکھو کیا حال کر دیا ہے تمہارا بلکل باندری لگ رہی ہو"

اذلان نے ہنستے ہنستے اپنا پیٹ پکڑ لیا

منساء جلدی سے اپنے بالوں کو سیٹ کرنے کی ناکام کوشش کی لیکن وہ وہیں اکڑے

ہوئے تھے

"تمہارے بھی تو دیکھو سارے بال میرے ہاتھ میں آ گئے ہیں"

منساء نے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں اس کے سامنے کر کے چڑاتے ہوئے کہا

"چپ کرو تم دونوں" فرزانہ کا اب پارہ ہائی ہو چکا تھا

"شرم آنی چاہیے تم دونوں کو شادی کی عمر ہو گئی ہے دونوں کی اور ابھی بھی بچوں کی طرح لڑتے ہو مجھے بھی ذہنی اذیت دیتے رہتے ہو اور خود کو بھی اور ازلان تم"

انہوں نے توپوں کا رخ اب ازلان کی طرف کر دیا تھا

"تمہیں تو ڈوب مرنا چاہیے کتنی چھوٹی ہے وہ تم سے اور تم اسطرح مارتے ہو اسے"

"چھوٹی بہنیں بھی تو ایسے نہیں کرتیں" ازلان نے ان کی بات کا کوئی خاص اثر نہ لیتے ہوئے کہا

"اففف میرے اللہ کس جرم کی سزا میں مجھے یہ اولاد دے دی"

فرزانہ بیگم تو اب دہائیوں پر اتر آئی تھی

"تمہاری ہی تربیت کا اثر ہے تربیت سہی ہوتی تو آج یہ ایسے نہ ہوتے"

بی جان نے صحن میں آتے ہوئے تلخ لہجے میں کہا فرزانہ نے انہیں دیکھ کر انہیں جواب دینے کی بجائے اپنی آنکھیں پھیر لیں

بی جان اس گھر کی بڑی تھیں اس عمر میں بھی گھر کی سربراہی انہوں نے اپنے ہاتھ میں رکھی ہوئی تھی

ساری عمر انہوں نے ازلان اور منساء کو سر چڑھائے رکھا کوئی غلطی سے بھی انہیں کچھ کہہ دیتا تو پھر اسے بی جان کے غصے اور ان کی کڑوی باتوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا بچوں کو بگاڑنے میں بھی زیادہ کردار انہی کا تھا لیکن کسی میں اتنی جرات نہیں تھی کہ ان کو کچھ کہہ پاتا

"ادھر آؤ بیٹا میرے پاس آؤ" انہوں نے ازلان اور منساء کو پیار سے اپنی طرف بلایا

فرزانہ بیگم ایک نظر ان کو دیکھتی پیر پٹختی وہاں سے چلی گئیں

"کیا حال کیا ہوا ہے بالوں کا جاؤ اسے جلدی سے ٹھیک کر کے آؤ" بی جان نے منساء



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کے بالوں کو ہاتھ سے ٹھیک کرتے ہوئے کہا

"بی جان یہ سارا انا ازلان کا کیا دھرا ہے"

منساء نے ازلان کی شکایت کرتے ہوئے کہا

ازلان کچھ کہنے ہی والا تھا کہ بی جان نے آنکھوں کے اشارے سے اس کو روکا

"میں ابھی اس کی خبر لیتی ہوں تم جا کر بال ٹھیک کر آؤ"

بی جان کے کہنے پر وہ کھا جانے والی نظروں سے ازلان کو دیکھا ازلان منہ بنا کر اسے چڑانے لگا

"بی جان یہ چڑا رہا ہے"

www.novelsclubb.com

منساء نے جاتے جاتے کہا بی جان نے گھور کر ازلان کو دیکھا ان کی نظریں دیکھ کر ازلان نے اسے چڑانا بند کیا اور منساء بال ٹھیک کرنے چلی گئی

منساء اور ازلان کے درمیان پیار تو بہت تھا لیکن وہ بچپن میں ایک دوسرے سے بہت لڑتے تھے اور بچپن کی عادت اب جوانی میں بھی اثر دکھا رہی تھی ازلان منساء

سے پانچ سال بڑا تھا وہ اپنی پڑھائی مکمل کر کے اپنے بابا کے ساتھ ان کا بزنس سنبھالتا تھا منساء بھی اپنی پڑھائی ختم کر چکی تھی اور اب وہ گھر میں ہی ہوتی تھی میچور مائینڈ ہوتے ہوئے بھی وہ دونوں لڑتے وقت بچے بن جاتے تھے لیکن جب منساء کو اس کی ضرورت ہوتی تو ازلان بڑے بھائی کی طرح اس کے ساتھ کھڑا ہوتا منساء بھی اس سے لڑتی تو بہت تھی لیکن اپنے بھائی پر وہ بھی جان چھڑکتی تھی

---

---

آفس میں سب بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے چپڑاسی دروازے پر کھڑا نظر رکھے ہوئے تھا

تھوڑی دیر کے بعد وہ بھاگتا ہوا آفس میں آیا

"باس آ گئے ہیں۔۔۔ باس آ گئے ہیں"

اس کی بات پر سب سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور اپنے اپنے کام میں مصروف ہو گئے

چپڑاسی بھی اپنی جگہ پر جا کر کھڑا ہو گیا

صالم باوقار سا چلتا ہوا آفس کے اندر آیا ایک نظر سب پر ڈالی سب بلکل سانس روکے اپنا کام کرنے میں مصروف تھے اور اپنے آفس (کیبین) کی طرف چل پڑا

اس کے جانے کے بعد سب نے ایک ساتھ سانس لیا اور ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے

صالم اپنے آفس میں آکر کھڑکی کے باہر جا کر کھڑا ہو گیا اور باہر کا نظارہ کرنے لگا

ابھی وہ وہیں کھڑا تھا کہ اس کا سیکریٹری خالد اندر داخل ہوا

سر۔۔آپ کا کام ہو گیا ہے فخر گروپ آف انڈسٹریز کے امریکہ کی طرف جانے والے سارے شیئرز روک لیے گئے ہیں"

اس کی بات سن کر صالم کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ آئی

"لیکن سر اب ہمیں آگے کیا کرنا ہے"

خالد نے ڈرتے ڈرتے پوچھا کیونکہ اس کے غصے سے وہ بخوبی واقف تھا

اس نے مڑ کر خالد کی طرف دیکھا اور چلتا ہوا اپنی کرسی پر آ کر بیٹھا

"اس کا کیا کرنا ہے وہ میں تمہیں بعد میں بتاؤں گا پہلے ایک اور کام کرو"

"کیا کام سر"

صالم نے اسے اشارے سے اپنے پاس بلایا اور سامنے والی کرسی پر بیٹھنے کا کہا

وہ اسے ہی دیکھتا کرسی پر بیٹھ گیا

"میری بات غور سے سنو"

اس نے تھوڑا آگے ہو کر کہا

خالد غور سے اس کی طرف دیکھنے لگا

اس نے اپنی بات شروع کی۔۔۔۔بات کرتے کرتے اس کے چہرے کے تاثرات

تبدیل ہو رہے تھے

خالد بھی یک ٹک اسے ہی دیکھے جا رہا تھا

بات ختم کرنے کے بعد وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا

www.novelsclubb.com

"یہ کام بے شک آہستہ آہستہ کرو لیکن کوئی گڑبڑ نہیں ہونی چاہیے۔۔۔ سمجھ گئے نا"

صالم نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سپاٹ لہجے میں کہا

"جی سر سمجھ گیا" اس نے تابعداری سے کہا

صالم نے اسے جانے کا اشارہ کیا اور خود پاس پڑی فائلز چیک کرنے لگا

---

---

منساء اپنے بال سلجھا کر باہر آئی اذلان تیار ہو کر اپنے کمرے سے باہر نکل رہا تھا

"کہاں جا رہے ہو"

منساء نے پاس رکھے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا

"آفس جا رہا ہوں اور کہاں"

"یہ صحیح ہے آفس کا ملازم دیر سے آئے تو وہ بے عزتی کھائی اور مالک کی جب

مرضی آئے تب منہ اٹھا کر چلا جائے"

منساء نے ٹونٹ مارتے ہوئے کہا

"او میڈم جس وقت بھی آفس جاؤں کام پورے کرتا ہوں اپنے تمہاری طرح گھر تو نہیں بیٹھتا نا"

اذلان نے کف کے بٹن بند کرتے ہوئے کہا

"گھر بیٹھنے سے یاد آیا میں سوچ رہی ہوں میں بھی جاب کرنا سٹارٹ کر دوں سارا دن گھر میں بور ہی ہوتی رہتی ہوں"

"یہ خدا کا واسطہ ہے"

www.novelsclubb.com

اذلان نے ہاتھ اس کے سامنے جوڑے

"میرے آفس کا بیڑا غرق کرنے مت آجانا تمہاری کارکردگیوں سے میں واقف ہوں"

اذلان نے اپنی ہنسی دبا کر کہا

منساء اسے گھور کر دیکھتی اٹھ کھڑی ہوئی

"فار یور کائینڈ انفارمیشن وہ میرے بھی بابا کا آفس ہے اور ویسے بھی مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے تمہارے ساتھ کام کرنے کا

تم دیکھنا تم سے زیادہ اچھے آفس میں جاب ملے گی مجھے"

منساء نے ہاتھ گھما کر فخر سے کہا ازلان نے اس کی بات پر ایک قہقہہ لگایا

"چلو جب ملے تو ہمیں بھی بتا دینا"

ازلان نے جیب سے گاڑی کی چابی نکالتے ہوئے کہا

"بلکل نہیں بتاؤں گی"

www.novelsclubb.com

منساء نے ہاتھ باندھ کر منہ پھیرتے ہوئے کہا

"اچھا بابا مت بتانا"

ازلان مسکرا کر اسے کہتا باہر چلا گیا

منساء وہیں صوفے پر بیٹھ کر سوچنے لگی

---

---

---

---

اذلان آفس میں داخل ہوا سب اپنے کام کرنے میں مصروف تھے وہ اپنے روم میں جانے کی بجائے پہلے فخر (اذلان کے بابا) کے روم میں چلا آیا

"شٹ۔۔۔یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم ایسا ہو کیسے سکتا ہے"

اذلان ان کے روم میں داخل ہوا تو وہ غصے سے کسی سے فون پر بات کرنے میں مصروف تھے وہ انہیں دیکھتا خاموشی سے ان کے سامنے آ کر بیٹھ گیا

فخر صاحب نے اسے دیکھا اور کچھ دیر بات کر کے غصے میں فون بند کیا

"کیا ہوا بابا" اذلان نے ان کے تنے ہوئے اعصاب دیکھ کر پوچھا

"ہمارے امریکہ جانے والے سارے شیئرز روک لیے گئے ہیں اور اب واپس

بھجوائے جا رہے ہیں"

فخر صاحب نے منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کچھ سوچتے ہوئے کہا

"کیا۔۔۔یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ ہی کیسے ہو سکتا کون کروا سکتا ہے یہ"

اذلان نے پریشانی سے پوچھا

"یہی تو میں سوچ رہا ہوں۔۔۔۔کون کروا رہا ہے یہ۔۔۔جو بھی ہے وہ یہ جانتا ہے کہ ان شیئرز کے واپس آنے سے ہمیں کتنا نقصان ہو گا"

"چلیں آپ پریشان نہ ہوں"

اذلان نے خود کو سنبھالتے انہیں تسلی دینے کی کوشش کی

"کیسے پریشان نہ ہوں اذلان تم جانتے ہو وہ شیئرز واپس آ گئے تو ان کی قیمت کتنی گر جائے گی اس سے لاکھوں کا نقصان ہو جائے گا ہمیں"

فخر صاحب کی پریشانی تو کسی طور کم نہیں ہو رہی تھی

"میں بہت جلد لگا لوں گا یہ کس کا کام ہے"

ازلان نے سیٹ سے اٹھتے ہوئے کہا وہ یہ کہتا کمرے سے باہر چلا گیا

---

---

صالم اپنے آفس میں بیٹھا لیپ ٹاپ میں مصروف تھا

اتنے میں خالد کمرے کے اندر آیا

"آپ نے بلایا سر"

وہ ایک جگہ تابعداری سے کھڑا پوچھنے لگا

"ہاں خالد۔۔فائزہ کو ایک فائل تیار کرنے کا کہا تھا میں نے وہ ابھی تک میرے پاس کیوں نہیں پہنچی"

اس نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر خالد پر گاڑتے ہوئے سپاٹ لہجے میں پوچھا

فائزہ اس کی سیکیرٹری تھی جبکہ خالد صاحب پرسنل سیکریٹری۔۔۔۔زیادہ اندر کی باتوں کا اسے بتایا نہیں جاتا تھا

"سر وہ۔۔۔فائزہ تو اس دن سے۔۔۔آفس ہی نہیں آئی"

خالد نے اکھڑے لہجے میں کہا

"کیا مطلب آفس نہیں آئی۔۔۔۔تین دن سے یہ کام دے رکھا ہے اور مہرانی آفس ہی نہیں آئیں"

صالم نے طیش میں آتے ہوئے کہا

خالد اس کے غصے کو دیکھ کر بلکل خاموش ہو گیا

"ابھی کے ابھی اس کو فائر کرو اور آج ہی سیکیرٹری کیلیے اشتہار دو۔۔۔مجھے دو دن میں نئ سیکیرٹری چاہیے"

www.novelsclubb.com

"لیکن سر۔۔۔"

"کل سے انٹرویو سٹارٹ کرو اور انٹرویو میں خود لوں گا"

خالد نے مزاحمت کرنی چاہی لیکن صالم نے اس کی بات کاٹ کر حکم دیتے ہوئے کہا

خالد نے کوئی بات کرنا مناسب نہ سمجھی اور یس سر کہتا باہر چلا گیا

---

---

شام کے وقت فخر اور ازلان صاحب پریشانی سے گھر واپس آئے

کھانا بھی انہوں نے بے دلی سے کھایا گھر کے باقی لوگ بھی ان کے رویے کو

محسوس کر رہے تھے

کھانے کے بعد سب لوگ اکٹھے بیٹھے شام کی چائے پی رہے تھے

"بیٹا کوئی بات ہوئی ہے کیا تم دونوں جب سے آئے ہو پریشان لگ رہے ہو"

بی جان نے انہیں پریشان دیکھ کر اپنے بیٹے سے پوچھا

بشرا اور منساء بھی ان کی طرف دیکھنے لگیں

"نہیں امی جان بس آفس کے کاموں کی وجہ سے پریشان ہیں"

فخر صاحب نے بات چھپاتے ہوئے مختصر سا جواب دیا

بی جان نے اور کوئی سوال کرنا مناسب نہ سمجھا

"واقعی میں یہی بات ہے"

منساء نے ازلان کو کونی مار کر آہستہ آواز میں پوچھا

"ہاں میڈم یہی بات ہے"

ازلان نے بھی اسی کے لہجے میں کہا

اس کے میڈم کہنے پر منساء ٹیڑھے میڑھے منہ بنانے لگی اور ازلان نے اس کا منہ دیکھ کر ہنسی چھپائی

---

---

www.novelsclubb.com

صبح ہوئے کافی دیر ہو چکی تھی گھر کے مرد آفس جا چکے تھے منساء ابھی ناشتہ کرنے میں مصروف تھی

ناشتہ کرتے کرتے وہ پاس پڑی اخبار اٹھا کر پڑھنے لگی

اخبار پڑھتے پڑھتے اس کی نظر ایک خبر پر رک گئی اس نے جلدی سے منہ میں

موجور نوالہ نگلا برتن سائیڈ پر رکھے اور اشتہار کو غور سے پڑھنے لگی

جیسے جیسے وہ اشتہار پڑھ رہی تھی اس کے چہرے کی مسکراہٹ گہری ہوتی جا رہی تھی

بشرا ہاں آئیں ناشتے کے برتن سائیڈ پر رکھے دیکھ کر انہیں بہت غصہ آیا

"کب بڑی ہو گی تم منساء۔۔۔کم از کم کھانے کے بعد برتن تو اپنی جگہ پر رکھا کرو"

بشریٰ نے برتن اٹھاتے ہوئے کہا

"ارے امی یہ دیکھیں۔۔۔کیا ملا تمہیں"

منساء نے اخبار ان کے سامنے کرتے ہوئے ایسے انداز میں کہا جیسے اسے کوئی خزانہ

مل گیا ہے

www.novelsclubb.com

"کیا ہے یہ "بشریٰ اخبار کو دیکھتی بولیں

"امی سیکریٹری کی جاب کا اشتہار ہے۔۔میں سوچ رہی ہوں میں اپلائی کر دوں"

منساء نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"بس کرو۔۔۔جو تمہاری کارکردگی ہے نا تمہیں اپنے دفتر میں جاب مل جائے وہی

کافی ہے"

بشریٰ بیگم برتنوں کو اٹھا کر باہر کی طرف جانے لگیں

"دیکھنا امی۔۔میں آج ہی انٹرویو کیلیے جاؤں گی اور یہ نوکری تو میں لے کر ہی آؤں گی"

منساء نے فخر سے کہا

بشریٰ بیگم نے جاتے جاتے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا

ان کے جانے کے بعد اس نے اخبار سائیڈ پر رکھی اور تیار ہونے کمرے میں چلی گئی

---

---

صالم اپنے آفس میں بیٹھا انٹرویوز لینے میں مصروف تھا ابھی تک اسے کوئی بھی لڑکی اس نوکری کیلیئے مناسب نہیں لگی تھی

ایک لڑکی کا انٹرویو لے کر وہ پر سکون سا کمرے میں بیٹھا تھا کہ وہ دروازہ کھول کر

کمرے کے اندر آئی

صالم نے سر اٹھا کر دیکھا

وہ معصوم سا منہ بنائے چلتے ہوئے اس کے سامنے والی سیٹ پر آ کر بیٹھ گئی

صالم نظر بھر کر اسے دیکھنے لگا

"وہ میں جاب کے انٹرویو کیلیے آئی تھی یہ میری سی وی"

منساء نے مختصر سی بات کر کے اپنی سی وی اس کے آگے رکھی

"آپکا نام"

صالم نے اس کی رکھی فائل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"منساء"

صالم نے اس کی فائل اپنے سامنے رکھ کر کھولی اس کا پورا نام پڑھ وہ ٹھٹکا اور حیرانی سے اس کے نام کو دیکھنے لگا

"مطلب شکار خود چل کر آ گیا ہے"

اس نے دل میں سوچا اور فائل کو ہی دیکھتا رہا

منساء نے اس کو فائل پر یوں نظریں گاڑے دیکھا تو جھٹ سے بولی

"سر آپ میرے نمبرز پر مت جایئے گا۔۔۔۔میں بہت قابل ہوں سارے کام کر لیتی ہوں"

منساء کی بات پر اس نے نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا

"کوئی ایک وجہ بتائیں کہ میں آپ کو اس کارکردگی پر بھی جاب پر رکھ لوں"

صالم نے انگلی سے اس کے فائل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اسے نوکری دینے کا وہ پورا ارادہ کر چکا تھا بس سوال پوچھنا اس نے اپنا فرض سمجھا

منساء ادھر ادھر نظریں دوڑاتی سوچنے لگی

"سر پلیز مجھے یہ جاب دے دیں۔۔۔۔میرے لیے یہ جاب بہت ضروری ہے میری اپنے بھائی سے شرط لگی ہے کہ میں کسی اچھے آفس میں جاب کر کے دکھاوں گی۔۔۔۔آپ پلیز مجھے یہ شرط جتوا دیں۔۔۔پلیز"

منساء کا لہجہ التجائی تھا

صالم اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا اس کی فائل بند کر کے اس کی طرف اچھالی

"کل سے آجایئے گا جاب پر"

وہ سپاٹ لہجے میں کہتا سامنے رکھا لیپ ٹاپ آن کرنے لگا

"تھینکیو سر" منساء تشکر سے اسے دیکھ کر کہتی اپنی فائل لے کر اٹھی اور کمرے کے دروازے کی طرف چل پڑی

وہ چہرے پر سپاٹ تاثرات لیے اسے جاتا دیکھتا رہا

---

---

منساء کے جانے کے بعد خالد صاحب کمرے کے اندر آئے

"مے آئی کم ان سر"

انہوں نے دروازے کے سامنے کھڑے ہو کر اندر آنے کی اجازت مانگی

www.novelsclubb.com

مصطفی نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹائی اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا

"آپ پہلے ہی اندر آ چکے ہیں خالد صاحب"

اس نے کرسی پر جھولتے ہوئے کہا

خالد صاحب تھوڑے شرمندہ ہوئے اور شرمندہ سی مسکراہٹ لیے اندر آئے

"سر ایک اچھی خبر تھی آپ کیلئے"

مصطفی نے غور سے ان کی طرف دیکھا انہوں نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا

"فخر انڈسٹریز کے سارے شئیرز واپس آ چکے ہیں اور یہ خبر پوری مارکیٹ میں پھیل چکی ہے"

www.novelsclubb.com

بات سن کر اس کے چہرے پر ایک مسکراہٹ آئی خالد صاحب بھی چہرے پر مسکراہٹ لیے اسے دیکھ رہے تھے

"ایک بات کہوں خالد صاحب" اس نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلی اسی ہاتھ کے انگوٹھے پر مسلتے ہوئے کہا

"جی سر" خالد صاحب نے تابعداری سے کہا

"انسان چاہے پیسے کا کتنا ہی پیارا ہو اسے اپنے پیسے سے زیادہ عزت پیاری ہوتی ہے اور جسے ہرانا ہو اس کی عزت پر صرف ایک وار بھی کر دو تو سمجھو وہ ہار چکا ہے"

بات ختم کر کے وہ گہری نظروں سے انہیں دیکھنے لگا

"میں سمجھا نہیں سر۔۔۔آپ کیا کہنا چاہتے ہیں"

خالد نے نا سمجھی سے کہا

"ہمم۔۔۔آپ کیلیئے سمجھنا ضروری بھی نہیں ہے" وہ سلاٹ لہجے میں کہتا دوبارہ کام میں بزی ہو چکا تھا

www.novelsclubb.com

"آپ کو کوئی اور کام بھی تھا"

اسنے خالد صاحب کو وہیں کھڑا دیکھ کر پوچھا

"نہیں سر" وہ کہتے جلدی سے باہر کی طرف چل دیے

---

ازلان اپنے کیبین میں بیٹھا کام میں مصروف تھا

"سر۔۔آپ کو فخر صاحب بلا رہے ہیں" ایک ملازم کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

"اچھا تم چلو میں آرہا ہوں"

ملازم کو بھیج کر اس نے کام سمیٹا اور ان کے روم کی ظرف چل پڑا

---

فخر اپنے روم میں بیٹھے تھے پریشانی ان کے چہرے سے صاف ظاہر ہو رہی تھی

"جی پاپا" ازلان نے ان کے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا

"ازلان۔۔۔سارے شئیرز واپس آچکے ہیں۔۔ان کی قیمت بلکل گر چکی ہے مجھے ڈر ہے اگر وہ کسی نے نہ خریدے تو ہمیں لاکھوں کا نقصان اٹھانا پڑے گا"

"لیکن پاپا۔۔۔میں تو اس بات پر حیران ہوں کمپنی نے ہمارے شئیرز واپس کیوں

بھیج دیے۔۔۔ضرور اس کے پیچھے کسی نہ کسی کا ہاتھ ہے"

اذلان نے انکشاف کرتے ہوئے کہا

"ہمم۔۔ابھی یہ وقت ان باتوں کا نہیں ہے۔۔۔"

ابھی وہ دونوں یہی باتیں کر رہے تھے کہ فخر صاحب کا ایک ملازم اندر آنے کی

اجازت طلب کرنے لگا

"می آئی کم ان سر"

"یس" فخر صاحب نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

"سر۔۔وہ باہر صالم انڈسٹریز سے کوئی خالد صاحب آئے ہیں آپ سے ملنا چاہتے

ہیں"

ملازم کی بات فخر صاحب نے ازلان کی طرف دیکھا

"بھیج دو اس کو"

ملازم کے جانے کے کچھ دیر بعد خالد صاحب کمرے میں داخل ہوئے

اجازت لے کر وہ اندر آئے اور فخر کے اشارے پر ازلان کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گئے

"جی۔۔۔" فخر صاحب نے سوالیہ نظروں سے ان کی طرف دیکھا

"فخر صاحب ہمیں آپ کے شئیرز کی واپسی کا علم ہوا ہے۔۔۔ ہماری کمپنی آپ کی وہ شئیرز خریدنا چاہتی ہے"

اپنی بات ختم کر کے خالد صاحب نے جواب طلب نظروں سے انہیں دیکھا

"کس قیمت پر" کچھ سوچ کر فخر صاحب نے پوچھا

"دیکھیں یہ آپ کو بھی پتا ہے اور ہمیں بھی کہ آپ کے شئیرز واپس آنے کیوجہ سے ان کی قیمت بہت گر چکی ہے۔۔ انفیکٹ کوئی ان کو خریدنے کیلئے تیار بھی نہیں ہو گا۔۔۔ تو ہم آپ کے شئیرز اوریجینل قیمت سے ہاف میں خریدنا چاہتے ہیں۔۔۔"

"لیکن۔۔" ازلان نے کچھ کہنا چاہا لیکن فخر صاحب نے ہاتھ کے اشارے سے اس

کورو کا

"ہم آپ کے ساتھ ڈیل کرنا چاہتے ہیں۔۔آپ کب خریدنا چاہیں گے شئیرز۔۔۔"

فخر صاحب نے دلچسپی ظاہر کرتے ہوئے کہا

"آپ کل ہی ہمیں شئیرز بھجوادیں۔۔۔۔پیسے آپ کی کمپنی کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کردیے جائیں گے۔۔۔"

خالد صاحب نے آخری بات مسکرا کر کہی

"ٹھیک ہے۔۔۔۔آپ کی کمپنی تک شئیرز پہنچادیے جائیں گے۔۔۔"

فخر صاحب نے بھی مسکرا کر کہا

ان کی بات سن کر خالد صاحب اپنی جگہ سے اٹھے اور ان کی طرف ہاتھ بڑھا کر کہا

"اجازت چاہوں گا اب۔۔۔"

فخر صاحب بھی کھڑے ہو کر انہیں ملے اس کے بعد خالد صاحب ازلان کو ملے

ازلان بے دلی سے ان کو ملا

فخر صاحب کا کاسمیٹکس کا بزنس تھا جسیمے وہ باہر بھی ایکسپورٹ کرتے تھے

خالد صاحب کے جانے کے بعد ازلان بابا کی طرف متوجہ ہوا

"مجھے سمجھ نہیں آرہی۔۔۔پہلے ہمارے شئیرز بغیر کسی وجہ کے واپس بھجوادیے گئے اور اب یہ صاحب انہیں خریدنے آگئے"

ازلان نے سوچنے والے انداز میں کہا

"ازلان۔۔۔تم اپنے روم میں جا کر کام سنبھالو۔۔۔اپنے دماغ پر زیادہ زور مت دو۔۔۔"

www.novelsclubb.com

فخر صاحب کے کہنے پر ازلان انہیں دیکھتا اٹھا اور وہاں سے چلا گیا

---

---

"امی۔۔۔امی۔۔"منساء خوشی سے پاگل ہوتی اپنی امی کو پکارے جا رہی ہو

"کیا ہوا۔۔۔کیوں چلا رہی ہو۔۔۔۔"فرزانہ نے اپنے کمرے سے باہر آتے پوچھا

اس کی آواز سن کر بی جان بھی باہر آچکی تھیں

"امی۔۔۔مجھے جاب مل گئی۔۔۔"اس نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا

فرزانہ نے حیرانی سے اسے دیکھا

"ارے کونسی جاب مل گئی تمہیں۔۔۔"بی جان نے اس کے پاس آتے پوچھا

"ایک بہت بڑے دفتر میں سیکریٹری کی جاب مل گئی ہے۔۔۔"اس نے بی جان کو

ان کے الفاظوں میں۔ سمجھاتے ہوئے کہا

"بھئی مبارک ہو۔۔۔دیکھو فرزانہ میری بچی کو تم ہر وقت ملامت کرتی رہتی ہو

۔۔۔۔کتنی اچھی جاب لے کر آئی ہے۔۔۔"بی جان نے اس کی تعریف کرتے

ہوئے فرزانہ کو جتاتی نظروں سے دیکھا

"میں کیوں ملامت کروں گی۔۔۔۔۔مجھے تو بہت خوشی ہو رہی ہے کہ میری بیٹی کو

اس کی پسند کی جاب مل گئی۔۔۔۔۔حالانکہ جاب کی ضرورت نہیں تھی اس کو.."

فرزانہ نے پیار سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

"بس کرو۔۔۔میرے بچوں کی خوشیوں کے پیچھے ہی پڑی رہنا تم تو۔۔"بی جان نے انہیں جھڑکا وہ ایک نظر ان دونوں کو دیکھتی دوبارہ اپنے کمرے میں چلی گئی

"بی جان آپ کو ایسے نہیں کہنا چاہیے تھا امی کو۔۔۔"

منساء نے انہیں دیکھتے شکایت کی

"ارے بیٹا چھوڑو اس کو۔۔۔"

"نہیں بی جان۔۔۔"وہ ان کو وہیں پر چھوڑتی فرزانہ بیگم کے کمرے کی طرف چل پڑی

بی جان اپنا سا منہ لے کر رہ گئیں

---

رائٹر: زونیرہ شاہ

---

www.novelsclubb.com

"امی۔۔"ان کے کمرے میں پہنچ کر اس نے انہیں پکارا

فرزانہ کھڑکی کے سامنے کھڑی تھی منساء کی آواز پر مڑ کر اس کو دیکھا

"امی۔۔۔آپ یہاں کیوں آ گئیں۔۔آپ خوش نہیں ہیں کیا"

"بہت خوش ہوں بیٹا۔۔میں کیوں خوش نہیں ہو نگی۔۔"فرزانہ نے مسکرا کر کہا

ان کی آواز کا بھاری پن صاف محسوس ہو رہا تھا

"امی آپ بی جان کی باتوں کا برا نہ منایا کریں۔۔۔آپ کو پتا تو ہے وہ سٹھیا گئی

ہیں۔۔"آخری بات اس نے شرارت سے آنکھ مار کر کہی

"آہاں۔۔۔"فرزانہ بیگم نے اس کے سر پر ایک چپت ماری

"ایسے نہیں کہتے بڑوں کو۔۔"

وہ مسکرا کر اسے سمجھاتے بولیں

"اچھا اب نہیں بولوں گی۔۔۔ویسے آپ تو انہیں مجھ سے زیادہ جانتی ہو نگی پھر ان

کی باتوں کا برا کیوں مناتی ہیں۔۔۔"

منساء نے ان کا ہاتھ پکڑ کر پیار سے ان کے کندھے پر سر رکھا

"ہمم۔۔۔بہت اچھی طرح جانتی ہوں۔۔۔"

فرزانہ نے کھوئے کھوئے لہجے میں اس کی بات کا بس اتنا ہی جواب دیا

---

---

آفس سے واپس آنے کے بعد صالم اپنے روم میں لیپ ٹاپ کھولے بیٹھا تھا جب

شائلہ اس کیلیے چائے لے کر کمرے میں داخل ہوئیں

چائے انہوں نے سائیڈ ٹیبل پر رکھی اور اس کے سامنے آکر بیٹھ گئیں

"بیٹا۔۔۔یہ آفس کے کام نا تم آفس میں ہی چھوڑ کر آیا کرو گھر میں تو مجھے بھی

وقت دے دیا کرو۔۔۔"

شائلہ اس سے شکایت کرتی بولی

ان کی بات سن کر وہ مسکرایا اور لیپ ٹاپ بند کر کے سائیڈ پر رکھتے ہوئے بولا

"امی جان۔۔۔وقت ہی وقت ہے آپ کیلیے تو۔۔۔۔آپ سے زیادہ ضروری کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔"

"جب تمہیں دیکھتی ہوں تو نعمان یاد آجاتے ہیں۔۔۔جوانی میں بلکل تمہارے جیسا تھا۔۔۔دکھنے میں بھی اور عادتوں میں بھی۔۔۔۔بلکل تمہارے جیسا ضدی۔۔۔۔"

شمائلہ نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

"ضد میں تو میں بابا سے دو قدم آگے ہی ہونگا۔۔۔"

صالم نے شرارت سے کہا

www.novelsclubb.com

"تمہارے بابا نے اپنی ضد کی وجہ سے بہت نقصان اٹھائے تھے۔۔۔۔۔۔کیا ملا ان کو چلے گئے ہمیں چھوڑ کر۔۔۔لیکن اب تمہیں کھونے کی مجھ میں ہمت نہیں ہے بیٹا۔۔۔"

بات کرتے کرتے وہ رو پڑیں

"امی۔۔۔"صالم نے پریشانی سے انہیں دیکھتے ہوئے گلے لگالیا

---

---

رات کا وقت تھا جب ازلان پانی پینے کی غرض سے کچن میں آیا۔۔۔

فریج سے بوتل اٹھائی اور پانی گلاس میں انڈیلا

"بھائی۔۔۔ایک اچھی خبر دینی تھی آپ کو۔۔۔"

منساء کی آواز پر اس نے گلاس منہ سے لگائے مڑ کر اسے دیکھا

پانی پی کر وہ گلاس سائیڈ پر رکھتے ہوئے بولا

"تم کب سے اچھی خبریں دینے لگی۔۔۔"

ازلان نے طنزیہ لہجے میں کہا

"آج سے۔۔۔"منساء نے اس کے طنز کی پرواہ کیے بغیر کہا

"اچھا بتاؤ اب کیا خبر ہے۔۔"ازلان نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

"مجھے نہیں بتانا اب۔۔"منساء مصنوعی ناراضگی دکھاتے منہ موڑ کر کھڑی ہو گئی

"بتادو میری ماں۔۔"ازلان نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہا کیونکہ وہ جانتا تھا یہ ایسے نہیں مانے گی۔۔۔منساء کھکلا کر ہنسی

"بھائی۔۔۔آپ کہتے تھے نا مجھے جاب نہیں ملے گی۔۔مجھے جاب مل گئی ہے وہ بھی سیکیرٹری کی اور وہ بھی مشہور کمپنی میں۔۔۔"

منساء نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا

"ہیں۔۔۔تمہیں کس پاگل نے جاب دے دی۔۔۔"

ازلان کی بات پر منساء نے منہ پھلا لیا

"اچھا یہ تو بتاؤ نام کیا ہے اس مشہور کمپنی کا۔۔"ازلان نے نارمل انداز میں پوچھا

"نام۔۔۔نام۔۔۔نام تو میں بھول گئی۔۔۔"وہ ماتھے پر انگلی رکھ کر سوچنے کے بعد اچھل کر بولی

ازلان نے برا سا منہ بنایا

www.novelsclubb.com

"تم سے یہی امید تھی باندری۔۔"

اس کی بات پر منساء غصے والے ایکسپریشن دینے لگی

"اچھا منہ نہ بناؤ۔۔۔مبارک کو تمہیں بھی جاب مل گئی۔۔"ازلان نے باہر جاتے ہوئے کہا

"خیر مبارک۔۔"منساء نے اکر کر کہا

"ویسے کیا کھلا رہی ہو۔۔"جاتے وقت اس کے پاس ہی رک کر پوچھنے لگا

"پانی پی لیا ہے یہی کافی نہیں تمہارے لیے۔۔۔آیا برا کھانے والا۔۔۔"

منساء نے ہاتھ گھما کر کہا

www.novelsclubb.com

اسکی بات پر ازلان کے تیور بگڑے اس نے ایک زوردار مکہ اس کی کمر پر رسید کیا وہ لڑکھڑا کر آگے جا گری

لیکن وہ بھی منساء تھی بدلہ لینا تو فرض تھا اسکا وہ بھی پیچھے مڑی اس نے دونوں ہاتھوں کا مکہ بنا کر ازلان کو مارا وہ دور برتنوں پر جا گرا

اگلے ہی لمحے اس نے اٹھ کر منساء کو بالوں سے پکڑ لیا منساء نے بھی پورے زور سے اس نے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑ لیا ان کی لڑائی کا اختتام ہمیشہ اسی سین پر ہوتا تھا برتنوں کے گرنے کی آواز سن کر فرزانہ پریشانی سے وہاں آئیں ان دونوں کو اس طرح لڑتے دیکھ کر ان کے ماتھے پر بل آئے

"چھوڑو ایک دوسرے کے بال۔۔۔" فرزانہ ان کے ہاتھ پکڑ کر چھڑانے لگی ان پر تو اس کا کوئی اثر نہ ہوا

فرزانہ نے ذمین پر پڑا بیلن اٹھا لیا اور ان کے سامنے لہرا کر بولیں

"چھوڑو ایک دوسرے کو نہیں تو اسی بیلن سے کمر کوٹ دوں گی تم دونوں کی۔۔۔"

فرزانہ نے کہ کر غصے سے ان کو دیکھا لیکن مجال ہے جو ان پر کوئی اثر ہوا ہو وہ ایک دفعہ پھر ان کے ہاتھوں کو چھڑوانے لگی

"کیا ہو رہا ہے یہ۔۔۔" فخر صاحب کی رعب دار آواز سن جر دونوں نے جلدی سے

ایک دوسرے کے بال چھوڑے

فخر صاحب چلتے ہوئے کچن کے اندر آئے اور سوالیہ نظروں سے ان دونوں کو

دیکھنے لگے فرزانہ نے بھی جلدی سے بیلن سائیڈ پر رکھ دیا

"پاپا میں نے کچھ نہیں کیا پہلے انہوں نے ہی میری کمر پہ اتنی زور کا مکہ مارا ابھی تک

دکھ رہی ہو۔۔۔"منساء رونے کی ناکام ایکٹنگ کرتے ہوئے بولی

"نہیں پاپا اس نے مجھے دھکا دیا اور میں برتنوں پر اتنی زور سے گرا دیکھیں سارے

برتن گر گئے ہیں۔۔۔"اب ڈرامے کرنے کی باری ازلان کی تھی

فخر صاحب نے غور سے ان دونوں کی طرف دیکھا

"تو تھوڑا زور سے دھکا دیتی نا۔۔۔"فخر صاحب نے شرارت سے منساء کو دیکھتے

ہوئے کہا ان کی بات پر منساء بھی ہنس پڑی

"کیوں دیتی زور سے دھکا۔۔۔میرے بیٹے کا سر ور پھٹ جاتا

پھر۔۔۔۔"فرزانہ نے اپنے بیٹے کی سائیڈ لیتے ہوئے کہا

"آپ کے بیٹے کا سر پھٹ بھی جاتا تب بھی اس میں سے کچھ نہیں نکلنا تھا۔۔۔"منساء نے منہ پر ہاتھ کر ہنستے ہوئے کہا اس کی بات پر فخر صاحب بھی اس کے ساتھ ہنسے

فرزانہ بھی اپنی ہنسی چھپانے لگیں

ازلان برا سا منہ بنا کر سب کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

---

---

آج منساء کا آفس میں پہلا دن تھا وہ آفس آئی تو سب لوگ خوش گپیوں میں مصروف تھے

"اس آفس میں کام نہیں ہوتا۔۔۔"اس نے دل میں کہا

"خیر سانوں کی۔۔۔"یہ سوچتے ہوئے وہ ریلیکس ہوئی اور ایک طرف بڑھ گئی جہاں دو تین لڑکیاں باتیں کرنے میں مصروف تھیں

"ہائے۔۔"منساء نے ان کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے کہا

"ہائے۔۔۔"ان میں سے ایک لڑکی نے جواب دیا

"تم ہو نیو سیکیرٹری۔۔۔"ایک لڑکی نے کن اکھیوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

"نام کیا ہے تمہارا۔۔"تیسری لڑکی نے پوچھا

"منساء۔۔۔منساء نام ہے میرا۔۔"ان تینوں کے سامنے منساء خود کو بہت نروس محسوس کر رہی تھی

"میرا نام حناء ہے۔۔۔یہ فاخرہ ہے اور یہ بتول۔۔۔"ان میں سے ایک لڑکی حناء نے ان تینوں کا تعارف کرایا

www.novelsclubb.com

"کھڑی کیوں ہو۔۔۔آؤ بیٹھو نا۔۔"حناء نے اسے بیٹھنے کا کہا

منساء ادھر ادھر دیکھنے لگی اسے بیٹھنے کی جگہ نہیں مل رہی تھی

"ارے یہیں ٹیبل پر ہی بیٹھ جاؤ۔۔۔"فاخرہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے بٹھاتے ہوئے کہا

منساءاب فری ہو کر ٹیبل پر بیٹھ گئی وہ تینوں بھی اسے اپنے جیسی لگیں تھیں

"ویسے تم لوگ یہاں کام نہیں کرتے بس گپیں ہی مارتے رہتے ہو۔۔"منساءنے صاف گوئی سے پوچھا

اس کی بات پر تینوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا

"کرتے ہیں کام بھی لیکن جب تک باس نہیں آتے ہم گپیں ہی مارتے ہیں۔۔۔"

حناءنے بات کر کے فاخرہ کو ہاتھ ملاتے ہوئے کہا

"اتنا ڈرتے ہو تم لوگ۔باس سے۔۔۔"

منساءنے حناء کی طرف متوجہ ہوتے پوچھا

"ہاں نا۔۔۔"

اتنے میں چپڑاسی نے آکر باس کے آنے کی خبر دی سب اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گئیں لیکن منساءوہیں جم کر بیٹھی رہی

صالم آفس کے اندر آیااور اسے دیکھ کر وہیں کھڑا ہو گیا منساء کی اس کی طرف پشت

تھیاور وہ حناء کو ہدایتیں دینے میں مصروف تھی

"ارے پاگل۔۔۔اتنا نہیں ڈرتے باس سے۔۔۔۔۔ نہیں تو یہ باس لوگ جو ہوتے ہیں ناخواہ مخواہ سر چڑھ جاتے ہیں

حناء مسلسل آنکھوں کے اشارے سے اسے بتا رہی تھی لیکن وہ تو سمجھنے کو تیار ہی نہیں تھی

خالد اسے روکنے کیلئے آگے بڑھے تو صالم نے اشارے سے ان کو روکا

"اور ایک اور بات یہ جو بھی کام کہیں کبھی ٹائم پر نہیں کرنا چاہیے نہیں تو انہیں ٹائم پر کام کروانے کی عادت ہو جاتی ہے۔۔۔۔ سمجھ رہی ہو نا میری بات۔۔۔" منساء نے اپنی فلسفی جھاڑ کر اسے سمجھاتے ہوئے کہا

حناء نے انکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا اور پیچھے کی طرف اشارہ کیا

"کیا ہے پیچھے۔۔۔" اس نے حناء کی نظروں کے تعاقب میں پیچھے دیکھا

صالم کو اپنے پیچھے کھڑا دیکھ کر وہ ٹھٹکی اور جلدی سے ٹیبل سے اتر کر کھڑی ہو گئی

"آپ سب لوگ اپنا کام کریں۔۔۔اور آپ۔۔" وہ منساء کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا

"آپ میرے روم میں آئیں زرا۔۔۔"

وہ اس سے یہ کہتا اپنے روم کی طرف چلا گیا منساء کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا سانس نیچے رہ گیا

حناء منہ پر ہاتھ رکھ کر ہسنے لگی منساء نے غصے سے اسے دیکھا اور صالم کے آفس کی طرف چل پڑھی

---

www.novelsclubb.com

اپنے آفس میں بیٹھ کر صالم اسی کے آنے کا ویٹ کر رہا تھا

"مے آئی کم ان سر۔۔۔"

صالم نے سر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا

"کم ان۔۔۔"

وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی اور جھکی نظریں لے کر اس کے سامنے آ کر بیٹھ گئی

اتنا تو اسے یقین ہو گیا تھا کہ اب اس کی اچھی خاصی ہونے والی ہے

"ویلکم ٹو مائی آفس۔۔۔"

صالم کی آواز پر اس نے بے یقینی سے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا جو میٹھی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

"تھینکیو سر۔۔۔"

"مطلب اس نے کچھ نہیں سنا۔۔"منساء نے دل میں سوچا اور پر سکون ہو کر بولی

صالم اب اسے ہی دیکھنے لگا

"وہ۔۔س۔۔سر مجھے کیا کام کرنا ہو گا۔۔۔"اس کی نظروں سے الجھتی وہ بولی

صالم نے بھی اپنی نظروں کا زاویہ تبدیل کیا

"اپ خالد صاحب کے پاس جائیں۔۔۔وہ آپ کو سارا کام سمجھا دیں

گے۔۔۔"سپاٹ لہجے میں کہا گیا

وہ یس سر کہتی وہاں سے اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی اس کے آفس سے باہر آئی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

منساء اب خالد صاحب کے سامنے کھڑی تھی

انہوں نے پانچ چھ فائلز اٹھائیں اور اس کی طرف بڑھا دیں

"ہیییییں "منساء نے آنکھیں پھاڑے انہیں دیکھا اور ان کے ہاتھ سے وہ فائلز لے لیں

"اتنی ساری فائلز۔۔پورے مہینے کا کام ایک ساتھ تھما دیا۔۔۔"

اس نے بے ترتیبی سے فائل پکڑ کر ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"میڈم۔۔۔یہ ایک دن کا کام ہے۔۔۔"خالد صاحب عام سے لہجے میں اس سے کہتے اپنی سیٹ پر بیٹھ گئے

"کیا مطلب ایک دن کا کام ہے۔۔۔۔اتنی ساری فائلز ہیں مجھ سے اٹھائی بھی نہیں

جارہیں۔۔۔ایک دن میں کیسے کروں گی یہ کام۔۔۔"

منساء نے اپنا دکھڑا روتے ہوئے کہا

"یہ تو آپ کو کرنا ہی پڑے گا کل تک سر کو یہ فائلز چاہیے۔۔۔"

منساء سے کوئی جواب نہ بن پڑا

"اب جایئے اور ابھی سے کام شروع کریں۔۔۔"خالد صاحب نے باہر کی طرف اشارہ کر کے سنبیدگی سے کہا

وہ کوفت سے انہیں دیکھتی فائلز اٹھائے باہر کی طرف چل دی

---

www.novelsclubb.com

---

منساء فائلز ہاتھ میں اٹھائے اپنی چیئر پر آکر بیٹھی اور فائلز دھپ سے ٹیبل پر ماریں اور اپنے ہاتھوں میں منہ چھپا کر بیٹھ گئی

وہ تو یہی سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی کہ اتنی ساری فائلز گھر کیسے لے کر جائے

گی

کتنی ہی دیر وہ اسی کشمکش میں بیٹھی رہی پھر کچھ سوچ کر سر اٹھایا اور ایک ایک کر کے ساری فائلز چیک کرنے لگی

ان سب میں سے اس نے تین فائلز اٹھا کر الگ کیں

"صرف یہ تینوں تیار کروں گی باقی کیلئے ٹائم مانگ لوں گی۔۔۔"اس نے خود سے ہمکلامی کی اور ان تین فائلز میں سے ایک فائل اٹھا کر بیٹھ گئی

---

---

www.novelsclubb.com

خالد صاحب صالم کے کمرے میں کھڑے تھے صالم لیپ ٹاپ میں گھسے کوئی کام کرنے میں مصروف تھا کچھ دیر بعد اس نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹائیں اور خالد صاحب کی طرف متوجہ ہوا

"جی خالد صاحب۔۔کیا خبر ہے۔۔"

اس نے اپنی کرسی کو پھیرتے ہوئے کہا

"سر۔۔۔سامان پہنچ چکا ہے آپ آکر دیکھ لیں۔۔۔"

"ہمم۔۔۔چلیں دیکھ لیتے ہیں۔۔"صالم نے اپنی سیٹ سے اٹھ کر باہر کی طرف چلتے ہوئے کہا خالد صاحب بھی اس کے پیچھے پیچھے چل پڑے

---

---

وہ دونوں اب اس کمرے میں پہنچ چکے تھے جہاں سارا سامان رکھا تھا اس کو گودام بھی کہا جائے تو غلط نہیں ہو گا

www.novelsclubb.com

صالم ہر ایک چیز کو چیک کر رہا تھا

"تو خالد صاحب اب آپ پوری مارکیٹ میں یہ افواہ پھیلا دیں کہ ان کا سارا سامان نقلی تھا۔۔۔"

چہرے پر مسکراہٹ لیے وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولا

یہ کہہ کر وہ جانے لگا

جاتے جاتے وہ رکا اور مڑ کر خالد صاحب کی طرف دیکھا

"خالد صاحب آپ پر بہت یقین ہے مجھے بس میرے یقین کو کبھی مت توڑیے گا۔۔۔ہماری باتیں ہمارے علاوہ اور کسی کو نہیں پتا چلنی چاہیے۔۔۔"

وہ بظاہر نرم انداز میں بولا

خالد صاحب نے اثبات میں سر ہلایا وہ سپاٹ چہرہ لیے انہیں دیکھتا باہر نکل گیا

---

---

آفس کے بعد منساء گھر واپس آچکی تھی وہ تین فائلز وہ گھر میں ہی لے آئی تھی اور اب انہیں دیکھنے میں مصروف تھیں

کام کرنے کی نہ اس کو عادت تھی اور نہ اس سے ہو رہا تھا ہار مان کر اس نے ازلان سے مدد لینے کا سوچا

www.novelsclubb.com

وہ برا سا منہ بنا کر اٹھی اور فرزانہ کے پاس آئی

"امی بھائی نہیں آئے ابھی تک۔۔۔"

ان کے کمرے کا آدھا دروازہ کھول کر وہ جھانک کر بولی فرزانہ نے اس کی طرف دیکھا

"نہیں بیٹا۔۔۔ازلان تو نہیں آیا۔۔کیوں کوئی کام تھا؟

فرزانہ نے کپڑوں کو تہ لگاتے کہا

منساء چلتی ہوئی ان کے سامنے آکر بیٹھ گئی

"امی۔۔۔اج سر نے اتنا سارا کام اٹھا کر دے دیا مجھ سے تو ہو نہیں رہا تھا میں نے سوچا بھائی کی ہیلپ لے لیتی ہوں۔۔"

وہ معصوم سی صورت بنا کر بولی فرزانہ بیگم اس کی بات پر مسکرائیں

"تمہارے بابا آگئے ہیں کوئی مدد چاہیے تو ان سے لے لو۔۔۔ازلان بھی تھوڑی دیر میں آجائے گا۔۔۔"

فرزانہ بیگم بیڈ سے اٹھیں اور تہ کیے ہوئے کمرے الماری میں رکھنیں لگی

"اچھا میں بابا سے ہی پوچھ لوں گی۔۔۔"منساء نے اپنا نچلا ہونٹ باہر نکال کر کہا اور چلتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئ

---

---

شام ہونے میں ابھی تھوڑا وقت تھا ازلان جلدی پہنچنے کی غرض سے تیز تیز گاڑی چلا رہا تھا

اچانک سے سڑک پار کرتی ایک لڑکی اس کی گاڑی کے سامنے آگئ

لڑکی کو دیکھ کر اس نے جلدی سے بریک لگائی گاڑی اس لڑکی کی ٹانگ پر لگی اس کے ہاتھ میں پکڑا بیگ دور جا گرا اور وہ وہیں گر گئ

ازلان گاڑی سے نیچے اترا اور تیز تیز قدم چلتا اس کی طرف گیا وہ ذمین پر بیٹھی اپنا پاؤں پکڑ کر بیٹھی تھی

"اپ ٹھیک تو ہیں نا۔۔۔لگی تو نہیں آپ کو۔۔"

اس نے اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتے پوچھا

وہ لڑکی بے یقینی سے اسے گھورنے لگی

"نہیں نہیں مجھے تو بلکل نہیں لگی مجھے تو عادت ہے سڑک پر پاؤں پکڑ کر بیٹھ جاتی ہوں۔۔۔"

ازلان کو اس کی بات پر ہنسی آئی لیکن وہ ضبط کیے بیٹھا رہا اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا وہ لڑکی چیخنے لگی

"کیا مطلب لگی تو نہیں۔۔۔میرے پاؤں کا کچومر بنا دیا اور آگے سے پوچھتے ہو لگی تو نہیں۔۔۔بنٹوں سے دیکھتے ہو کیا۔۔۔"

وہ اس کو ڈانٹ کر دوبارہ اپنے پاؤں کی طرف متوجہ ہو گئی

"دیکھیں میڈم میں نے جان بوجھ کر نہیں مارا۔۔۔۔"

"لو۔۔۔جان بوجھ کر نہیں مارا۔۔۔۔جان بوجھ کر کوئی مارتا ہے بھلا سب ایسے

ہی مار کر سامنے بیٹھ کر پوچھنے لگ جاتے ہیں یہ نہیں کہ اٹھنے میں ہیلپ ہی کرادیں۔۔۔۔۔"

وہ ازلان کی بات کاٹ کر بھڑک کر بولی

ازلان ہلکا سا مسکراتے اٹھا اور اس کی طرف ہاتھ بڑھایا اس نے پہلے ازلان کی طرف دیکھا اور پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر کھڑی ہوئی

"ویسے کافی ایکسپیرینس لگتا ہے آپکا۔۔۔اب تک کتنی گاڑیوں سے ٹکر کھا چکی ہیں۔۔۔۔"

وہ طنزیہ انداز میں بولا

www.novelsclubb.com

اس کی بات پر اس لڑکی نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا

ازلان اس کی نظروں کو نظر انداز کرتا گاڑی کی طرف بڑھ گیا

"سنیے۔۔۔نام تو بتاتے جایئے اپنا۔۔۔"

اس نے اپنی ایک ہاتھ کی انگلی دوسرے ہاتھ سے مروڑتے ہوئے کہا

ازلان نے مڑ کر اسے دیکھا

"ازلان نام ہے میرا۔۔۔"

"میں ایمن۔۔۔"

ازلان نے اثبات میں سر ہلایا اور گاڑی میں جا کر بیٹھ گیا وہ ابھی بھی گاڑی کے سامنے کھڑی تھی

"پھر سے ٹکر لگوانے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔" ازلان کی آواز پر وہ جلدی سے پیچھے ہوئی اور وہ گاڑی زن کر کے اس کے سامنے سے بھگا کر لے گیا

---

www.novelsclubb.com

---

ایمن۔۔۔بہت دیر نہیں کر دی تم نے۔۔۔کب سے انتظار کر رہی ہوں تمہارا۔۔۔"

ایمن کو گھر میں داخل ہوتا دیکھ کر اس کی امی تسلیم اس کی طرف بڑھیں اور پریشانی

سے بولیں

"امی۔۔۔آپ کیوں پریشان ہو رہی تھیں۔۔۔بتا کر تو گئی تھی کہ لیٹ آؤں گی۔۔۔"

ایمن نے بیگ صوفے پر رکھا اور پانی لینے فریج کی طرف بڑھی

"ویسے امی اتنا مزہ آیا نا برتھ ڈے میں۔۔۔اتنا بڑا گھر تھا ان کا۔۔۔اور امی ان کا تو ایک ڈیکوریشن پیس بھی ہمارے گھر کے صوفوں سے بھی مہنگا ہو گا۔۔۔"

ایمن نے ہاتھ ہلا ہلا کر اپنی بات مکمل کی اور فریج سے بوتل نکال کر منہ سے لگائی

"ہاں تو تم کیوں حسد کر رہی ہو۔۔۔میری بیٹی کا سسرال تو اس سے بھی زیادہ پیسے والا ہے۔۔کوئی کمی نہیں ہو گی میری بیٹی کو۔۔۔۔"

تسلیم نے پیار سے اسے دیکھتے ہوئے کہا اپنی امی کی بات سن کر اس نے جلدی جلدی پانی کو حلق سے نیچے اتارا

"کونسا سسرال امی۔۔۔کس سسرال کی بات کر رہی ہیں آپ۔۔۔"

وہ سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھتے بولی

"تمہاری اپنی پھپھو کا گھر اور کونسا۔۔۔میں نے اور تمہارے بابا نے تو یہی سوچ رکھا ہے تمہاری شادی تو ہم صالم سے ہی کریں گے۔۔۔"

"کیا۔۔۔سوچ بھی کیسے لیا آپ لوگوں نے کہ میں صالم سے شادی کروں گی۔۔۔"ان کی بات پر وہ اچھل پڑی تسلیم حیرانی سے اس کے تاثرات دیکھنے لگیں

"ہیں۔۔۔کیا برائی ہے صالم میں اچھا خاصا تو ہے۔۔۔اور سب سے بڑی بات جیسا تم پیسے والا چاہتی ہو بلکل ویسا ہی ہے۔۔۔"

بڑے سکون سے وہ بولتی پیار سے اسے دیکھنے لگیں

"امی۔۔۔مجھے نہیں کرنی صالم جیسے کھڑوس سے شادی۔۔۔اس سے اچھا میں کنواری مر جاؤں۔۔۔ساری زندگی صرف اس کا سیریس چہرہ دیکھنا پڑے گا۔۔۔"وہ بلکل بھڑک کر بولی

"تو تمہیں کہاں ملے گا ایسا جیسا تمہیں چاہیے۔۔صالم ویسا ہی ہے جیسا تم چاہتی

ہو۔۔۔"

وہ اسے دیکھتی سمجھانے والے انداز میں بولی

"اب ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔شاید کوئی اور بھی ایسا ہو جو میری توقعات پر پورا اترتا ہو۔۔۔"

وہ سوچنے والے انداز میں دیوار کو گھورتے ہوئے بولی ایسے جیسے بہت پرانی بات یاد کر رہی ہو تسلیم نے اسے دیکھ کر عجیب سا منہ بنایا

"اللہ کرے کوئی ایسا ہو۔۔۔" یہ کہتی وہ اندر چلی گئیں

"آمین۔۔۔" ایمن یہ کہتی خود ہی شرمانے لگی

---

---

رائٹر: زونیرہ شاہ

---

آفس کے کام میں منساء نے بابا سے ہی ہیلپ لے لی تھی ان سے کام سمجھنے کے بعد اب وہ فائلز گود میں اٹھائے اور ہاتھ میں ایک پین لیے گیلری میں بیٹھی تھی اتنے میں ازلان اندر آیا منساء نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر کام میں مصروف ہو گئی

"لیٹ نہیں ہو گئے آج تم۔۔۔" وہ اپنی فائلز پر نظر رکھتے ہوئے اس کے دیر سے آنے کی وجہ پوچھنے لگی

"نہیں تو۔۔۔ تمہیں لگ رہا ہو گا میں تو ٹائم پر آیا ہوں۔۔۔" ازلان نے اپنی ٹائی ڈھیلی کرتے ہوئے نارمل سے انداز میں کہا

"اور تم یہ کیا کر رہی ہو۔۔۔" اب وہ اس کے فائلز کی طرف متوجہ ہوتے بولا

"یہ۔۔۔۔ یہ تو میں بس شوقیہ کام کر رہی ہوں۔۔۔۔ ورنہ باس نے تو بولا ہے مجھے کام کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔"

منساء اترانے والے انداز میں کندھے اچکا کر بولی

"ہاں۔۔۔۔ وہ تو تمہیں دیکھ کر ہی پتہ چل رہا ہے۔۔۔۔۔" وہ اس پر طنز کرتا

مسکرایااور اپنے کمرے کی طرف چل پڑھا منساء بس اس کی پیٹھ کو گھور کر رہ گئی صحیح تو کہ رہا تھا وہ اسی لیے وہ سامنے سے کچھ نہ بول سکی

اس کے جانے کے بعد وہ دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی

---

---

"منساء بھائی کو بلالو کھانے کیلئے۔۔۔"

فرزانہ نے منساء کو آواز دے کر ازلان کو بلانے کیلیے کہا

"اچھا امی۔۔۔" یہ کہتے اس نے ساری فائلز سائیڈ پر رکھیں اور ازلان کے کمرے کی طرف بڑھ گئیں

---

ازلان شیشے کے سامنے کھڑا آج کے واقعے کے بارے میں سوچ رہا تھا وہ شیشے میں خود کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا

منساء نے دروازہ کھٹکایا

"بھائی۔۔۔امی کھانے کیلئے بلا رہی ہیں۔۔۔"منساء نے کمرے سے باہر سے آواز دی کوئی جواب نہ پا کر اس نے دوبارہ دروازہ کھٹکٹایا پھر بھی کوئی جواب نہ آیا

دروازہ کھلا ہی تھا اس نے دروازہ دھکیلا اور اندر جھانکنے لگی

ازلان کو شیشے کے سامنے دیکھ کر اسنے تعجب سے انکھیں مچوڑیں

"بھائی۔۔۔اوبھائی۔۔۔"اب کی بار اسنے قدرے اونچی آواز میں کہا

"ہاں بولو۔۔۔"ازلان نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا

منساء حیرت سے اسے دیکھتی کمرے کے اندر آئی

"کہاں گم ہو۔۔۔"وہ ہاتھ گھما کر ٹیڑھا کرتی بولی اور ہاتھ کی ایک انگلی زور سے اسکے بازو پر ماری

ازلان خیالوں کی دنیا سے باہر آیا اور منساء کی طرف دیکھنے لگا

"اتنے زور سے مارا ہے۔۔۔"وہ اپنی بازو سہلاتے ہوئے بولا

"اچھا د کھاؤ د کھاؤ خون تو نہیں نکل آیا۔۔۔" منساء ڈرامائی انداز میں بولی ازلان نے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا

"اچھا بھائی۔۔۔ کہاں گم تھے۔۔۔ میرا مطلب ہے کس کے خیالوں میں۔۔۔" منساء نے اسے چھیڑنے والے انداز میں بولی

"کہیں بھی نہیں۔۔۔" ازلان کے چہرے پر مسکراہٹ ارہی تھی جسے وہ مسلسل چھپائے جارہا تھا

"اب جھوٹ بولو گے تو ایسے ہی مسکراہٹیں چھپانی پڑیں گی۔۔۔"

منساء اس کی طرف بغور دیکھتے طنزیہ انداز میں بولی

ازلان نے مسکرا کر اسے دیکھا

"کوئی بات نہیں ہے۔۔۔۔ کوئی بات ہو گی تو سب سے پہلے تمہیں بتاؤں گا۔۔۔"

اس نے بھائیوں کی طرح اس کے سر پر ہاتھ رکھتے پیار سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

"پکا۔۔۔"منساء نے چھوٹی انگلی اس کے اگے کرتے ہوئے کہا

"پکا۔۔"ازلان نے اپنی چھوٹی انگلی سے اس کی انگلی کو پکڑا

"اوکے۔۔۔جلدی سے آجائیں کھانا کھانے۔۔۔۔۔۔"منساء جوش سے اسے کہتی کمرے سے باہر چلی گئی

ازلان نے یک نظر آئینے میں خود کو دیکھا اور کمرے سے باہر قدم بڑھا دیے

---

---

کھانے کے بعد منساء پھر سے فائلز میں سر دے کر بیٹھ گئی اسے سرے سے یہ ہی نہیں سمجھ آرہا تھا کہ لکھنا کیا ہے اور اس میں جو لکھا تھا وہ انگلش میں تھا جو اس کیلیے سمجھنا ناممکن تھا

وہ اپنے چہرے پر آتی لٹوں کو ہٹاتی تیزی سے اپنا پین چلانے لگی جو اس کی سمجھ میں آیا چاہے وہ غلط تھا یا سہی وہ لکھتی گئی لکھ لکھ کر جب وہ تھک گئی تو فائلز اٹھا کر سائیڈ

ٹیبلز پر ماری اور دھپ سے بیڈ پر لیٹ گئی

"ہائے۔۔۔۔۔اس کھڑوس کو کیا جواب دوں گی۔۔۔۔۔۔اسے اتنا سارا کام بھی تو نہیں دینی چاہیے تھا۔۔۔افففف میں نے تو ایک بھی تیار نہیں کی۔۔۔"

وہ دماغ میں یہی سوچ لیے بے چینی سے کروٹیں بدلنے لگی

"ہاں تو کیا ہو گیا میں نے کام نہیں کیا تو۔۔۔۔زیادہ سے زیادہ کیا کرے گا ڈانٹے گا نا تو کھالوں گی ڈانٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب ریلیکس ہو کے سو جا منساء۔۔۔۔"

خود کو تسلی دیتی وہ آنکھیں بند کر گئی اور کچھ ہی دیر میں نیند کی وادیوں میں کھو گئی

---

---

ازلان اپنے بیڈ پر سر کے نیچے اپنا ایک بازو رکھے لیٹا تھا مسلسل چھت کو گھورتے وہ نا چاہتے ہوئے بھی آج کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا

نا جانے اسے ایمن کی باتیں اچھی لگی تھی یا اس کی بے باکی۔۔۔۔اس نے کبھی

نہیں سوچا تھا کہ کوئی لڑکی اس کے حواسوں پر سوار ہو جائے گی

"نہیں۔۔۔۔مجھے اس کے بارے میں نہیں سوچنا اس کی وجہ سے میرے بزنس سے دھیان ہٹ سکتا ہے۔۔۔۔"

اس نے دل میں خود سے ہی کہا اور آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرنے لگا

---

---

صالم کے آفس میں آنے کے بعد سب سیدھے ہو کر بیٹھ چکے تھے سب اپنے اپنے کام میں مصروف تھے سوائے منساء کے

www.novelsclubb.com

وہ پریشانی سے اپنی سیٹ پر بیٹھے صالم کے غصے سے بچنے کی ترکیبیں سوچ رہی تھی

کچھ دیر کے بعد اس کے پاس پڑا ٹیلیفون بجنے لگا فون پر صالم ہی تھا جس نے اسے اپنے روم میں آنے کا کہا

دون بند کرنے کے بعد اس نے ایک گہرا سانس لیا اور اسے سب کچھ سچ بتانے کا

سوچ کر اٹھی اور مرے مرے قدموں سے اس کے آفس کی طرف چل دی

---

"مے آئی کم ان سر۔۔۔"منساء کی آواز صالم کے کانوں میں پڑی

"کم ان۔۔۔"یہ کہتے اس نے سارے کام چھوڑے اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا

منساء ہاتھوں میں ڈھیروں فائلز لیے آئی جنہیں وہ بہت مشکل سے سنبھال رہی تھی

وہ ٹیڑھی میڑھی چلتی ہوئی آ رہی تھی اور صالم اپنے مخصوص سنجیدہ چہرہ لیے اس کی

چال کو ہی دیکھ رہا تھا جس سے وہ اور زیادہ ڈسٹرب ہو رہی تھی

اچانک اس کا پاؤں پھسلا اور وہ ساری فائلز سمیت صالم کے ٹیبل پر جا لگی

اس کے سارے بال اس کے منہ کو چھپا چکے تھے شرمندگی کے مارے اب اس سے

سر نہیں اٹھایا جا رہا تھا اور صالم اپنی دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر ٹھوڑی کے نیچے

رکھے مسکراہٹ کو مکمل طور پر دبائے اسے ہی دیکھ رہا تھا

کچھ ہمت کر کے منساء نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اپنے ایک ہاتھ سے بال

کانوں کے پیچھے اڑستے اس نے دانت نکالے

"بیٹھ جائیں۔۔۔"

صالم نے اسے شرمندہ نہ کرنے کی غرض سے اس کی حرکتوں کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا

منساء اسے دیکھتی اس کے سامنے والی سیٹ پر بیٹھ گئی

"کیا ہوا میڈم منساء۔۔۔ بڑی گر گرا رہی ہیں آج۔۔"

صالم نے ہلکا سا مسکراتے ٹھہرے لہجے میں کہا

"کک۔۔۔ کچھ بھی نہیں ہوا سر۔۔۔ وہ ایکچلی آج ہیلز پہنی ہیں نا تو اسی لیے شائید۔۔۔"

یہ بات کر کے منساء اس کے سامنے شرمندہ سی ہسنے لگی

اتنا تو وہ اندازہ کر چکی تھی کہ یہ دل ہی دل میں اس پر ہس رہا ہو گا

"چلیں۔۔۔۔ آپ یہ بتائیں جو کام کرنے کا کہا تھا اس کا کیا بنا۔۔۔"

کام کے بارے میں پوچھتے ہوئے صالم کا لہجہ سنجیدہ ہوا

یہ تو وہ جانتا تھا کہ اس نے کام نہیں کیا ہو گا

"وہ۔۔۔ سس۔۔۔ سر۔۔۔ کام۔۔۔"

"جی کام۔۔۔" ایک ایک لفظ پر وہ زور دیتا بولا

"سر وہ ایکچلی نا میں کام کرنا چاہتی تھی اور میں فائلز گھر بھی لے گئی

تھی۔۔۔۔ لیکن۔۔۔۔"

اتنا کہ کر وہ رک کر صالم کے تاثرات دیکھنے لگی

"لیکن کیا۔۔۔" صالم جو کب سے اس کے بولنے کا منتظر تھا اس کو چپ پا کر بولا

"لیکن سر کام مجھ سے نہیں ہوا۔۔۔ مجھ سے ایک بھی فائل تیار نہیں ہوئی۔۔۔"

اتنا کہ کر اس نے سر جھکا کر آنکھیں میچ لیں

وہ اب یہی سمجھ رہی تھی کہ صالم اس پر بہت غصہ ہو گا

صالم کے چہرے پر ایک معنی خیز مسکراہٹ پھیلی

"کوئی بات نہیں۔۔۔آپ سے جب ہو سکے آپ تب کام پورا کر لیجیے گا۔۔۔۔"

صالم کی بات پر اس نے چونک کر آنکھیں کھولی اور سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا وہ حیرانی اور تعجب کے ملے جلے تاثرات آنکھوں میں لیے اسے دیکھ رہی تھی

"سچی سر۔۔۔"اس نے معصومیت سے پوچھا

"جی بلکل۔۔۔۔"صالم نے مسکرا کر کہا

"تھینکیو سر۔۔۔"منساء نے تشکر بھری نگاہوں سے اسے دیکھا

"اب آپ جائیں تھوڑا مائنڈ ریلیکس کریں۔۔۔"

صالم نے زبردستی چہرے پر مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا

"اوکے سر۔۔۔"

منساء یہ کہ کر اٹھی اور اسے دیکھتی دیکھتی کمرے سے باہر نکل گئی

ابھی وہ اس پر کسی قسم کی سختی نہیں کرنا چاہتا تھا فلحال وہ اسے اپنا گرویدہ بنانا چاہتا تھا اسے اپنے قریب لانا چاہتا تھا اتنا قریب کہ پھر وہ چاہ کر بھی اس سے دور نہ جا سکے

اس کام کیلئے اسے اپنی فطرت کے خلاف جانا تھا لیکن اسے یہ بھی منظور تھا

---

---

"امی۔۔۔۔صالم کی تو اپنی ہی کمپنی ہے نا۔۔۔"

اپنی امی سے سر کی مالش کراتے ہوئے وہ سوچنے والے انداز میں بولی

"ہاں اپنی ہے۔۔۔۔لیکن تم کیوں پوچھ رہی ہو۔۔۔"اس کے بالوں پر تیل لگاتے ہوئے تسلیم نے پوچھا

"میں سوچ رہی ہوں اس کا اپنا ہی آفس ہے تو وہ مجھے جاب کیوں نہیں دے دیتا۔۔۔"

ایمن نے ان کی طرف دیکھ کر کہا اور پھر چہرہ آگے پھیر لیا

"تم تو خود صالم کے آفس میں جاب نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔کہا تو تھا میں نے ایک دفعہ تم سے۔۔۔"

تسلیم نے ایسے انداز میں بولا جیسے بہت پرانی بات یاد کروا رہی ہوں

"امی۔۔۔وہ اور وقت تھا تب مجھے لگتا تھا میری کارکردگی اچھی ہونے کی وجہ سے کہیں سے بھی اچھی جاب مل جائے گی۔۔۔۔لیکن اب پتا چل گیا ہے یہاں تو ڈگری والوں کے پاس سفارش نا ہو تو بے روزگار پھرتے رہتے ہیں۔۔۔اور ان پڑھ کو سفارش کے بل بوتے پر جاب دے دی جاتی ہے۔۔۔۔"

ایمن نے برا سا منہ بنا کر کہا

"اچھا تم پریشان نہ ہو۔۔۔میں آج ہی غزالہ سے بات کروں گی۔۔۔"تسلیم نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا

"تھینکیو امی۔۔۔"اس نے مسکرا کر کہا اور آنکھیں بند کر گئی

---

---

ازلان اب ایمن کے خیالوں کو اگنور کر کے پوری طرح سے کام میں دھیان دے



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

رہا تھا لیکن پھر بھی بار بار اس کا خیال آ ہی جاتا تھا

وہ جسے فرسٹ سائیٹ لو پر یقین ہی نہیں تھا اب اسے خود ہو چکا تھا جسے وہ قبول کرنے کو بھی تیار نہیں تھا

کام تو اس سے ہو ہی نہیں رہا تھا وہ سارے کام چھوڑ کر ایک ہاتھ کی ہتھیلی پر منہ ٹکائے بیٹھ گیا

کچھ دیر بعد ایک ملازم بھاگتا ہوا آیا

"ازلان صاحب۔۔۔۔ازلان صاحب۔۔۔۔"ازلان خیالوں سے نکل کر اس کی طرف متوجہ ہوا

"کیا ہوا اتنے گھبرائے ہوئے کیوں ہو۔۔۔"

پریشانی سے اس نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا

"صاحب جی جلدی چلیں۔۔۔۔فخر صاحب نے آپ کو جلدی بلایا ہے۔۔۔۔۔"

ملازم نے اسے اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا اس نے اور کوئی بات نہ پوچھی اور اس

www.novelsclubb.com

کے ساتھ چل پڑا

---

فخر صاحب اپنے آفس میں ہاتھ میں اخبار اٹھائے پریشانی سے اپنے ہاتھوں کو بالوں میں پھیر رہے تھے

"کیا ہوا ہے بابا۔۔۔"وہ اب ان کے سامنے کھڑا تھا

فخر صاحب نے ایک خبر کی طرف اشارہ کر کے اخبار اس کو پکڑائی

ازلان نے تعجب سے انہیں دیکھتے اخبار ان کے ہاتھ سے لی خبر پڑھتے پڑھتے ایک رنگ اس کے چہرے پر آتا اور ایک جاتا تھا

اخبار میں ان کے شئیرز نقلی ہونے کی خبر تھی

"میں نے کہا تھا نا بابا یہ کسی نہ کسی کام ہے۔۔۔"ازلان نے اخبار کو ٹیبل پر مارتے ہوئے کہا

"اور یہ ضرور انہی کا کام ہے جنہوں نے ہمارے شئیرز خریدے ہیں۔۔۔۔"اس

نے کسی نتیجے پر پہنچتے ہوئے کہا

"ابھی تو ہمیں سب کے سامنے اس خبر کو الزام کہنا ہے سب کے سامنے بھی بس ہمیں یہی کہنا ہے کہ یہ کسی کی سازش ہے۔۔۔"

فخر صاحب نے زمین کو گھورتے ہوئے کہا پریشانی کی وجہ سے ان کی آنکھیں لال ہو چکی تھیں

ازلان نے ان کو دیکھ کر کچھ اور کہنا مناسب نہ سمجھا اور وہاں سے چلا گیا

---

---

www.novelsclubb.com

لنچ کا ٹائم ہو چکا تھا ویسے تو اس نے کبھی لنچ ٹائم کی بریک نہیں لی تھی لیکن آج تو اس کا موڈ ہی چینج تھا کچھ اس خبر کی وجہ سے اور کچھ اس وجہ سے کہ وہ منساء کو اپنی طرف مائل کرنے میں کامیاب ہو رہا تھا

کچھ سوچ کر وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور آفس سے باہر آیا

پہلے تو وہ خالد صاحب کے کیبین میں گیا اسے دیکھ کر وہ احتراماً کھڑے ہوئے

"کوئی کام تھا تو مجھے بلا لیتے۔۔۔۔" خالد صاحب نے تابعداری سے کہا

"نہیں۔۔۔۔بس ایسے ہی آج لنچ بریک کا ارادہ تھا۔۔۔"

صالم نے مسکرا کر کہا

"سر ایک بات کرنی تھی آپ سے۔۔۔" خالد صاحب نے اس کا موڈ خوشگوار دیکھ

کر بات کرنا چاہی

"جی بولیں۔۔۔میں سن رہا ہوں۔۔۔۔" اپنی پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ دیے وہ

اب سیدھا کھڑا تھا

"سر یہ جو آپ نے نیو سیکریٹری رکھی ہے۔۔۔۔سوری بٹ یہ مجھے کسی کام کی نہیں

لگتی۔۔۔"

خالد صاحب نے ڈرتے ڈرتے کہا

صالم کی مسکراہٹ گہری ہوئی

www.novelsclubb.com

"ٹھیک کہا آپ نے۔۔۔"خالد صاحب نے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا

"لیکن اس کو رکھنا ضروری ہے۔۔۔۔اور جہاں تک بات ہے کام کی تو اس کیلئے میں کوئی نیو سیکریٹری ڈھونڈ رہا ہوں جلد ہی مل جائے گی۔۔۔۔"

مسکرا کر اس نے اپنی بات ختم کی اور سر کو جنبش دی

خالد صاحب نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا

"چلیں۔۔۔آپ اپنا کام کمٹینیو رکھیں۔۔۔۔"

ان سے کہتا اس نے باہر کی طرف قدم بڑھا دیے

اس کا رخ اب منساء کی جانب تھا

www.novelsclubb.com

---

منساء اپنا پورا دماغ لگا کر کچھ لکھنے میں مصروف تھی

"لگتا ہے بہت مصروف ہیں آپ۔۔۔۔"اس کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور جلدی سے کھڑی ہوئی

"سر آپ۔۔۔۔ نہیں میں تو نہیں بزی۔۔۔ کوئی کام تھا آپ کو۔۔۔"

اٹھتے وقت گرنے والی فائلز کو سنبھالتے وہ بولی

سب آفس والے انہی کی طرف دیکھ رہے تھے صالم نے ایک نظر سب کو دیکھا تو

سب دوبارہ کام میں مصروف ہو گئے

"کام تو کوئی نہیں تھا۔۔۔۔ بس لنچ ٹائم تھا تو سوچا لنچ ہم ساتھ کر لیتے ہیں۔۔۔۔ اگر

آپ کو کوئی اعتراض نہ ہو تو۔۔۔۔"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے بولا

"نن۔۔۔۔ نہیں سر مجھے کیا اعتراض ہو گا۔۔۔"

"گڈ۔۔۔ میں گاڑی میں آپکا ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔ آجایئے گا۔۔۔" وہ اس کی اگلی

بات سنے بغیر باہر کی طرف چل پڑا

منساء نے اسے جاتے دیکھا اور پھر سب سمیٹنے لگی

---

---

سب کچھ سمیٹنے کے بعد منساء باہر کی طرف چل پڑی سب آفس والوں نے حیرانی سے دونوں کو باہر جاتے دیکھا سوائے خالد صاحب کے

انہوں نے بس ایک سنجیدہ نظر اس پر ڈالی اور کام میں مصروف ہو گئے

صالم گاڑی کے پاس کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا

جھجک تو وہ اب بھی رہی تھی لیکن خود کو سنبھالتے ہوئے وہ باوقار سا چلتی ہوئی اس کے پاس آئی

صالم نے مسکرا کر اس کیلیے کار کا دروازہ کھولا منساء مشکوک اور تشکر بھری نگاہوں سے اسے دیکھتی گاڑی میں بیٹھ گئی

صالم بھی اس کے ساتھ ہی فرنٹ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا

گاڑی میں بیٹھ کر اس نے منساء کی طرف دیکھا مسکراہٹ ابھی بھی چہرے پر تھی جو پورے راستے رہنا تھی

یہ سوچ کر کہ وہ اس کو نکچڑی نہ سمجھے منساء بھی اسے دیکھ کر پھیکا سا ہنس دی

صالم نے گاڑی سٹارٹ کی کچھ دور پہنچ کر وہ اس سے مخاطب ہوا

"ویسے ریسٹورنٹ تو مجھے پسند نہیں۔۔۔۔ایک ڈھابے پر لے چلتا ہوں وہاں بہت اچھا کھانا ملتا ہے۔۔۔۔۔میں اکثر وہاں جاتا ہوں۔۔۔اکیلا۔۔"

اس نے آخری لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا

"وہ سب تو ٹھیک ہے سر۔۔۔۔لیکن۔۔۔۔اس سب کی۔۔۔کیا ضرورت تھی۔۔۔"

اٹک اٹک کر اس سے صرف اتنا ہی بولا گیا

"تو کیا تمہیں بھوک نہیں لگی تھی۔۔۔"اس نے گاڑی ڈرائیو کرتے سامنے دیکھتے ہوئے کہا

اس کے ایک دم "آپ" سے "تم" پر آجانے پر منساء نے تعجب سے اسے دیکھا

"بتاؤ۔۔۔"صالم اب اس کی طرف ہی دیکھ رہا تھا

"لگی ہے۔۔بٹ۔۔"

"بٹ کیا۔۔۔۔۔مجھے اچھا نہ لگتا کہ میری منساء۔۔۔میرا مطلب ہے میری سیکریٹری منساء بھوکی رہے۔۔۔"

منساء نے دیدے پھاڑے اس کی طرف دیکھا

صالم اب سامنے دیکھ رہا تھا وہ ایسے ظاہر کر رہا تھا جیسے اس نے کوئی نارمل بات کی ہو اور اس کی ان نارمل باتوں نے منساء کے دل میں سنسنی پھیلا دی تھی

---

---

www.novelsclubb.com

کچھ دیر کے بعد

صالم نے گاڑی ایک ڈھابے کے سامنے روکی پہلے وہ خود گاڑی سے اترا اور پھر منساء کی سائیڈ کا دروازہ کھولا

منساء ڈھابے کو غور سے دیکھتی گاڑی سے باہر آئی

"یہ اتنا چھوٹا سا ہوٹل۔۔۔"منساء نے چھوٹے اور کچے مگر ڈھابے کو دیکھ کر کہا

"یہ ہوٹل نہیں ڈھابا ہے بتایا تو تھا۔۔۔"

ازلان نے اسے یاد دلاتے ہوئے کہا

"چلو اندر آؤ۔۔۔"منساء کچھ کہنے ہی والی تھی لیکن ازلان اس کی بات سنے بغیر اپنی کہ کر اندر کی طرف چل پڑا

منساء خاموشی سے اس کے پیچھے چلنے لگی

یہ ایک چھوٹا مگر خوبصورت ڈھابہ تھا۔۔۔منساء کی نظر میں ایک چھوٹا سا ہوٹل۔۔۔شروع میں ایک چھوٹا سا برآمدہ نما جگہ تھی جہاں پر صرف چار پائیاں ہی رکھیں تھیں۔۔۔۔اور ان چار پائیوں پر مقامی لوگ بیٹھے کھانا کھا رہے تھے وہ سب لوگ ان دونوں کو ایسے دیکھ رہے تھے جیسے وہ کسی دوسرے سیارے کی مخلوق ہوں

اس کے بعد ایک کمرہ تھا جو شاید سپیشل لوگوں کیلئے مختص تھا


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

منساء تعجب سے ان سب کی طرف دیکھ رہی تھی آج سے پہلے وہ یہاں نہیں آئی تھی نہ یہ جگہ دیکھی

"تو کیا یہ مجھے بہت دور لے آیا ہے۔۔۔۔۔"منساء نے دل میں سوچا اسے عجیب سا ڈر محسوس ہوا

"تم اندر جاو میں ابھی آتا ہوں۔۔۔۔"صالم کی آواز پر منساء نے اسے ایسے دیکھا جیسے پہلے دفعہ اس کی آواز سن رہی ہو

"کیا ہوا۔۔۔۔"صالم نے سوالیہ انداز میں بھنویں اچکا کر پوچھا

"کک۔۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔۔"اٹکتے ہوئے وہ بس اتنا ہی کہہ سکی

"تم جاؤ اندر۔۔۔۔"صالم اس سے کہتا ایک طرف چل پڑا جہاں اس ڈھابے کا مالک بیٹھا تھا

منساء بھی سب کی نظروں سے بچتی اندر چلی گئی

کمرے کے اندر ایک سامنے اور دو کونوں پر میز رکھے تھے جسکے آس پاس چار چار

کرسیاں تھیں

منساء کونے میں رکھی ایک کرسی پر بیٹھ گئی جس کے ساتھ بھی ایک کرسی تھی

اس کیلیئے یہ جگہ اجنبی تھی اسی لیے اسے اس جگہ سے خوف محسوس ہو رہا تھا

صالم کچھ دیر بعد اندر آیا

منساء کو دیکھ کر وہ اس کے سامنے والی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا

"کیا ہوا۔۔ تم گھبرا کیوں رہی ہو۔۔۔" وہ اس کے ماتھے پر پسینہ دیکھ کر بظاہر

پریشان ہو رہا تھا اندر سے تو وہ خود یہی چاہتا تھا

"سس۔۔۔ سر۔۔۔ ہم تو صرف لنچ بریک پر آئے تھے۔۔۔۔ لیکن مجھے لگتا ہے

ہم بہت دور آ گئے ہیں۔۔۔"

اکھڑتی سانسوں کو سنبھالتے منساء نے اپنی بات پوری کی

"ارے نہیں۔۔۔۔ یہ جگہ آفس سے زیادہ دور نہیں ہے۔۔۔ تن ڈرو

مت۔۔۔" صالم نے اسے مطمئن کرنے کیلیئے کہا

"لیکن سر ہمیں یہاں زیادہ دیر ہو گئی تو۔۔۔"

"تو۔۔۔"اس کے آخری لفظ کو صالم نے سوالیہ انداز میں دہرایا

"تو ہمیں یہاں زیادہ دیر نہیں رکنا چاہیے نا۔۔۔آپ نے باہر دیکھا لوگ کیسے دیکھ رہے تھے ہمیں۔۔۔اور آپ زیادہ دیر یہاں رہے تو آفس میں سب گپے مارتے رہیں گے۔۔۔"

منساء نے اس کے ویک پوائنٹ "آفس" کو بیچ میں لاتے ہوئے کہا

یہ کہ کر وہ پریشانی سے ہاتھوں کی انگلیاں مروڑنے لگی

صالم نے اس کے ہاتھوں کی طرف دیکھا اور ایک دم سے اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے ساتھ آ بیٹھا

ان دونوں کی کرسیوں میں فاصلہ بھی نہیں تھا

صالم کو اپنے اتنے پاس دیکھ کر منساء نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا

"تم پریشان مت ہو۔۔۔میں ہوں نا تمہارے ساتھ۔۔۔"اس کی گھبراہٹ کی

پرواہ کیے بغیر وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتا بولا

منساء کی ہرٹ بیٹ مس ہوئی

وہ لہجے سمجھتی تھی اور اس کے لہجے کا جو مطلب وہ نکال چکی تھی اس کو سوچنے سے وہ خود ہی ڈر رہی تھی

اسکی جگہ کوئی بھی لڑکی ہوتی اور اسے کوئی لڑکا ایسے کہتا تو وہ بھی یہی مطلب ہی لیتی

اتنے میں ہوٹل والے نے کھانا لا کر ان کے سامنے رکھا

صالم نے اسے کھانا کھانے کا اشارہ کیا اور خود بھی کھانا شروع کیا

"یہ تو ہے ہی ایسا۔۔۔بس مجھے عجیب لگ رہا ہے۔۔۔"یہی سوچ کر اس نے اپنے دل کو بہلایا اور کھانا کھانے لگی

---

---

ایمن اور تسلیم آج شمائلہ کے گھر بیٹھیں تھیں

"شمائلہ۔۔۔۔۔میں اصل میں تو آج ایمن کی نوکری کی بات کرنے آئی ہوں تم سے۔۔۔"

تسلیم نے مدعے کی بات پر آتے ہوئے کہا

ایمن جو کتنی ہی دیر سے بیٹھی گھر کا جائزہ لے رہی تھی اب ان کی طرف متوجہ ہوئی

"کیسی نوکری۔۔۔"شمائلہ نے سوالیہ انداز میں پوچھا

"دیکھو نا کتنا عرصہ ہو گیا ایمن کو پڑھائی مکمل کیے ہوئے۔۔۔۔لیکن اتنے عرصے بھاگنے کے باوجود بھی کہیں نوکری نہیں مل رہی۔۔۔اور تم تو جانتی ہو ہر طرف سفارشیں چل رہی ہیں ہم کہاں سے لائیں سفارشیں۔۔۔تو میں چاہتی ہوں کہ ایمن کو اپنے صالم کے آفس میں ہی کوئی جاب مل جائے۔۔۔۔۔صالم کو بھی آسانی ہو گی اور میں بھی مطمئن رہوں گی۔۔۔۔"

اپنی بات ختم کر کے انہوں نے ایک گہرا سانس لیا

ایمن نے ان کی طرف دیکھ کر ہونٹ ٹیڑھے کر کے بھنویں اچکا کر انہیں داد دی

"ارے کیوں نہیں۔۔۔۔اپنی بچی کیوں ماری ماری پھرے۔۔۔میں آج ہی صالم سے بات کرتی ہوں۔۔۔۔"

شمائلہ نے مسکرا کر اپنائیت جتاتے ہوئے کہا

تسلیم نے ان کا شکریہ ادا کیا اس کے بعد دونوں میں رسمی باتیں شروع ہو گئیں

ایمن کو ان دونوں کی باتوں سے کوفت ہونے لگی

وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور چلتی ہوئی ایک بار پھر گھر کا جائزہ لینے لگی

جہاں پر وہ بیٹھے تھے اسکے سامنے ہی ایک گیلری تھی۔۔۔۔گیلری جہاں ختم ہوتی

وہیں امنے سامنے دو کمرے تھے جن میں سے ایک کمرہ صالم کا تھا

وہ چلتی ہوئی صالم کے کمرے کے سامنے آ کر رکی

پہلے تو اس نے تھوڑا سا دروازہ کھول کر اندر جھانکا پھر کچھ سوچ کر اندر داخل ہوئی

کمرے کو دیکھ کر ہی وہ سمجھ گئی کہ یہ صالم کا کمرہ ہے

کمرے کے بلکل درمیان میں اور دروازے کے بلکل سامنے بیڈ رکھا گیا تھا اس بیڈ

کے بائیں طرف صوفہ رکھا گیا تھا اور دائیں طرف دیوار کے ساتھ لگی ایک الماری تھی اس کے علاوہ ایک ڈریسنگ ٹیبل تھی جس کے سامنے بہت سی چیزیں رکھی گئی تھی لیکن ایمن کو وہاں صرف بالوں والی جیل ہی دیکھی

"صرف جیل ہی جیل ہیں یہاں تو۔۔۔"

اس نے دل میں سوچا اور باقی چیزوں کی طرف دیکھنے لگی

الماری کے سب سے اوپر والے حصے ہر اسکی نظر ٹھٹکی۔۔۔۔وہاں ایک ڈائری پڑی تھی۔۔۔

"تو یہ نہایت سیریس انسان ڈائریاں بھی لکھتا ہے۔۔۔"

خود سے ہم کلامی کرتی وہ آگے بڑھی اور الماری کے بلکل سامنے جا کر کھڑی ہو گئی ڈائری اٹھانے کی غرض سے اس نے جیسے ہی الماری کا دروازہ کھولا الماری کے اوپر رکھا لکڑی کا بھاری بکس اس کے سر پر آ کر لگا

اس کے منہ سے صرف ایک چیخ نکلی اور وہ وہیں گر کر بیہوش ہو گئی

اسکی چیخ سن کر پہلے تو شائلہ اور تسلیم نے پریشانی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر صالم کے کمرے کی طرف بھاگیں

ایمن کو زمین۔ کو زمین پر بیہوش پڑا دیکھ کر دونوں اس کی طرف لپکیں اور اسکو اٹھانے لگیں اس کے سر سے اب خون نکل رہا تھا

"میں ڈاکٹر کو بلاتی ہوں۔۔۔" شائلہ یہ کہ کر اٹھی

"نہیں۔۔۔۔اس کا ٹائم نہیں ہے ہم اس کو ہاسپٹل لے کر چلتے ہیں۔۔۔ڈاکٹر پتا نہیں کتنا ٹائم لگادے۔۔۔"

تسلیم بیگم نے پریشانی سے کہا اپنی بیٹی کی فکر انہیں کھائی جا رہی تھی

"ٹھیک ہے۔۔۔میں ڈرائیور کو گاڑی نکالنے کا کہتی ہوں۔۔۔" یہ کہ کر وہ اٹھ کر باہر کی طرف چل دیں

تسلیم پریشانی سے اسے پکارنے لگیں

---

ازلان انکھیں بند کیے گردن کرسی سے ٹکائے کچھ سوچنے میں مصروف تھا فخر صاحب کا رویہ اس کی سمجھ سے باہر تھا وہ نہ خود کوئی ایکشن لے رہے تھے نہ اسے لینے دے رہے تھے اس کے دماغ میں عجیب قسم کی کشمکش چل رہی تھی

اچانک بجنے والے فون سے وہ خیالوں کی دنیا سے باہر آیا اور فون اٹھا کر دیکھا

"امی کالنگ" دیکھ کر اس نے جلدی سے کال پک کی اور فون کان سے لگایا

فرزانہ کی پریشانی بھری آواز فون سے ابھری

"ازلان بیٹا۔۔۔جلدی سے گھر آؤ تمہاری بی جان کی طبیعت خراب ہو گئی ہے۔۔۔تمہارے بابا بھی کال پک نہیں کر رہے۔۔۔"

وہ ایک ہی سانس میں بولتی چلی گئیں

"کیا ہوا ہے بی جان کو۔۔۔"ازلان نے اپنی سیٹ سے اٹھتے ہوئے پوچھا

"پتا نہیں بیٹا۔۔۔۔اچانک سے بے ہوش ہو گئی ہیں۔۔۔تم جلدی سے آؤ انہیں



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہاسپٹل لے کر جانا ہے۔۔۔"

"آپ۔۔۔آپ پریشان مت ہوں امی میں ابھی آرہا ہوں۔۔۔"

عجلت میں بولتا وہ اپنے روم سے باہر نکلا اور فخر صاحب کو بتائے بغیر آفس سے باہر نکل گیا

---

فرزانہ پریشانی سے بی جان کو اٹھانے کی کوشش کر رہی تھیں

ازلان کو دیکھ کر وہ ان کی طرف لپکیں ازلان نے ان کو سنبھالا اور بی جان کو لے کر قریبی ہاسپٹل کی طرف چل پڑے

www.novelsclubb.com

---

---

وہ دونوں کھانا کھا چکے تھے

"آئی تھنک اب ہمیں چلنا چاہیے۔۔۔"صالم نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتے

ہوئے کہا

"جی۔۔۔ چلیں۔۔"اس کی تائید کرتی وہ اپنی جگہ سے اٹھی صالم بھی اس کے ساتھ ہی اٹھا

باہر آ کر اس نے منساء کو گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود ہوٹل والے کی طرف چل پڑا

منساء کار میں جا کر بیٹھ گئی ٹائم دیکھنے کی غرض سے اس نے اپنا فون آن کیا

ٹائم دیکھ کر اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں ان دونوں کو یہاں آئے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ ہو چکا تھا

www.novelsclubb.com

ٹائم کا تو پتا ہی نہیں چلا تھا

ابھی موبائل اس کے ہاتھ میں ہی تھا کہ صالم اکر کار میں بیٹھا

"کیا ہوا۔۔۔ منہ کیوں کھلا ہوا ہے تمہارا۔۔۔"اس نے ہاتھ سے اس کا منہ بند کرتے ہوئے پوچھا اور گاڑی سٹارٹ کرنے لگا



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کچھ نہیں۔۔۔بس دیکھ رہی تھی بہت ٹائم ہو گیا ہمیغ یہاں آئے۔۔"

منساء نے خود کو نارمل کرتے ہوئے کہا

"اچھا۔۔۔مجھے تو تمہارے ساتھ ٹائم کا پتا ہی نہیں چلا۔۔۔"وہ اس کی طرف قدرے جھک کر بولا

"جی؟۔۔۔"منساء نے حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

"تم نہیں سمجھو گی۔۔۔"یہ کہتے وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور گاڑی چلا دی

منساء کچھ دیر حیرت کا پتلا بنے اس کو دیکھنے لگی جیسے کچھ تلاش کر رہی ہو اور پھر اپنی حرکت پر عجیب سا منہ بنائے سامنے دیکھنے لگی

صالم کے چہرے پر ایک دلفریب مسکراہٹ پھیل گئی جتنا اس نے سوچا تھا سب اس سے بھی زیادہ آسانی سے ہو رہا تھا اس کا ہر تیر نشانے پر لگ رہا تھا

لیکن ہمیشہ تو ویسا نہیں ہوتا جیسا ہم سوچتے ہیں کبھی کبھی ہم دوسروں کو شکار کرتے کرتے انجانے میں اسکا ہی شکار بن جاتے ہیں

---

---

تسلیم اور شمائلہ ایمن کو ہاسپٹل لے آئیں تھیں

ڈاکٹر نے اس کے سر کی پٹی کی اور ساتھ ہی اسے کچھ میڈیسنز لکھ کر دیں

"یہ میڈیسنز آپ کو ہاسپٹل کی ڈسپنسری سے ہی ملجائیں گی۔۔۔"ڈاکٹر نے پرچی شمائلہ کو پکڑائی اور تسلیم کی طرف متوجہ ہوئی جو بیڈ پر پڑی ایمن کے ساتھ بیٹھی پریشانی سے اس کو تکے جا رہی تھیں

"پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے زخم زیادہ گہرا نہیں ہے۔۔۔جلد ہی ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔"

ڈاکٹر مسکرا کر ان کو تسلی دیتی کمرے سے باہر چلی گئیں

"تسلیم ڈاکٹر نے کہا ہے نا پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے تو تم کیوں پریشان ہو رہی ہے۔۔۔کب سے خود کو ہلکان کیا ہوا ہے۔۔۔اب چلو صبح سے کچھ نہیں کھایا چل

کر کچھ کھالو۔۔۔"

شمائلہ نے تسلیم کو اٹھاتے ہوئے کہا

"میں اسکو اکیلا چھوڑ کر کیسے آجاؤں۔۔۔" تسلیم نے ایمن کے ماتھے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

"ابھی یہ ہوش میں آجائے گی پھر ہم اسے گھر لے جائیں گے۔۔۔۔ تم پریشان ہونا بند کرو اور آؤ میرے ساتھ۔۔۔"

شمائلہ اپنی بات پر بضد تھی

تسلیم نے بھی ہار مانتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کھڑی ہوئی ایک نظر ایمن کو دیکھا اور شمائلہ کے ساتھ باہر کی طرف چل پڑی

---

ازلان اور فرزانہ ہاسپٹل روم کے باہر بیٹھے تھے فخر صاحب کو بھی انہوں نے فون کر کے بتا دیا تھا بس ایک منساء کا نمبر نہیں لگ رہا تھا

کچھ دیر بعد انہیں فخر صاحب وہاں آتے دکھائی دیے جن کے چہرے پر پریشانی کے واضح تاثرات تھے

ان کے پاس آکر وہ ان سے بی جان کے بارے میں پوچھنے لگے

"وہ ابھی اندر ہیں۔۔۔ڈاکٹر چیک اپ کر رہی ہیں ان کا۔۔۔"

فرزانہ کی بات سن کر وہ پریشانی سے منہ پر ہاتھ پھیرتے ایک جگہ بیٹھ گئے

ایک ساتھ کتنی ہی مصیبتیں ان کے سر پر آن پڑی تھیں اور ان حالات میں خود کو سنبھالنا ان کیلئے مشکل ہو رہا تھا

کچھ دیر بعد بی جان کے کمرے سے ڈاکٹر باہر آئیں ان کو دیکھ کر سب ان کی طرف بڑھے

"زیادہ پریشانی کی بات نہیں۔۔۔۔موسم کی تبدیلی کا بی جان پر گہرا اثر ہوا ہے اور کچھ ان کی عمر کا تقاضا ہے۔۔۔۔آپ لوگوں سے بس یہی گزارش ہے کہ آپ ان کا خاص خیال رکھیں اس عمر میں علاج سے زیادہ توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔"

ڈاکٹر سمجھانے والے انداز میں انہیں کہتی ازلان کی طرف متوجہ ہوئیں

"اس میں میڈیسنز لکھ دی ہیں میں نے آپ وہ جا جر لے آئیں۔۔۔ باقی آپ لوگ ان سے مل سکتے ہیں۔۔۔"

آخری بات انہوں نے تینوں کو دیکھ کر کہی

ازلان نے ان کے ہاتھ سے پرچی لی اور دوائی لینے چلا گیا

فرزانہ اور فخر بی جان کے کمرے کی طرف بڑھ گئے

---

ایمن کو ہوش آیا تو اس نے اپنے سر کو بہت بھاری محسوس کیا ایک آہ بھرتے اس نے اپنے سر کو پکڑا اور اٹھنے کی کوشش کی اور اٹھ کر بیڈ سے سر ٹکا لیا اور دل ہی دل میں صالم کو نا جانے کتنی گالیوں سے نواز گئی

پھر اپنی عادت کے مطابق کمرے کا جائزہ لینے لگی

ہاسپٹل کے اس کمرے میں اسے گھٹن محسوس ہوئی وہ اپنے سر کو پکڑتی کمرے سے

باہر جانے کی غرض سے ہمت کر کے اٹھی اور چلتی ہوئی کمرے سے باہر آئی

کمرے سے باہر آ کر وہ اپنی امی اور خالہ کو ڈھونڈنے لگی

وہ اپنے کمرے سے تھوڑا دور ہی آئی تھی کہ اس کا سر چکرایا

وہ گرنے ہی والی تھی کہ کسی کی مضبوط گرفت نے اسے تھام کر اپنی طرف کھینچا

---

---

---

ایمن جس نے گرنے کے ڈر سے آنکھیں ہی بند کر لی تھی۔خود کو کسی کے مضبوط

حصار میں پا کر آنکھیں کھولیں

ازلان کو اپنے سامنے پا کر اس نے مزید آنکھیں کھول کر اسے دیکھا وہ بھی اسے ہی

دیکھ رہا تھا

کچھ دیر تو دونوں اسی کیفیت میں کھڑے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے ازلان تو جیسے

اس کی آنکھوں میں کھو کر پلک جھپکنا ہی بھول گیا

"آ۔۔۔آپ ٹھیک تو ہیں نا۔۔۔"ازلان نے خود کو سنبھالتے ہوش کی دنیا میں واپس آتے کہا

"جج۔۔جی۔۔"ایمن نے یہ کہتے ہوئے اپنے گرد لپٹے اس کے ہاتھوں کو دیکھا

اس کی نظروں کا مفہوم سمجھتے ہوئے ازلان اسے اپنے ساتھ لیے سیدھا کھڑا ہوا

اب دونوں ایک دوسرے سے نظریں نہیں ملا پا رہے تھے

ایمن ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کو مروڑتے کبھی اس کو دیکھتی اور کبھی زمین کو دیکھنے لگ جاتی ازلان کا بھی یہی حال تھا

ان دونوں کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ ایک دوسرے سے نظریں۔کیوں چرا رہے ہیں

آخر ازلان نے خود کو سنبھالا اور نظریں اس ہر مرکوز کیں اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا تسلیم اور شمائلہ وہاں آئیں


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ارے بیٹا جو دوائی کہی تھی وہ تو ملی ہی نہیں۔۔"تسلیم نے ایمن کو دیکھتے ہوئے کہا

بات بات کرتے ان کی نظر ازلان پر رکی وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی

شمائلہ نے بھی اس کو اور پھر ایمن کو دیکھا اور نظروں ہی نظروں میں اسکے بارے

میں پوچھا

"امی۔۔۔پھپو۔۔۔۔۔۔کمرے میں گھٹن ہو رہی تھی تو میں باہر آگئی۔۔۔ابھی

میں گرنے ہی والی تھی کہ انہوں نے بچالیا۔۔۔۔یہ نہ ہوتے تو ایک دفعہ پھر سر

پھٹ چکا ہوتا۔۔۔۔"

ایمن نے ازلان کی بھرپور ہمایت کرتے ہوئے کہا

"اچھا شکریہ بیٹا۔۔۔۔"تسلیم نے تشکرانہ انداز میں اسے دیکھتے ہوئے کہا

ازلان سر جھکا کر مسکرایا اور ایمن کو دیکھ کر نظروں میں ہی شکریہ کرنے لگا ایمن

نے بھی نظروں میں ہی جواب دیا

"آنٹی یہ۔۔۔"ازلان نے ان کے ہاتھ میں پکڑی پرچی کی طرف اشارہ کرتے

ہوئے کہا

"بیٹا اس میں دوائیاں لکھی ہیں ایمن کی۔۔۔ڈاکٹر نے تو کہا تھا یہیں سے مل جائیں گی لیکن یہاں تو ملی نہیں۔۔۔"

تسلیم اسے ایسے دکھڑا سنانے لگیں جیسے وہ اسکا اپنا ہو اور ایمن کو یہی بات اچھی لگ رہی تھی

"آپ مجھے دے دیں پرچی۔۔۔میں دوائیاں لینے ہی جا رہا ہوں آپ کی بھی لے آؤں گا۔۔۔"ازلان نے ہمدردی دکھاتے ہوئے کہا

تسلیم نے خوش ہوتے دعائیں دیتے ہوئے پرچی اس کو پکڑائی

"نام کیا ہے تمہارا بیٹا۔۔۔"اب کی بار شمائلہ اسے دیکھتے ہوئے بولی

"ازلان۔۔"مسکرا کر کہتے اسنے تسلیم کے ہاتھ سے پرچی لی اور سر ہلاتا ہوا وہاں سے چلا گیا

جبکہ شمائلہ ابھی بھی اسکے نام پر اٹکی تھیں

---

-

تسلیم، شائلہ اور ایمن وہیں بیٹھے اسکا انتظار کرنے لگے

ایمن تھوڑی دیر پہلے ہونے والے واقعے کے بارے میں سوچ رہی تھی

"کاش یہ سین تھوڑا اور لمبا ہو جاتا۔۔"ایمن دل ہی دل میں سوچنے لگی پھر اپنے خیال پر خود کو ملامت کرتی اپنے سر پر ایک چپت ماری

اتنے میں اسے ازلان وہاں آتا دکھائی دیا اسے دیکھ کر وہ تینوں کھڑی ہو گئیں

"یہ دوائی اور یہ۔۔۔"ازلان نے دوائی اور پرچی تسلیم کو دیتے ہوئے کہا

"شکریہ بیٹا۔۔۔"تسلیم نے اس کا شکریہ ادا کیا اور بیگ سے پیسے نکال کر اس کی طرف بڑھائے

"ارے آنٹی۔۔۔شرمندہ کیوں کر رہی ہیں۔۔۔"ازلان نے ان کا ہاتھ انہی کی طرف موڑتے ہوئے کہا

"بیٹا اس میں شرمندہ ہونے والی کونسی بات ہے تمہارا حق ہے۔۔۔"

"بیٹا بھی کہتی ہیں اور پھر پرایا بھی کر رہی ہوں۔۔"ازلان نے اپنائیت سے انہیں دیکھتے ہوئے کہا

"اچھا تسلیم اب ہمیں چلنا چاہیے۔۔۔صالم کے آنے کا وقت ہو رہا ہے۔۔۔"

شمائلہ نے تسلیم کو چلنے کا کہا

"اور بیٹا یہیں پاس میں ہی ہے ہمارا گھر۔۔۔آتے رہنا۔۔"شمائلہ نے پیار سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

تسلیم نے اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا اور وہ تینوں باہر کی طرف چل پڑی

"سنیں۔۔۔"باہر جاتی ایمن کو اس نے پکارا ایمن نے مڑ کر اسے دیکھا تسلیم اور شمائلہ جا چکی تھیں

"جی۔۔۔"ہونٹوں پر آتی مسکراہٹ کو وہ مشکل سے چھپاتی بولی اس سے بات کرتے ہوئے نہ جانے کیوں خود بخود ہی اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آجاتی تھی

"یہ میرا کارڈ ہے۔۔۔۔شائید کبھی ضرورت پڑ جائے آپ کو میری۔۔۔"ازلان اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا

ایمن نے بنا کچھ کہے اس سے کارڈ لیا

"تھینکیو۔۔۔"روایتی لڑکیوں کی طرح شرماتی ہوئی وہ کہتی وہاں سے چل پڑی

کتنی ہی دیر وہ اس کو جاتے دیکھتا رہا

اگ اب دونوں طرف سے لگ چکی تھی اب دیکھنا یہ تھا کہ اس آگ میں کون کتنی دیر تک جلتا ہے

---

www.novelsclubb.com

ان کے جانے کے بعد ازلان بی جان کے پاس آیا ان کی حالت بھی اب بہتر ہو چکی تھی

"اتنی دیر کہاں لگا دی تم نے۔۔۔"فرزانہ نے اس کے ہاتھ سے دوائیاں لیتے ہوئے کہا

"کہیں نہیں امی۔۔۔۔دوائیاں مل ہی نہیں رہیں تھیں۔۔"وہ اصل بات چھپا گیا

کچھ دیر کے بعد بی جان کو ڈسٹارج کر دیا گیا اور وہ لوگ انہیں لے کر گھر واپس آ گئے

---

---

منساء اور ازلان جب آفس واپس آئے تو سب نے عجیب نظروں سے ان دونوں کو دیکھا

لیکن وہ سب صرف ازلان کی ایک نظر کی مار تھی ازلان نے سب کو ایک گھوری سے نوازا جس سے سب ان کو چھوڑ کر اپنے اپنے کام میں مصروف ہو گئے

منساء اپنی چیئر پر آ کر بیٹھ گئی ہر لمحہ ایک نیا خیال دل میں آتا جسے وہ دبا دیتی

صالم کو سمجھنا اس کی سمجھ سے تو باہر تھا

۔۔۔۔دوسری طرف صالم تحمل سے آ کر اپنی سیٹ پر بیٹھا ٹیبل پر اس نے وہ ساری فائلز پڑی دیکھی جو اس نے منساء کو تیار کرنے کیلئے دی تھیں

وہ ایک ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا نئی سیکریٹری کا انتظام اب اسے جلد سے جلد کرنا تھا

---

---

فخر صاحب اضطراب کی حالت میں لاؤنج میں رکھے صوفے پر بیٹھے تھے آفس سے آنے کے بعد وہ واپس نہیں گئے تھے

ایک طرف دفتر کی ٹینشن اور دوسری طرف گھر کی... وہ تو ان دونوں کے درمیان پس کر رہ گئے تھے

ابھی وہ اسی پریشانی میں بیٹھے تھے کہ ازلان چلتا ہوا آیا اور ان کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھ گیا

"بابا۔۔۔"اس کے بلانے پر فخر صاحب نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

"آپ کو نہیں لگتا ہمیں ان لوگوں کے خلاف ایکشن لینا چاہا۔۔۔ہم نے آج انکو کچھ نہیں کہا تو کل کو کوئی بھی ہم پر ایسے ہی الزام لگا دے گا۔۔۔"

ازلان نے صوفے سے زرا آگے سرک کر ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"نہیں بیٹا۔۔۔ہم نے اگر اب چیخنا شروع کر دیا تو سب کو یہی لگے گا کہ ہماری چوری پکڑی گئی۔۔۔اور جن لوگوں کو یہ بات نہیں پتا ان کو بھی پتا لگ جائے گی۔۔۔ابھی ہم صبر سے کام لیں گے تو یہ معاملہ خود ہی دب جائے گا۔۔۔"

بات کر کے فخر صاحب نے صوفے سے سر ٹکا کر آنکھیں موند لیں

"لیکن بابا۔۔۔"

"ازلان۔۔۔یہ تمہارا کام نہیں ہے تم نہیں سمجھتے ابھی ان باتوں کو۔۔۔تمہارا جو کام ہے تم اس پر توجہ دو۔۔۔"

www.novelsclubb.com

فخر صاحب نے اس کی بات کاٹ کر اپنی بات کی آنکھیں ہنوز بند تھیں

ازلان کو مزید بات کرنا مناسب نہ لگا اس نے ایک نظر ان کو دیکھا اور وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف چلا آیا

---

---

منساء اسی وقت آفس سے آئی تھی۔۔۔۔۔ فخر صاحب کو یوں بیٹھے دیکھ کر وہ ان کی طرف آئی

"بابا۔۔۔ کیا ہوا آپ کو۔۔۔" وہ گھٹنوں کے بل ان کے سامنے بیٹھ کر پوچھنے لگی

فخر صاحب نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا اپنی بیٹی کو دیکھ کر ان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی

"کچھ نہیں بیٹا۔۔۔ تمہیں دیکھ لیا ساری پریشانیاں ختم ہو گئیں۔۔۔" انہوں نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا

www.novelsclubb.com

"وہ سب تو ٹھیک ہے۔۔۔ لیکن پریشانی کونسی تھی۔۔" اس نے اپنے کندھے پر سے بیگ صوفے پر رکھا اور پوری طرح ان کی طرف متوجہ ہو گئی

"ارے نہیں زیادہ کچھ نہیں۔۔۔ بس تمہاری بی جان کی طبیعت کچھ خراب ہو گئی تھی اسی وجہ سے پریشان تھا۔۔۔"

اصلی بات چھپاتے ہوئے فخر صاحب نے اسے بی جان کی بیماری کا بتایا

"کیا۔۔۔کیا ہوا بی جان کو۔۔ابھی کہاں ہیں وہ۔۔۔"منساء نے پریشانی سے اٹھتے ہوئے پوچھا

"اپنے کمرے میں ہی ہیں اور پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔"فخر صاحب نے اسے تسلی دی

"اچھا۔۔۔میں دیکھ کر آتی ہوں ان کو۔۔۔"اپنا بیگ صوفے سے اٹھاتے ہوئے اس نے فخر صاحب کو دیکھ کر کہا

انہوں نے بھی مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا

وہ بی جان کے کمرے کی طرف چل پڑی

---

فرزانہ بی جان کا سر دبا رہی تھیں جب منساء کمرے میں آئی

"بی جان۔۔۔آپ ٹھیک تو ہیں۔۔۔"بیگ رکھ کر وہ ان کی طرف بڑھیں

www.novelsclubb.com

اس کی آواز پر بی جان نے آنکھیں کھولی اور مسکرا کر اسے دیکھا

"ہاں ٹھیک ہیں اب۔۔۔زیادہ خطرے والی بات نہیں ہے۔۔۔"

فرزانہ نے اٹھ کر منساء کیلئے جگہ بناتے ہوئے کہا

منساءان کی جگہ پر آ کر بیٹھی

"اپنا خیال کیوں نہیں رکھتی آپ۔۔۔۔"منساء نے ان کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا

"تم لوگ میرے ساتھ ہو۔۔۔مجھے اپنا خیال رکھنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

بی جان پیار سے اسے دیکھتے بولیں

"آپ فکر مت کریں۔۔۔۔آپ کے سارے بچے ہمیشہ اپ کے ساتھ رہیں گے۔۔۔"

منساء نے مسکراتے ہوئے کہا

اس کی بات پر بی جان کی آنکھیں بھیگیں

فرزانہ ان دونوں کو دیکھتی کمرے سے باہر آ گئیں

---

---

آفس سے واپس آنے کے بعد صالم اپنے کمرے میں گیا لکڑی کا باکس نیچے گرا دیکھ کر اس کے اعصاب تن گئے وہ چلتا ہوا آیا اور باکس کو اٹھا کر دوبارہ الماری کے اوپر رکھا

الماری میں رکھی ڈائری کو ایک نظر دیکھتا وہ باہر آیا

شمائلہ کچن کی طرف جا رہیں تھیں صالم کی آواز پر پلٹیں

"امی۔۔۔۔میرے کمرے میں کون گیا تھا۔۔۔۔۔"

صالم نے سیریس لہجے میں لیکن احتراماً پوچھا

"وہ بیٹا۔۔۔آج تمہاری مامی اور ایمن آئیں تھیں۔۔۔تو ایمن غلطی سے تمہارے

کمرے میں چلی گئی۔۔۔"

شائلہ نے صفائی دیتے ہوئے کہا صالم نے اثبات میں سر ہلایا

"لیکن تمہارے کمرے میں وہ باکس کہاں سے آیا۔۔۔بیچاری ایمن کے سر میں لگ گیا۔۔۔اسے ہاسپٹل لے کر جانا پڑا ہمیں۔۔۔"

شائلہ نے مختصر بات بتا کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

"وہ۔۔۔امی۔۔۔"اس سے کوئی بات نہیں بن رہی تھی

"ارے وہ جہاں سے بھی آیا آپ چھوڑو اس کو۔۔۔جلدی سے کچھ بنا دو مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

صالم نے بھوک کا بہانہ بنا کر بات کو ٹالتے ہوئے کہا

"ابھی بناتی ہوں۔۔۔"شائلہ نے پیار سے اسے دیکھا اور کچن کی طرف چل پڑیں

صالم اپنے کمرے کی طرف چلا آیا

---

---

ازلان پریشان چہرہ لیے اپنے کمرے میں بیٹھا تھا

ایک دم سے ایمن کا خیال آتے اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی ساری پریشانی تو جیسے ہوا ہو گئی تھی

اس بات کو تو اس نے تسلیم کر لیا تھا کہ وہ اسے اچھی لگی تھی

لیکن کیسے ؟ایک ہی نظر میں کسی سے اتنا پیار کیسے ہو سکتا ہے ؟بلکہ اتنی جلدی تو پیار ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔

ایسی بہت سی باتیں اس کے دماغ میں گردش کر رہیں تھی

اچانک بجنے والے فون پر وہ سوچوں کے بھنور سے باہر آیا فون اٹھا کر دیکھا کسی ان نون نمبر سے کال تھی

اس نے عجیب نظروں سے موبائل کو دیکھا اور کال پک کر کے فون کان سے لگایا

"ہیلو۔۔۔"فون سے آتی لرزتی آواز سن کر ایک لمحے کیلئے تو وہ ساکت ہو گیا

---

"ہیلو۔۔۔"فون سے آتی لرزتی آواز سن کر ایک لمحے کیلیئے تو وہ ساکت ہو گیا

یہ تو اسی دشمن جاں کی آواز تھی جو اس کے دل و دماغ پر حاوی ہو چکی تھی

۔۔۔۔جو اس کی انجان محبت سے ناواقف تھی

"ہیلو۔۔۔آپ سن رہے ہیں کیا۔۔۔"ایک دفعہ پھر آواز آئی

"جی۔۔۔جی جی۔۔۔۔سن رہا ہوں۔۔۔"

اس کے جواب میں وہ بس اتنا ہی بول سکا لفظ تو جیسے ختم ہو گئے تھے اس کے پاس

---

www.novelsclubb.com

"پہچانا مجھے۔۔۔"ایمن نے سوالیہ انداز میں پوچھا وہ اپنی امی سے چھپ کر اپنے

کمرے میں کمبل میں دبکی بیٹھی اس سے بات کر رہی تھی

"جی پہچان لیا۔۔۔"وہ اپنے لہجے کی ایکسائیٹمنٹ چھپاتے ہوئے بولا

ایک دلفریب مسکراہٹ نے ایمن کے چہرے کا احاطہ کیا

"وہ میں نے آپ کا تھینکس کرنے کیلئے کال کی تھی۔۔۔آج مدد کی تھی نا آپ نے۔۔۔"ایمن اس کو یاد دلانے والے انداز میں بولی

"جی۔۔۔ویسے اس کیلیے تھینکس کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔آپ کیلیے ہی تو کیا تھا یہ سب۔۔۔"

ازلان نے محبت بھرے لہجے میں کہا

"جی؟۔۔"اس نے جی پر زور دیتے ہوئے بات کا مطلب پوچھنا چاہا جو وہ پہلے سے ہی سمجھ چکی تھی

"ہانجی۔۔۔۔آپ کی خوشی کیلئے کیا میں اتنا بھی نہیں کر سکتا۔۔۔"بات گھماتے ہوئے اس نے اس انداز میں کہا کہ وہ سمجھ بھی جائے اور اس کا بھرم بھی بنا رہے

"میں نے کب کہا کہ نہیں کر سکتے۔۔۔لیکن آپ سے کوئی رشتہ جو نہیں ہے میرا۔۔۔"

بات کرتے کرتے اب وہ ریلیکس ہو چکی تھی

اس کی بات سن کر وہ مسکرایا

"رشتہ نہیں ہے تو کیا ہوا۔۔۔رشتہ بنانے میں کونسی دیر لگتی ہے۔۔۔۔"

بیڈ سے تکیہ اٹھا کر اپنے بازو میں دباتا ایک بازو سر کے نیچے رکھتے وہ سکون سے بیڈ پر لیٹتے ہوئے بولا

"اچھا جی۔۔۔۔تو کونسا رشتہ بنانا چاہیں گے آپ۔۔۔"ایمن نے سوالیہ انداز میں پوچھا

"دوستی کا۔۔۔۔دوستی کریں گی مجھ سے۔۔۔۔"نارمل انداز میں کہا گیا

اس کی بات پر ایمن کی مسکراہٹ غائب ہوئی

"آپ صرف دوستی کا رشتہ بنانا چاہتے ہیں۔۔۔"

اس نے سیریس لہجے میں پوچھا

"ہانجی۔۔کیوں آپ کو کوئی اعتراض ہے۔۔۔"ازلان اسے تنگ کرنے کے موڈ

میں تھا یہ تو وہ جانتا تھا کہ کیا سننا چاہتی ہے

"نہیں۔۔۔۔ نہیں۔۔۔ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔"وہ خود کو سنبھالتے ہوئے بولی

"تو پھر دوستی پکی۔۔۔"ازلان نے سوالیہ انداز میں جوش سے پوچھا

"جی پکی۔۔۔"اپنی طرف سے وہ بھی جوش سے بولی

اس کے بعد دونوں میں رسمی باتیں ہوئیں ایک دوسرے کے بارے میں بتایا گیا

اس ایک ہی دن میں ان کی دوستی کا رشتہ کافی مضبوط ہونے والا تھا

---

---

صالم اور شائلہ کھانے کی میز پر بیٹھے کھانا کھانے میں مصروف تھے

"بیٹا۔۔۔ایک بات کرنی تھی تم سے۔۔۔"

کھانے کھاتے ہوئے شائلہ نے صالم کو مخاطب کیا

"جی بولیں۔۔۔۔"صالم نے کھانا روکے بغیر جواب دیا

"آج تمہاری مامی ایمن کیلیے نوکری کا کہ کر گئیں تھیں۔۔۔۔کب سے پڑھائی مکمل کر رکھی ہے لیکن نوکری تو ملتی ہی نہیں۔۔۔"

ان کی بات پر صالم صرف اثبات میں سر ہلایے جا رہا تھا

"تو میں سوچ رہی ہوں اپنا ہی آفس ہے تو اپنی بچی کیوں ماری ماری پھرے۔۔۔۔تمہارے آفس میں اگر کوئی نوکری کی جگہ خالی ہو تو۔۔۔"

اتنا کہ کر وہ رک کر اسکے تاثرات دیکھنے لگیں جو بلکل سپاٹ تھے

اس نے کھانا روکا اور پر سوچ انداز میں انہیں دیکھتا ہوا بولا

"نوکری تو ہے۔۔۔آپ ایسا کریں کل اسے میرے آفس بھیج دیں۔۔۔"

مسکرا کر ان سے کہتا وہ پھر سے کھانا کھانے میں مصروف ہو چکا تھا

شمائلہ نے بھی زیادہ بات کرنا مناسب نہ سمجھا

---

اپنے کمرے میں بیٹھی وہ صالم کے رویے اور اس کی باتوں کے بارے میں سوچ رہی تھی دل میں طرح طرح کے وسوسے جنم لے رہے تھے

"کیا وہ مجھے پسند کرتا ہے۔۔۔"

خود سے ہی سوچ کر وہ دل ہی دل میں خوش ہوئی

"نہیں۔۔۔وہ تو ہے ہی ایسا میں غلط مطلب لے رہی ہوں۔۔۔"

اگلے ہی لمحے اپنے خیال کی نفی کرتے اسنے برا سا منہ بنایا اور اپنا چہرہ بیڈ پر رکھے تکیے میں دے دیا

www.novelsclubb.com

"اور اگر ایسا کچھ ہوا تو۔۔۔اسے مجھ سے پیار ہوا تو۔۔۔۔۔"

یہ خیال آتے ہی اس نے اپنا چہرہ اٹھایا اور اٹھ کر بیٹھ گئی نا چاہتے ہوئے بھی چہرے پر مسکراہٹ آ رہی تھی

"میں کیوں اتنا خوش ہو رہی ہوں۔۔۔کہیں مجھے بھی اس سے۔۔۔نہیں نہیں

اتنی جلدی تو نہیں۔۔۔۔"

ہم کلامی کرتے وہ خود سے ہی لڑنے لگی

صالم کیلئے اس کے دل میں نرم گوشہ تو پیدا ہو ہی چکا تھا لیکن وہ اتنی جلدی اسے

ماننے کو تیار ہی نہیں تھی

لڑکیاں ہوتی ہی ایسی ہیں کسی کی زرا سی توجہ کو پیار سمجھ لیتی ہیں

منساء کے ساتھ بھی یہی ہو رہا تھا صالم کی فرینکینس کو ہی وہ محبت کا نام دے رہی تھی

سوچ سوچ کر اب اسکا سر پھٹا جا رہا تھا وہ جھٹ سے اٹھی اور چلتی ہوئی کمرے سے

باہر چلی گئی

www.novelsclubb.com

---

---

صحن کے ایک کونے میں زمین پر بیٹھا وہ چاند کو تکے جا رہا تھا اپنے پیچھے کسی کی آہٹ

سن کر اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا

منساء تعجب سے اسے دیکھتی چلتی ہوئی آئے اور اس کے ساتھ آکر بیٹھ گئی

"بھائی۔۔۔اپ اس وقت اکیلے یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔"

جواب دینے سے پہلے ازلان نے حیرانی سے اسے دیکھا

"اچھا اچھا۔۔۔غلطی سے آپ بول گئی۔۔۔تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔۔"

منساء دوبارہ اپنی ٹون میں آکر بولی

"میں یہاں ڈانس کی کلاسس لے رہا تھا۔۔۔سوچا فارغ وقت میں کچھ تو سیکھ لوں۔۔۔"

اپنی ہنسی دباتے وہ منساء کو دیکھتے ہوئے بولا

"اچھا جی۔۔۔مجھے لگتا ہے میری آنکھیں خراب ہو گئی ہیں کیونکہ مجھے تمہارا غائبانہ ڈانس نہیں دکھ رہا۔۔"

منساء ایک آبرو اٹھا کر بولی

"تمہیں لگتا ہے مطلب۔۔۔۔میڈم تمہاری آنکھیں شروع سے ہی خراب

ہیں۔۔۔"

اس کی بات پر نے ہاتھ کا مکہ بنا کر اس کی کمر پر مارا

"میں لڑائی کے موڈ میں نہیں ہوں چڑیل۔۔۔"

ازلان نے اپنی کمر سہلاتے ہوئے کہا

"اچھا۔۔۔تو کس موڈ میں ہو تم۔۔۔"منساء اسی کے انداز میں بولی

"پتا نہیں۔۔۔"وہ ایک دفعہ پھر چاند کو دیکھنے لگا منساء منہ بنا بنا کر اسے دیکھنے لگی

" صحیح بتائیں کیا بات ہے۔۔۔"

وہ اسے دیکھتی سنجیدہ لہجے میں بولی

"کوئی نہیں۔۔۔"اس کی طرف دیکھے بغیر کہا گیا

منساء نے بھی اور کچھ نہیں کہا اور چاند کو دیکھنے لگی کیونکہ وہ جانتی تھی اس کو کوئی بات

بتائے بغیر اس کا بھائی رہ نہیں سکتا تھا

کچھ دیر دونوں میں خاموشی رہی

www.novelsclubb.com

"ایک بات پوچھوں منساء۔۔۔"

ازلان نے خاموشی توڑتے ہوئے کہا منساء کے چہرے پر ایک فاتحانہ مسکراہٹ آئی

"پوچھو۔۔۔" وہ عام سے انداز میں بولی

"اگر کوئی اچھا لگ جائے تو اسے کیسے بتایا جائے کہ وہ آپ کو اچھا لگتا ہے۔۔۔"

ازلان نے صاف لفظوں میں پوچھا کیونکہ اتنا تو وہ جانتا تھا کہ وہ جتنے بھی ڈھکے چھپے انداز میں بولے منساء نے سمجھ ہی جانا تھا

"کیا۔۔۔" منساء اب آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی

"آپکا مطلب ہے آپ کو کوئی پسند آگئی ہے۔۔۔" ایکسائٹمنٹ میں وہ بلند آواز میں بولی

"آہستہ بولو چڑیل۔۔۔" ازلان نے منہ پر انگلی رکھ کر اسے چپ کرایا

"اوکے اوکے۔۔۔۔ کوئی پسند آگئی آپکو۔۔۔" وہ اب رازدارانہ انداز میں سرگوشی کرتے ہوئے بولی

اس کے جواب میں ازلان صرف مسکرایا

"کون ہے وہ۔۔۔"منساء اسے کونی مارتی چھیڑنے والے انداز میں بولی

"یہ میں تمہیں بعد میں بتاؤں گا۔۔۔پہلے جو پوچھا ہے اس کا جواب دو۔۔۔"

"ہمممم۔۔۔۔"وہ ماتھے پر انگلی رکھے سوچنے والے انداز میں بولی

"تو جو آپکو اچھا لگتا ہے آپ کو جلدی سے اس کو بتا دینا چاہیے۔۔۔۔یہ نہ ہو کہ اسے کوئی اور لے اڑے۔۔۔"

آخری بات پر منساء نے ہنسی دبائی

"تم مشورہ دے رہی ہو یا ڈرا رہی ہو۔۔۔"ازلان اسے گھورتے ہوئے بولا

"بھئی میں نے تو مفت میں بہت ہی مفید مشورہ دیا ہے۔۔۔اب آپکی مرضی عمل کرو نہ کرو۔۔۔"

یہ کہتے ہوئے وہ ہاتھوں کے سہارے زمین سے اٹھی اور کھڑی ہو کر اپنے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا

"مجھے تو نیند آئی ہے۔۔۔آپ یہاں بیٹھ کر اپنی محبوبہ کے خواب دیکھیں۔۔۔"منساء آنکھ دبا کر کہا اور وہاں سے دوڑ لگا دی

ازلان بس اسکو گھور کر رہ گیا

---

---

صحن میں ایک چارپائی پر تسلیم اور دوسری پر ایمن لیٹی ہوئی تھیں اتنے میں تسلیم کا موبائل بجنے لگا

انہوں نے کال اٹھائی اور فون کان سے لگایا

"جی۔۔ٹھیک ہے۔۔۔بہت شکریہ۔۔۔جی جی آجائے گی۔۔۔"

ایمن کو بس یہی سنائی دے رہا تھا

کچھ دیر کے بعد انہوں نے کال بند کی اور ایمن سے مخاطب ہوئیں

"ایمن۔۔۔"

"جی امی۔۔۔"

"تمہاری پھپھو کا فون تھا۔۔کہ رہیں تھیں کہ صالم نے کہا ہے کل ایمن اس کے آفس آجائے نوکری کیلیے۔۔۔"

"اچھا۔۔۔"ایمن نے غیر دماغی سے جواب دیا سوچوں کا محور تو اس وقت کوئی اور تھا

"کل صبح جلدی اٹھادوں گی تمہیں۔۔۔اور ہاں کوئی بیوقوفی نہ کر دینا اس کے سامنے۔۔۔یہ نہ ہو اتنی اچھی نوکری سے ہاتھ دھو بیٹھو۔۔۔"

تسلیم نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

"اچھا نا امی۔۔۔ صبح دیکھ لیں گے ابھی تو سونے دیں۔۔"

ایمن نے کروٹ بدل کر آنکھیں بند کر لیں

تسلیم بیگم اس کے بدلتے تیور پر حیران ہوئیں

www.novelsclubb.com

---

"مے آئی کم ان سر۔۔۔"

وہ جو خالد صاحب کے ساتھ۔کچھ ڈسکس کر رہا تھا منساء کی آواز پر اس کی طرف متوجہ ہوا

خلاف معمول اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی جو اور کسی کیلیے نہیں آتی تھی

"کم ان۔۔۔"

یہ کہ کر وہ خالد صاحب کی طرف متوجہ ہوا اور نظروں کے اشارے سے انہیں جانے کا کہا

www.novelsclubb.com

وہ تابعداری سے اٹھے اور ایک نظر ان دونوں کو دیکھتے بنا کچھ کہے وہاں سے چلے گئے۔۔۔خالد صاحب وہ واحد آدمی تھے جو اندر کی بات سے بھی واقف تھے۔۔۔لیکن وفاداری نبھاتے ہوئے کبھی کسی سے کچھ نہیں کہا تھا

ان کے جانے کے بعد منساء چلتی ہوئی آئی اور اس کے سامنے والی سیٹ پر بیٹھ گئی

"سر۔۔۔یہ تیار کرلی ہے میں نے۔۔۔"

منساء نے ایک فائل اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

اس نے مسکرا کر وہ فائل لی۔۔۔فائل لیتے وقت اس نے جان بوجھ کر اپنی

انگلیوں سے منساء کی انگلیوں کو ٹچ کیا

منساء نے چونک کر اسے دیکھا لیکن وہ سر جھکا کر فائل پر دیکھ رہا تھا

مسکراہٹ اب بھی قائم تھی تاکہ اس کو پتہ چلے کہ یہ جان بوجھ کر کیا گیا ہے

منساء نے قدرے شرماتے ہوئے نظریں جھکالیں

"گڈ۔۔۔"صالم کی آواز پر اس نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا

"آفس کا کام بھی اچھا کر لیتی ہو تم۔۔"صالم نے اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا

جس پر وہ مسکرائی

"لیکن اب تمہیں کو یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔میں نے نیو

سیکریٹری کا انتظام کر لیا ہے۔۔۔"

اس کی بات پر منساء کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں ہوئے

"کیا۔۔۔آپ مجھے نکال رہے ہیں اس جاب سے۔۔۔" وہ پریشانی سے جلدی جلدی بولی

اس کی بات پر صالم نے ہلکا سا قہقہہ لگایا

"ارے نہیں۔۔۔نیو سیکریٹری تو اسلیے تاکہ آپ پر برڈن کم ہو۔۔۔"

اس کی بات پر منساء نے سکون کا سانس لیا

صالم نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا

"تمہیں کو نکال سکتا ہوں بھلا میں۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے بولا

"کیوں۔۔۔نہیں نکال سکتے کیا۔۔۔"

وہ اسی کے انداز میں بولی

وہ اپنی چیئر سے تھوڑا آگے کو جھکا

"بلکل بھی نہیں۔۔۔تم تو اب زندگی میں شامل ہو گئی میری۔۔۔۔ تمہیں اب چاہ کر بھی خود سے دور نہیں کر سکتا۔۔۔"

وہ اس پر نظریں گاڑے بولا

اس کے دبے دبے اقرار پر منساء بلش کرنے لگی

کچھ بولنے کیلئے اس نے لب کھولے ہی تھے کہ خالد صاحب اندر آنے کی اجازت مانگنے لگے اس کی بات منہ میں ہی رہ گئی

"می آئی کم ان سر۔۔۔"

"کیا کام ہے خالد صاحب۔۔"وہ کوفت سے بولا

"سر وہ کوئی لڑکی آئی ہے۔۔۔۔کہ رہی ہے آپ نے بلایا ہے ملنے کیلیے ایمن نام بتا رہی ہے اپنا۔۔۔"

خالد صاحب نے ایک ہی سانس میں مختصر کر کے بات بتائی

"ا۔۔۔اچھا۔۔۔ بھیج دیں انہیں۔۔۔"وہ ایک ترچھی نگاہ منساء پر ڈالتے بولا

منساء نے حیرت سے اسے دیکھا

"میں چلتی ہوں سر۔۔۔"اس کے کچھ کہنے سے پہلے ہی وہ اٹھی اور بنا کچھ سنے کمرے سے باہر چلی گئی

ازلان کو ایمن پر بے اختیار غصہ آیا

۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر کے بعد ایمن کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

ایمن دروازہ کھول کر اندر آئی صالم تب تک لیپ ٹاپ میں مصروف ہو چکا تھا

صالم سے تو ویسے ہی اسے خدا واسطے کا بیر تھا آگے سے اس کی بے نیازی۔۔۔وہ تو کڑھ کر ہی رہ گئی

"مجھے بلایا تھا آپ نے۔۔۔"وہ اپنے لہجے کو نارمل رکھتے ہوئے بولی

صالم نے ایک طائرانہ نظر اس پر ڈالی

"ہانجی۔۔۔بیٹھیں۔۔۔"ہاتھ کے اشارے سے اسے بیٹھنے کا اشارہ کر کے وہ ایک دفعہ پھر لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلانے لگا

ایمن اس کے سامنے والی کرسی پر آ کر بیٹھ گئی اور عجیب نظروں سے اسے دیکھنے لگی

ایک زوردار انگلی لیپ ٹاپ پر مار کر وہ سپاٹ چہرہ لیے اس کی طرف متوجہ ہوا

"امی نے بات کی تھی۔۔۔آپ کی جاب کے بارے میں۔۔۔اتفاق سے مجھے بھی ایک سیکیرٹری کی ضرورت ہے۔۔۔

اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو سیکیرٹری کی جاب دے سکتا ہوں۔۔۔"

وہ اس کی طرف دیکھ کر دوستانہ انداز میں بولا

لیکن ایمن کو نا جانے کیوں اس کے لہجے سے احسان کی بو آ رہی تھی

"جی۔۔۔مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔"وہ خود پر ضبط کرتی بولی

"گڈ۔۔۔پھر آپ آج سے ہی کام سٹارٹ کر دیں۔۔۔"

"آج سے ہی۔۔۔"وہ غور سے اسے دیکھتی سوالیہ انداز میں پوچھنے لگی

www.novelsclubb.com

"ہانجی۔۔۔آج سے ہی۔۔۔میرے روم کے سامنے ہی خالد صاحب کا کیبین ہے۔۔۔ان کے پاس چلی جائیں وہ آپ کو کام بھی بتادیں گے اور آپ کو اپنی جگہ بھی دکھادیں گے۔۔۔۔"

نارمل لہجے میں کہتا وہ کام میں مصروف ہو چکا تھا ایمن کو بھی اپنا آپ وہاں بے کار لگا۔۔۔وہ اٹھی اور کمرے سے باہر خالد صاحب کے کیبین کی طرف قدم بڑھادیے

۔۔۔۔۔۔

خالد صاحب نے اسے سارا کام سمجھایا اور اسے اس کی جگہ دکھائی

ایمن منساء کے بلکل ساتھ والی سیٹ پر آکر بیٹھ گئی

اس نے مسکرا کر منساء کی طرف دیکھا منساء بھی جواباً لب کھینچ کر مسکرائی جیسے اس پر احسان کر رہی ہو اور اس سے منہ پھیر کر بیٹھ گئی

ایمن اپنے کام میں مصروف ہو چکی تھی اور منساء گاہے بگاہے کاٹ دار نظر اس پر ڈال لیتی

لنچ ٹائم ہو چکا تھا وہ آج بھی صالم کے آنے کی منتظر تھی لیکن وہ چونچلا شائید ایک دن کا ہی تھا

منساء کی آنکھیں ڈبڈبانے لگی وہ رو کیوں رہی تھی۔۔۔صرف اس لیے کہ اس نے صالم سے کچھ زیادہ ہی امید لگالی تھی۔۔۔اور انسان جس سے جتنی زیادہ امیدیں لگاتا ہے اسے سب سے زیادہ دکھ بھی وہیں سے ملتا ہے

یہی سب کچھ سوچ کر منساء خود کو بہلا رہی تھی کہ اسے صالم آفس سے باہر آتا دکھائی دیا

اس نے آنکھیں زور سے بند کر کے آنسو چھپائے اور جب آنکھیں کھولیں تو صالم اس کے سامنے کھڑا محبت پاش نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

وہ اس کی نظروں کی تاب نہ لا سکی اور نظریں جھکا گئیں

"لنچ پر چلیں۔۔۔" وہ وہیں پر کھڑے پاکٹ میں دونوں ہاتھ دبائے بولا

"نہیں مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔"

اسے دیکھے بنا کہتی وہ ٹیبل پر رکھی چیزوں کو الٹ پلٹ کرنے لگی

صالم نے اپنے دونوں ہاتھ اس کی ٹیبل پر رکھے اور جھک کر اپنا چہرہ اس کے چہرے کے قریب کیا

منساء حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی

ایک نظر اس نے ارد گرد دوڑائی سب چور نظروں سے ان دونوں کو ہی دیکھ رہے تھے

"منساء۔۔۔میں گاڑی میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔۔۔مجھے زیادہ انتظار مت کروانا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

یہ کہ کر اس نے گہری مسکراہٹ لیے منساء کو دیکھا اور باہر کی طرف چل پڑا

منساء جو یہی ارادہ کیے ہوئے تھی کہ اس کے ساتھ نہیں جائے گی اس کی ناراضگی کا سوچ کر ایک دم سے اٹھی اور کسی کو دیکھے بنا باہر چلی گئی

ایمن نے آنکھیں چھوٹی کر کے پہلے صالم اور پھر منساء کو باہر جاتے دیکھا

"چلو اچھا ہے یہ پہلے سے ہی بکڈ ہے۔۔۔"

دل میں یہ سوچتی وہ سکون سے اپنا کام کرنے لگی

---

صالم گاڑی میں بیٹھا اسی کا انتظار کر رہا تھا جب وہ اسے آفس سے باہر آتی دکھائی دی

منساء چلتی ہوئی آئی اور فرنٹ ڈور کا دروازہ کھولے اس کے ساتھ بیٹھ گئی

اس کے بیٹھتے ساتھ ہی صالم نے گاڑی سٹارٹ کر دی

کافی دیر گزر گئی لیکن دونوں میں سے کسی نے کوئی بات نہ کی

منساء کو اس کے بات نہ کرنے پر کوفت ہو رہی تھی اور صالم اس کی اس حالت کو

انجوائے کر رہا تھا

ایک ہوٹل کے سامنے پہنچ کر اس نے گاڑی روکی اور ایک آدمی کو اشارے سے بلایا

"آج ڈھابے پر نہیں جائیں گے۔۔" منساء نے ان ڈائیریکٹلی اس سے گاڑی روکنے

کی وجہ پوچھی



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"نہیں۔۔۔اب روز تو تمہیں ڈھابے کا کھانا نہیں کھلا سکتا نا۔۔۔"

صالم کے مسکرا کر کہنے پر منساء کا سارا غصہ ہوا ہو وا

اتنے میں وہ آدمی جسے صالم نے اشارے سے بلایا تھا ان کے پاس پہنچا

"کیا کھاؤ گی۔۔۔" وہ منساء کی طرف دیکھ کر پوچھنے لگا

"امم۔۔۔زیادہ کچھ نہیں شامی کباب منگوالیں۔۔۔"

منساء نے مختصر سا جواب دیا

"شامی کباب لے آئیں۔۔۔" وہ اس بندے کی طرف دیکھ کر بولنے لگا

اس آدمی نے سر اثبات میں ہلایا اور ہوٹل کی طرف چلا گیا

اس کے جانے کے بعد صالم منساء کی طرف متوجہ ہوا

"تم ناراض ہو مجھ سے۔۔۔۔" وہ اس کی طرف دیکھتا بولا

"نہیں تو۔۔۔" منساء نے مسکرا کر کہا

اس کی مسکراہٹ کو صالم ایک لمحے کیلیئے تو دیکھتا ہی رہا۔۔۔ناجانے کیوں آج وہ

اسے معصوم لگی تھی۔۔۔صالم کی نظریں اب اسکے خلاف جا رہی تھیں۔۔۔۔ان کی اب تک کی ملاقات میں یہ پہلا لمحہ تھا جس میں صالم کا دل کیا کہ وہ اس کی مسکراہٹ کو دیکھتا ہی جائے

"اہمم۔۔۔اہمم۔۔۔" مسلسل اس کی نظروں کی تپش اپنے چہرے پر محسوس کر کے وہ اب بلش کرنے لگی تھی

منساء کے گلہ کھنگھارنے پر وہ ہوش کی دنیا میں باہر آیا

اپنے سر کو اس نے ایک دفعہ جھٹکا

"کیا سوچ رہا تھا میں بھی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

ہوٹل والا کباب لے کر آچکا تھا۔۔۔صالم نے اس کے ہاتھ سے لے کر دوسرے ہاتھ سے پیسے اس کے ہاتھ میں تھمائے اور کباب والا شاپر گاڑی میں رکھ کر ایک دفعہ پھر گاڑی چلادی

"ہمم۔۔۔۔کہاں۔۔۔۔جا رہے ہیں۔۔" منساء نے اٹکتے اٹکتے پوچھا

"سرپرائز۔۔۔۔"صالم نے اسے دیکھے بغیر کہا

تھوڑی دیر کے بعد ان کی گاڑی ایک کرکٹ سٹیڈیم کے سامنے آکر رکی

صالم گاڑی سے باہر آیا شاپر اٹھایا اور منساء کی سائیڈ کا دروازہ کھول کر اپنا ہاتھ آگے بڑھایا

وہ اس کے ہاتھ کو پکڑ کر باہر آئی

منساء حیرانی سے اس جگہ کو دیکھنے لگی

صالم اس کا ہاتھ پکڑ کر اندر لے آیا

سٹیڈیم بلکل خالی تھا وہ خالی کرسیوں میں سے چلتے ہوئے گراؤنڈ کی طرف آرہی تھی

اتنا بڑا سٹیڈیم۔۔۔اور وہ بھی خالی

منساء کو اس سے خوف محسوس ہونے لگا

"سس۔۔۔سر۔۔۔ہم یہاں۔۔کیوں آئے ہیں۔۔۔"وہ آس پاس کی خالی جگہ کو

دیکھتے ہوئے بولی

صالم کی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر اس کے ڈر میں اور اضافہ ہو گیا

تھوڑی ہی دیر میں وہ دونوں کرکٹ کے گراؤنڈ میں موجود تھے

"سر۔۔۔ہم یہاں کیوں آئے ہیں۔۔۔"منساء نے اپنا سوال دہرایا

"کھانا کھانے۔۔۔"صالم نے کندھے اچکا کر کہا

"یہاں پر۔۔۔"حیرانی کے تاثرات چہرے پر لائے منساء نے کہا

"ہاں تو یہاں کیا پرابلم ہے۔۔۔۔"وہ اب اس کی طرف ہی دیکھ رہا تھا

"کک۔۔۔کوئی نہیں۔۔۔"اس سے کوئی جواب نہیں بن رہا تھا

"ویسے۔۔۔۔ایک اور کام بھی تھا۔۔۔"وہ اب آہستہ آہستہ قدم اٹھائے اس کی طرف بڑھا اور اس کے بلکل سامنے جا کر کھڑا ہوا اور اس کی آنکھوں میں جھانکنے لگا

"کیا۔۔۔کام۔۔۔"منساء نے قدرے گھبراتے ہوئے کہا

"کچھ کہنا تھا تم سے۔۔۔"

"کیا۔۔۔" وہ دونوں اب دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے

صالم نے دو قدم اور آگے بڑھائے اب ان کے درمیان تھوڑا سا ہی فاصلہ تھا منساء

اپنی مسکراہٹ چھپائے سوالیہ نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی

صالم نے اس کی آنکھوں میں دیکھا اور بولا

"آئی۔۔۔لو۔۔یو منساء۔۔۔" تھوڑا اٹک اٹک کر جملہ کہا گیا

اس کے اس جملے پر منساء حیرت کا پتلا بنے اسے دیکھنے لگی

صالم نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھ کر قدم پیچھے کی طرف بڑھائے اور منساء سے

کچھ فاصلے پر کھڑا ہو کر ہاتھ پھیلا کر آسمان کی طرف دیکھا اور آواز لگائی

"آئی لو یو منساء۔۔۔آئی لو یو منساء۔۔۔"

منساء کے چہرے پر کبھی مسکراہٹ آتی اور کبھی جاتی تھی

صالم پھر سے اس کے سامنے کھڑا ہوا اور اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں

لیا



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ول یو میری می۔۔" وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتا سوالیہ انداز میں بولا

اس کے سوال نے منساء کو اندر تک سرشار کر دیا

اس نے بمشکل آنسوؤں کو ضبط کر کے زور زور سے اثبات میں سر ہلایا

صالم اس کے اقرار پر مسکرایا اور اسے ہی دیکھتا گیا

---

---

ازلان اپنے آفس میں بیٹھا کام کر رہا تھا اچانک سے ہی اسے ایمن کے خیال پر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی

www.novelsclubb.com

اس نے فون اٹھایا اور غیر ارادی طور پر اسے کال ملائی

ایمن کچھ کام کر رہی تھی جب اس کے پاس پڑا فون بجنے لگا ازلان کا نام دیکھ کر اس نے کام چھوڑا اور جلدی سے فون اٹھایا

---

"ہیلو۔۔۔"اس کی آواز سن کر ازلان نے وہیں بیٹھے بیٹھے دل پر ہاتھ رکھا

"ازلان۔۔"کوئی جواب نہ پا کر ایمن نے اسے پکارا

"جی جی۔۔۔"وہ اب ہوش کی دنیا میں واپس آیا تھا

"کیا بات ہے ٹھیک تو ہیں آپ۔۔۔"رسمی سا سوال کیا گیا

"جی بلکل ٹھیک ہوں۔۔آپ کیسی ہیں۔۔"

"میں بھی ٹھیک۔۔۔کوئی خاص کام تھا۔۔"وہ سوالیہ انداز میں اس سے فون کرنے کی وجہ پوچھنے لگی

"آآ۔۔۔۔میں سوچ رہا تھا کہ۔۔۔۔ہمیں کہیں مل لینا چاہیے۔۔ویسے ہی آؤٹنگ پہ۔۔۔۔ایکچلی آج میرا بہت دل کر رہا تھا باہر گھومنے کا تو میں نے سوچا آپ کے ساتھ چلتے ہیں۔۔۔"

اس نے ایک ہی سانس میں اپنی خواہش ظاہر کی اور اس کی وضاحتیں دینے لگا

دوسری طرف ایمن اس کی باتوں پر مسکرائے جا رہی تھی اس کی بات ختم ہونے پر

بولی

"ابھی تو میں کام پر ہوں۔۔۔اگر آپ کو کوئی مسئلہ نہ ہو تو ہم شام کو مل سکتے ہیں۔۔"وہ پر سکون انداز میں وجہ بتانے لگی

"ہاں ہاں۔۔۔کوئی پرابلم نہیں ہے ہم شام کو مل لیں گے۔۔"

ازلان تو خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا اس کیلیے ں س اتنا ہی کافی تھا کہ وہ مان گئی تھی

"اوکے۔۔۔پھر جس جگہ ملنا ہے۔۔۔میرا مطلب ہے جہاں آؤٹنگ پر جانا ہے۔۔۔اس کا ایڈریس بھیج دیجیئے گا مجھے۔۔۔"وہ اپنے ہی انداز میں بے نیازی سے بولی

"جی ابھی بھیج دیتا ہوں۔۔۔"ازلان کی ایکسائیٹمنٹ تو کسی صورت کم نہیں ہو رہی تھی

"ٹھیک ہے۔۔۔"

"خیال رکھیے گا اپنا۔۔۔"ازلان نے آخری جملہ اپنائیت سے کہا

"آپ بھی۔۔۔"یہ کہتے ساتھ ایمن نے کام بند کر دی اور فون سائیڈ پر رکھ دیا

کچھ دیر بعد اس کے فون پر ایڈریس موصول ہوا

---

لنچ کے بعد وہ دونوں آفس کیلیے نکل پڑے راستے میں دونوں کے درمیان کوئی خاص بات نہ ہوئی منساء تو شرمانے سے فارغ نہیں ہو رہی تھی اور صالم اسے دیکھ دیکھ کر مسکرائے جا رہا تھا

تھوڑی دیر کے بعد وہ دونوں آفس پہنچ گئے

صالم گاڑی سے اترا اور اس کی سائیڈ کا دروازہ کھول کر اس کی طرف ہاتھ بڑھایا منساء اس کا ہاتھ پکڑ کر کار سے باہر آئی

وہ دونوں آفس میں داخل ہوئے سب نے عادت سے مجبور ایک بار سر اٹھا کر انہیں دیکھا اور پھر صالم کے غصے کا سوچتے سر جھکا لیا

سوائے ایمن کے وہ تو بس آج شام کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی ازلان نے اسے سمندر پر بلایا تھا اور اس کا آفس کے بعد سیدھا وہیں جانے کا ارادہ تھا اپنی امی کو وہ فون کر کے بتا چکی تھی کہ وہ آج لیٹ آئے گی

---

وہ سمندر کے پاس کھڑا ایمن کا انتظار کرنے کے ساتھ ساتھ سمندر کی لہروں سے لطف اندوز ہو رہا تھا

سمندر کی لہریں بار بار اس کے پیروں کو چھوتی اور پھر دور چلی جاتی وہ سمندر کی انہی لہروں کو گھور رہا تھا

www.novelsclubb.com

آسمان پر اندھیرا تو چھا چکا تھا لیکن سورج ابھی پوری طرح نہیں ڈوبا تھا سورج بلکل سمندر کے وسط میں کھڑا بہت خوبصورت منظر پیش کر رہا تھا

"ازلان۔۔۔" وہ ابھی انہیں خیالوں میں گم تھا کہ ایمن کی آواز پر پلٹ کر اسے دیکھا

"آ گئیں آپ۔۔۔"

وہ اپنی ایکسائیٹمنٹ کو کنٹرول کرتے ہوئے بولا

"ہمم۔۔۔زیادہ لیٹ تو نہیں ہو گئی نا۔۔۔"ایمن نے اپنے کاندھے پر لٹکتے بیگ کو ڈھیلا کرتے ہوئے کہا

"نہیں تو۔۔۔"ازلان نے مختصر سا جواب دیا

وہ اب اس کے بلکل ساتھ آ کر کھڑی ہو گئی ڈوبتا سورج ان دونوں کے درمیان میں زمین میں جذب ہوتا محسوس ہو رہا تھا

ٹھنڈی ہوا ان کے چہرے کو چھو کر گزر رہی تھی ہوا سے ایمن کے سر سے چادر سر کی اس کے بال اب پیچھے کی طرف اڑ رہے تھے اور ازلان غور سے اسے دیکھ رہا تھا جو کچھ ہی دنوں میں اس کے حواسوں پر سوار ہو چکی تھی

کچھ دیر دونوں کے درمیان خاموشی چھائی رہی

"کوئی خاص کام تھا آپ کو۔۔۔"

ایمن نے ان دونوں کے درمیان کی خاموشی کو توڑتے ہوئے کہا

"آ۔۔۔ہاں۔۔۔"

"کیا کام۔۔۔"وہ اب اس کی طرف ہی دیکھ رہی تھی

"کچھ بتانا تھا آپ کو۔۔۔"ازلان نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

"اچھا جی۔۔۔۔کیا بتانا تھا۔۔۔۔"وہ اسی کے انداز میں ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے بولی

"وہ۔۔۔۔وہ مجھے۔۔۔یہ بتانا تھا۔۔کہ۔۔۔"

"کہ۔۔۔"ایمن نے کہ پر زور دیتے ہوئے کہا

"کہ۔۔۔آپ مجھے اچھی لگتی ہیں۔۔۔"ازلان نے ایک ہی سانس میں جلدی جلدی بول کر جملہ مکمل کیا

اور اس کے چہرے کے تاثرات دیکھنے لگا

وہ میٹھی نظروں سے ہلکا سا مسکراتی اسے ہی دیکھ رہی تھی اس کے مسکرانے پر

ازلان کو کچھ حوصلہ ہوا

وہ کچھ قدم چل کر اس کے قریب آیا اور اپنا چہرہ اس کے کان کے قریب لے جا کر سرگوشی کی

"آئی لو یو۔۔۔"

یہ کہ کر وہ اس سے تھوڑا دور ہوا اور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا

ایمن تو جیسے اسی اقرار کے انتظار میں تھی وہ مسکرا کر اسے دیکھتے بولی

"آئی لو یو ٹو ازلان۔۔۔۔" وہ جوش سے بولی

ازلان اس کی بات پر کھل کر مسکرایا وہ اس کے قریب آ کر اس کو گلے لگانے ہی والا تھا کہ ایمن نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اسے روکا

"آہاں۔۔ابھی نہیں۔۔" وہ شرارت سے بولی

"اوو۔۔۔سوری۔۔۔" ازلان سر کھجاتے ہوئے شرمندگی سے بولا

اس کی بات پر ایمن کھلکھلا کر ہنس پڑی اور وہ بس اسے ہنستے ہوئے دیکھتے گیا

---

---

"یہ ازلان مجھے کسی اور ہی چکروں میں لگتا ہے۔۔۔"فخر صاحب نے بیڈ پر بیٹھتے زمین کو گھورتے ہوئے کہا

ازلان ان سے پہلے ہی آفس سے گھر کیلیے نکل گیا تھا لیکن وہ ابھی تک گھر نہیں آیا تھا

"کیا مطلب ہے آپکا کن چکروں میں ہو گا۔۔۔"فرزانہ بھی ان کے ساتھ بیڈ پر بیٹھی بولی

"تمہیں پتا ہے میں کیا بات کر رہا ہوں۔۔۔"فخر صاحب انہیں جتاتی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولے

"اگر وہ کسی لڑکی کے چکر میں ہے۔۔۔تو یہ تو اچھی بات ہے ہمیں اپنے لیے بہو ڈھونڈنے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔۔۔۔"فرزانہ نے کندھے اچکاتے ہوئے نارمل انداز میں کہا

"تمہیں پتا بھی ہے تم کیا کہہ رہی ہو۔۔۔تم یہ بات کر کیسے سکتی ہو۔۔۔ایک تو یہ ہمارے اصولوں کے خلاف ہے ہم لوگ صرف خاندان میں ہی شادی کرتے ہیں۔۔اور ہم مان بھی گئے تو بی جان نہیں مانیں گی اور جو بی جان کی نہیں مانتا اس کا انجام تم دیکھ چکی ہو۔۔۔"

وہ انہیں سمجھاتے ہوئے قدرے سخت لہجے میں بولے

"کیا۔۔۔آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں اپنے بچوں کو خاندان کے اصولوں کی بھینٹ چڑھا دوں۔۔۔"

فرزانہ نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے تعجب سے انہیں دیکھتے ہوئے کہا

"جو بھی ہو۔۔۔ہمیں اصولوں کے مطابق ہی چلنا ہے۔۔"

وہ پر سکون انداز میں بولے

"بلکل بھی نہیں فخر صاحب۔۔۔میں اپنے بچوں پر کسی قسم کے کوئی اصول نہیں تھوپنے دوں گی۔۔۔ان کی شادیاں وہیں ہونگی جہاں وہ چاہیں گے۔۔۔اگر کسی نے

بھی ان ہر اپنی مرضیاں مسلط کرنے کی کوشش کی تو انجام کا زمہ دار وہ خود ہو گا۔۔۔"

فرزانہ سخت لہجے میں بولی

فخر صاحب ابھی کچھ کہنے ہی والے تھے کہ وہ ان کی بات سنے بغیر پیر پٹختی کمرے سے باہر چلی گئیں

کمرے کے باہر ہی بی جان کھڑی انہیں دیکھ رہی تھیں وہ یقیناً ان کے درمیان ہونے والی ساری گفتگو سن چکی تھیں

فرزانہ نے ایک اچٹتی نگاہ ان پر ڈالی اور لان کی طرف بڑھ گئیں

بی جان نے انہیں جاتا دیکھا اور پھر فخر صاحب کے کمرے کی طرف بڑھ گئیں

---

"بی جان۔۔۔آپ۔۔۔"بی جان کو دیکھ کر فخر صاحب اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بی جان نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں بیٹھنے کا کہا اور خود پاس رکھی کرسی پر براجمان ہو گئیں

"یہ کیا کہہ رہی تھی تمہاری بیوی۔۔۔بھول گئے ہو کیا تم دونوں خاندان کے اصولوں کو۔۔۔" وہ ان کی طرف دیکھتیں حاکمانہ انداز میں بولی

"ارے کچھ نہیں بی جان۔۔۔میں سمجھالوں گا اس کو۔۔۔آپ فکر مت کریں۔۔" فخر صاحب کھسیانے انداز میں بولے

"سمجھا ہی لینا۔۔۔انہی خاندان کے اصولوں کو پورا کرتے ہوئے میں نے اپنی اولاد کو خود سے دور کر دیا۔۔اور اب اگر تم دونوں نے ان اصولوں کو توڑنے کی کوشش کی تو میں بھول جاؤں گی ہمارا رشتہ کیا ہے۔۔۔"

بی جان رعب سے کہتیں اپنی جگہ سے اٹھیں اور فخر صاحب کو حیران چھوڑتی کمرے سے باہر چلی گئیں

---

---

ازلان خوش موڈ میں گھر کے اندر داخل ہوا

فرزانہ بیگم کو لان میں رکھی چیئر زپر اکیلا بیٹھے دیکھ کر اسے تشویش ہوئی اور وہ اندر جانے کی بجائے ان کی طرف ہی چلا آیا

"امی۔۔۔"ازلان کے پکارنے پر فرزانہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

"آ گئے تم۔۔۔"وہ اپنی جگہ سے اٹھیں اور اس کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئیں

"ہاں لیکن۔۔آپ یہاں کیوں بیٹھی ہیں۔۔۔"ازلان نے حیرت سے انہیں دیکھتے سوال کیا

www.novelsclubb.com

"تمہارا انتظار کر رہی تھی۔۔۔کہاں تھے تم۔"فرزانہ نے بڑی مہارت سے بات چھپائی

"میں۔۔۔میں دوستوں کے ساتھ تھا۔۔۔"ازلان نے بات چھپاتے ہوئے کہا

"پکی بات ہے دوستوں کے ساتھ ہی تھے یا۔۔۔"وہ جانچتی نظروں سے اسے

دیکھتی بولی

"اور کس کے ساتھ ہو سکتا ہوں امی۔۔۔۔" وہ اپنائیت سے انہیں دیکھتا بولا

"ہو تو نہیں سکتے۔۔۔ لیکن کوئی اور بات ہو تو مجھ سے مت چھپانا۔۔۔۔" وہ شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتی بولیں

"اوکے امی۔۔۔ لیکن ابھی تو بہت بھوک لگ رہی ہے۔۔۔" وہ بچوں کی طرح اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھتے بولا

"اچھا تم فریش ہو جاؤ میں تب تک تمہارے لیے کھانا لگاتی ہوں۔۔۔"

فرزانہ نے مسکرا کر اسے دیکھتے ہوئے کہا

"اوکے امی۔۔۔" وہ یہ کہتا اپنے کمرے کی طرف چل پڑا اور فرزانہ نے کچن کی طرف قدم بڑھا دیے

---

---

نیند تو منساء کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی وہ کبھی ایک طرف کروٹ بدلتی تو کبھی دوسری طرف

اپنے خیالوں میں تو وہ صالم کے ساتھ کہاں سے کہاں پہنچ چکی تھی

اچانک سے اس کا موبائل بجنے لگا اس نے لیٹے لیٹے ہی موبائل اٹھایا

صالم کا نام دیکھ کر اس نے جلدی سے کال پک کی

"ہیلو میری جان۔۔۔"صالم کے اس طرح بے باکی سے کہنے پر منساء کے گال لال ہوئے

"کدھر گئی۔۔۔"کوئی جواب نہ پا کر اس نے سوال کیا

"جی۔۔یہیں ہو۔۔۔"منساء نے قدرے گھبراتے ہوئے کہا

"سوری اگر تم میری وجہ سے ڈسٹرب ہوئی تو میں ابھی کال بند کر دیتا ہوں۔۔۔"

"نہیں نہیں۔۔۔آپ نے مجھے ڈسٹرب نہیں کیا۔۔۔"اس کے کال کاٹنے کے ڈر سے وہ جلدی جلدی بولی

صالم کے چہرے پر مسکراہٹ آئی

"اچھا جی۔۔کیا کر رہی تھی تم۔۔۔"

نارمل انداز میں پوچھا گیا

"کچھ نہیں۔۔۔۔آپ کو یاد کر رہی تھی بس۔۔۔"وہ بھی اب کچھ فری ہو چکی تھی

اس کے ساتھ

"اوہ۔۔۔۔مجھے یاد کیا جا رہا ہے اور مجھے پتا بھی نہیں ہے۔۔۔"

وہ چھیڑنے والے انداز میں بولا

"اب تو پتا چل گیا نا آپ کو۔۔۔"

"ہمممم۔۔۔۔ویسے ایک بات بتاؤں۔۔۔"

"جی۔۔۔"منساء نے تجسس سے کہا

"میں بھی تمہیں بہت یاد کر رہا تھا۔۔۔"صالم نے سرگوشی سے کہا

اس کی سرگوشی سے کہا گیا یہ جملہ منساء کو اندر تک سرشار کر گیا

www.novelsclubb.com

اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی اس کے کمرے کا دروازہ زور زور سے بجنے لگا

"آآ۔۔۔سر۔۔۔مجھے لگتا ہے کوئی آگیا۔۔۔ہم بعد میں بات کرتے ہیں۔۔۔۔"

منساء نے یہ کہ کر کال بند کی اور دروازہ کھولنے کیلیے اٹھی

---

صالم کو نجانے کیوں اس بات پر غصہ آیا وہ تو منساء سے اپنے مطلب کیلیئے بات کرتا تھا

پھر کسی کا ان دونوں کے بیچ میں آنا اسے اتنا کیوں کھل رہا تھا

ایسے ہی اور کئی سوال اس کے دماغ میں آئے جنہیں وہ جھٹکتا کروٹ بدل کر سونے

کی کوشش کرنے لگا

www.novelsclubb.com

---

منساء نے دروازہ کھولا تو سامنے فرزانہ کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھیں وہ سوالیہ

نظروں سے انہیں دیکھنے لگی

"تم نے کھانا نہیں کھایا تھا نا بیٹا۔۔۔میں ازلان کیلیئے کھانا گرم کر رہی تھی تو سوچا

تمہیں بھی بلالو۔۔"

فرزانہ بات ختم کر کے اسے دیکھنے لگی

"جی امی۔۔۔ بھوک تو لگی ہے۔۔۔ آپ جائیں میں بس تھوڑی دیر میں آتی ہوں۔۔۔"منساء صالم کو جواب دینے کیلئے انہیں بھیجنا چاہ رہی تھی

"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔"فرزانہ یہ کہتیں وہاں سے چلی گئیں

ان کے جانے کے بعد منساء اپنے فون کی طرف آئی

اس نے فون اٹھایا اور صالم کو میسج کیا

"اوکے سر۔۔۔ کل بات ہو گی۔۔۔"بس اتنا ہی لکھ کر اس نے سینڈ کیا اور موبائل رکھ کر باہر چلی گئی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میسج کی ٹون بجنے کی آواز پر صالم نے جلدی سے فون اٹھا کر میسج چیک کیا۔۔۔اس وقت منساء کے علاوہ اور کس کا میسج ہو سکتا تھا

میسج پڑھ کر اس کے ماتھے کے بلوں میں اضافہ ہوا۔۔وہ موبائل پھینکنے ہی والا تھا کہ ضبط کر کے اسے اپنی مٹھی میں جکڑا

"یہ سمجھتی کیا ہے خود کو۔۔۔۔اس کے حکم پر چلوں گا میں۔۔۔۔مرا جا رہا ہوں میں اس کیلیے؟۔۔۔

ایسی بہت سی باتیں خود سے ہی کر کے وہ خود کو تسلیاں دے رہا تھا

اس کے دل میں جو پیار کی چنگاری تھی وہ اب بھڑک چکی تھی اور آگ لگانے کو تیار تھی لیکن وہ خود اپنے احساسات سے ناآشنا تھا یا شائید انہیں سمجھنا نہیں چاہتا تھا

---

www.novelsclubb.com

---

منساء ازلان کے ساتھ ہی کھانے کی ٹیبل پر آ کر بیٹھ گئی فرزانہ نے ان دونوں کو کھانا دیا اور اپنے کمرے کی طرف چلی گئی

---

کمرے میں فخر صاحب کو انہوں نے سویا ہوا پایا وہ ایک ٹھنڈی آہ بھر کر ان کے ساتھ ہی دوسری سائیڈ پر آ کر سو گئیں

---

"بھائی۔۔۔آپ کی لو سٹوری کہاں تک پہنچی۔۔۔"منساء نے کھانا کھاتے کھاتے بے دھیانی سے سوال کیا

"پوری ہو گئی۔۔۔"ازلان نے بھی کھانا کھانے ہوئے کہا

"ہیییں اتنی جلدی۔۔ بریک اپ بھی ہو گیا۔۔۔"اس نے منہ میں رکھے نوالے کو جلدی سے نگلا اور حیران ہوتے بولی

اس کی بات پر ازلان نے اسے گھورا

"منحوس۔۔۔ بریک اپ نہیں پیچ اپ ہو گیا۔۔۔"

اس نے منساء کو ڈانٹنے والے انداز میں کہا

منساء کے چہرے کے پریشان تاثرات ایک دم مسکراہٹ میں تبدیل ہوئے

www.novelsclubb.com

"چیچ اپ۔۔۔اومائی گاڈ۔۔۔"وہ اپنا منہ کھول کر حیرانی اور جوش سے بولی جیسے ازلان نے بہت بڑا کام کر دیا ہو

"بھائی تم تو چھپے رستم نکلے۔۔۔اتنی جلدی اہمم اہمم۔۔۔"

جوش سے کہتے اب اس کی آواز بلند ہو چکی تھی

"آہستہ بولو چڑیل۔۔۔کوئی اور سن لے گا۔۔۔"ازلان نے ادھر ادھر دیکھ کر ہاتھ کے اشارے سے اسے آواز نیچی رکھنے کو کہا

"اچھا اچھا۔۔۔"منساء نے سر گوشی کرتے ہوئے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھی وہ بمشکل اپنی مسکراہٹ ضبط کیے ہوئے تھی

"یہ بتائیں۔۔۔شادی کب کر رہے ہیں۔۔۔"کتنی ہی دیر سے منساء کو جس بات کا تجسس تھا آخر وہ پوچھ بیٹھی تھی

"شادی۔۔اتنی جلدی بھی نہیں ہے اب مجھے۔۔۔اور امی بابا کو کون بتائے۔۔

"ازلان نے سیریس ہوتے ہوئے کہا

"یوں کہیں نا کہ ممی بابا کا مسئلہ ہے۔۔۔جلدی والی بات تو نہ کریں نہ پھر۔۔۔"منساء نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا وہ بس اسے گھور کر رہ گیا

"اچھا ایسے مت دیکھیں مجھے۔۔۔امی بابا سے میں بات کر لوں گی

اوکے۔۔۔"منساء نے اپنائیت سے کہا

"ضرورت نہیں میں خود کر لوں گا۔۔۔"اس نے اپنی خودداری جگاتے ہوئے کہا

"ٹھیک ہے۔۔۔جیسے آپ کی مرضی۔۔۔"کندھے اچکا کر وہ لاپروائی سے کہتی وہاں سے اٹھی اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی

اور ازلان ایک دفعہ پھر صرف اسے گھورتا رہ گیا

---

---

صبح کے وقت صالم اور شائلہ ناشتے کی میز پر بیٹھے ناشتہ کرنے میں مصروف تھے

ناشتہ کرتے ہوئے شائلہ نے صالم کو آواز دی

"صالم۔۔۔"

"صالم بیٹا۔۔۔"دو دفعہ بلانے پر بھی اس نے کوئی جواب نہ دیا وہ پلیٹ میں چمچ گھماتا نا جانے کن خیالوں میں گم تھا

"صالم بیٹا۔۔۔"شائلہ نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے جھنجھوڑا تو وہ خیالوں کی دنیا سے باہر آیا

"جج۔جی امی۔۔۔"وہ قدرے گھبراتے ہوئے بولا

"کیا بات ہے بیٹا کہاں گم ہو۔۔۔"وہ تعجب سے اسے دیکھتی سوال کر رہی تھیں

"کہیں نہیں امی۔۔۔بس ویسے ہی۔۔۔"وہ بات چھپا کر ناشتہ کرنے کی ایکٹینگ کرنے لگا ابھی تو بس اسے آفس جانے کی جلدی تھی

"اب ماں سے چھپاؤ گے تم۔۔۔بتاؤ۔۔۔آفس کی کوئی ٹینشن ہے کیا۔۔۔"شائلہ کو پریشان ہوتے ہوئے کہا

"جی۔۔۔جی۔۔آفس کی ٹینشن ہے۔۔۔"شائلہ نے خود ہی اسے بہانہ دے دیا تھا

تو اس نے بھی اس کا فائدہ اٹھایا

"کیا ہوا بیٹا کوئی مسئلہ ہو گیا ہے کیا۔۔۔" وہ تو اب اور زیادہ پریشان ہو گئیں تھیں

"ارے نہیں امی۔۔۔بس ایسے ہی چھوٹے موٹے مسئلے ہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔آپ بس اپنا خیال رکھیں۔۔۔۔"

وہ مسکرا کر ان سے کہتا اٹھا اور چیئر پر لٹکا اپنا کوٹ اتار کر پہننے لگا

"اچھا امی۔۔۔میں چلتا ہوں۔۔کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو فون کر دیجیئے گا۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔"

"اللہ حافظ بیٹا۔۔۔"

ان کا جواب سن کر اس نے اپنے قدم باہر کی طرف بڑھا دیے

---

---

سب لوگ ناشتہ کر چکے تھے ازلان اور فخر صاحب آفس جا چکے تھے فرزانہ ناشتے

www.novelsclubb.com

کی میز سے برتن اٹھا رہی تھیں

اتنے میں منساء کاندھے پر بیگ لٹکائے اور ہاتھ میں کچھ کاغذات پکڑے آفس کیلیے تیار ہو کر باہر آئی

وہ باہر جانے ہی والی تھی کہ ازلان کا خیال آتے ہی اس نے اپنے قدم فرزانہ کی طرف موڑ دیے

اور ان کے ساتھ جا کر کھڑی ہو گئی

"امی۔۔۔آپ کو نہیں لگتا اب ہمیں ازلان بھائی کی شادی کر دینی چاہیے۔۔۔" وہ فوراً مدعے کی بات پر آئی کیونکہ گھما پھرا کر بات کرنے کا ٹائم نہیں تھا وہ ٹیبل پر دونوں ہاتھ رکھ کر ان کی طرف منہ کر کے کھڑی تھی

فرزانہ نے حیرت کے تعجب کے ملے جلے تاثرات لیے اسے دیکھا

"بیٹا جی۔۔۔۔شادی کیلیے ایک عدد لڑکی کی ضرورت ہے۔۔۔اب ہم اپنے لڑکے کی اکیلی شادی کرنے سے تو رہے۔۔۔" فرزانہ نے خدشہ ظاہر کرتے ہوئے اسے

دیکھے بغیر بات کی

"امی لڑکی کی فکر نہ کریں آپ۔۔۔۔میرا مطلب ہے کیا پتا ازلان بھائی نے پہلے سے ہی کوئی ڈھونڈر کھی ہو۔۔۔"اس نے دبے دبے لفظوں میں انہیں سب بتانے کی کوشش کی

فرزانہ چور نظروں سے اسے دیکھنے لگی

"کیا مطلب۔۔۔۔واقعی میں اس نے کوئی لڑکی ڈھونڈر کھی ہے کیا۔۔۔"

"اب یہ تو مجھے نہیں پتا۔۔۔"منساء نے صاف مکرتے ہوئے کہا

"منساء۔۔۔۔جو بات ہے صحیح صحیح بتاؤ مجھے۔۔۔"

فرزانہ رعب سے کہتی اسے ہی دیکھ رہی تھیں

"امی۔۔۔۔مجھے بس لگتا ہے کہ بھائی کو کوئی پسند ہے۔۔۔مجھے جو لگا میں نے آپ کو بتا دیا اب آگے آپ کی مرضی۔۔۔۔"وہ بے نیازی سے یہ کہتی وہاں سے چلی اور باہر کی طرف۔قدم بڑھا دیے جہاں ڈرائیور اسکا انتظار کر رہا تھا

فرزانہ بیگم کو وہ سوچ میں ڈال گئی تھی

---

---

خالد صاحب صالم کے آفس میں موجود تھے وہ آپس میں کوئی پروجیکٹ ڈسکس کر رہے تھے کچھ باتوں کے بعد خالد صاحب سیدھے ہو کر کھڑے ہوئے

"خالد صاحب۔۔۔میرا مقصد اب آخری مراحل میں پہنچ چکا ہے۔۔۔۔"وہ ان کو مخاطب کر کے ایک اچٹتی نگاہ ان پر ڈالے بولا

خالد صاحب نے بس سر ہلانے پر اکتفا کیا

"تو ظاہر ہے اب لڑکی کے گھر رشتہ بھی لے کر جانا ہے۔۔۔۔تو اس کیلیے آپ کو ایک عدد امی کا انتظام کرنا پڑے گا۔۔۔"

یہ کہ کر وہ مسکراتی نظروں سے انہیں دیکھنے لگا

"جی۔۔۔"خالد صاحب نے جی پر زور دے کر تعجب سے کہا

"ہانجی۔۔۔انتظام کر کے رکھیں کسی وقت بھی ضرورت پڑ سکتی ہے۔۔۔"

اسکا لہجہ اب سپاٹ ہو چکا تھا

خالد صاحب نے بھی تابعداری میں سر ہلا دیا

"اب جایئے اور منساء آ گئی ہو تو اسے اندر بھیج دیجیے گا۔۔۔"

خالد صاحب نے ایک چور نگاہ ان پر ڈالی اور باہر چلے گئے

---

دوسری طرف منساء جب آفس میں آئی تو سب اپنے اپنے کام میں مصروف تھے اس کا مطلب یہ تھا کہ صالم آفس آ چکا ہے

www.novelsclubb.com

ایمن بھی اپنی سیٹ پر بیٹھی کام میں مصروف تھی وہ اس کے ساتھ والی سیٹ پر جا کر بیٹھ گئی

اس کے بیٹھنے پر ایمن نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور مسکرائی جواباً وہ بھی مسکرائی

وہ دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو چکی تھی منساء کے پاس تو کوئی کام نہیں تھا تو وہ

فارمیلٹی کیلئے فائل اٹھا کر بیٹھ گئی

"بات سنو۔۔"منساء کو اپنا آپ فالتو سا لگا تو اس نے ایمن کو مخاطب کیا

"جی۔۔۔"ایمن نے اس کی طرف دیکھ کر کہا

"تم صالم سر کی کیا لگتی ہو۔۔۔"

"میں ان کی۔۔۔"

اس نے جس اتنا ہی کہا تھا کہ خالد صاحب نے منساء کو آواز دی

"منساء۔۔۔"

منساء ان کی طرف دیکھنے لگی اور ایمن ایک نظر ان دونوں کو دیکھ کر دوبارہ کام میں مصروف ہو گئی

"جی۔۔"وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی بولی

"صالم سر آپ کو بلا رہے ہیں۔۔۔"یہ کہ کر خالد صاحب اپنی سیٹ کی طرف اور منساء صالم کے روم کی طرف چل پڑی

اس کے جانے کے بعد ایمن نے ایک نظر اپنے موبائل کو دیکھا بہت دل کیا کہ ازلان سے بات کر لے لیکن اس نے اپنے دل کو قابو میں کیا اور گھر جا کر اس سے بات کرنے کا فیصلہ کیا

---

"می آئی کم ان سر۔۔۔۔"وہ فارمیلٹی کے طور پر دروازے پر کھڑی پوچھ رہی تھی

"کم ان۔۔۔"صالم نے اسے دیکھ کر سپاٹ لہجے میں کہا

اجازت ملنے پر وہ چلتی ہوئی اس کے سامنے رکھی سیٹ پر آ کر بیٹھ گئی

"آپ نے بلایا تھا سر۔۔۔"وہ اسے دیکھتی بولی

"جی۔۔۔مجھے یہ بتانا تھا کہ آج ہم لنچ پر نہیں جا پائیں گے۔۔۔کیونکہ میری کچھ ضروری میٹنگ ہیں۔۔۔"

وہ سپاٹ لہجے میں کہتا اسے ہی دیکھ رہا تھا اس کے لہجے کی ناراضگی منساء صاف محسوس کر سکتی تھی

"کوئی بات نہیں ہم پھر کبھی چلے جائیں گے۔۔"منساء نے مسکرا کر کہا

صالم اب اپنے لیپ ٹاپ میں مصروف ہو چکا تھا

"سر۔۔"منساء جے مخاطب کرنے پر اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

"آپ ناراض ہیں مجھ سے۔۔۔"سوالیہ انداز میں پوچھا گیا

"جی نہیں۔۔۔"صالم نے سیریس موڈ میں کہا

منساء پھیکا سا مسکرائی اور ٹیبل پر رکھے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا

"مجھے پتا ہے آپ رات والی بات کی وجہ سے ناراض ہیں۔۔۔سوری آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ میٹھے لہجے میں اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو ہلانے لگی

صالم کا غصہ ایک سیکنڈ میں ہوا ہوا۔۔۔

"اوکے۔۔۔اور تم بھی مجھے سر مت بولا کرو۔۔۔"مسکرا جر اس سے کہتے ہوئے

اس نے اپنے ہاتھ پر رکھے اس کے ہاتھ کی طرف دیکھا اور اپنا دوسرا ہاتھ بھی اس

کے ہاتھ پر رکھ دیا

---

---

آفس ٹائمنگ ختم ہو چکی تھی ایمناب اپنے گھر میں موجود تھی

کھانا کھانے کے بعد وہ چھت پر آگئی اور ازلان کو کال ملائی ازلان گھر جانے کے

راستے میں ہی تھا جب اسکا فون بجا

ایمن کا نام دیکھ کر اس نے چہرے پر مسکراہٹ لیے کال اٹھائی

"یاد کیسے آگئی ہماری۔۔۔"اس نے گاڑی کا سٹیر رگھماتے ہوئے مصنوعی طنز کے

ساتھ کہا

"آپ کی یاد تو جاتی ہی نہیں ہے۔۔۔"ایمن نے محبت سے بھرپور لہجے میں کہا

"اچھا جی۔۔۔ تبھی صبح کال تک نہیں کی۔۔۔۔"ازلان کی طرف سے ایک اور طنز

کیا گیا

"آپ نے بھی تو نہیں کی۔۔۔"ایمن کے جواب بھی تیار تھے

"میں تو آپ کی کال کا ویٹ کر رہا تھا۔۔"فون سے ازلان کی جوش بھری آواز ابھری

"میں بھی آپ کے کام کا ویٹ کر رہی تھی۔۔۔"

مسکرا کر یہ کہتی وہ مڑی اور سامنے تسلیم کو دیکھ کر ٹھٹکی

"امی۔۔۔"اس کے منہ سے یہی الفاظ نکلے جو ازلان بھی سن چکا تھا

"امی۔۔۔"اس کے منہ سے یہی الفاظ نکلے جو ازلان بھی سن چکا تھا

تسلیم بیگم غصے بھری نظروں سے اسے دیکھتیں اسکی طرف بڑھیں یقیناً وہ اسکی ساری باتیں سن چکی تھیں

"ایمن۔۔۔ایمن۔۔۔"ازلان ایمن کو آوازیں دینے لگا لیکن وہ جواب دینے سے قاصر تھی

اپنی امی جو کو غصے سے اپنی طرف آتے دیکھ کر ڈر کے مارے اس کے ہاتھ سے

موبائل چھوٹ کر زمین پر گرااور آف ہو گیا ہے

---

کال بند ہو جانے کی وجہ سے ازلان کی پریشانی اور زیادہ بڑھ گئی تھی اس نے پریشانی کے عالم میں بالوں میں ہاتھ پھیرا اور تیزی سے سوچنے لگا لیکن اس وقت وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا

---

"کون تھا۔۔۔کون تھا فون پہ۔۔۔"تسلیم بیگم اب اس تک پہنچ کر اس کا بازو جھنجھوڑے پوچھ رہی تھیں

www.novelsclubb.com

"امی۔۔۔امی کوئی نہیں تھا۔۔۔"ایمن نے رونی صورت بنائے جھوٹ بولا

"چٹاخ۔۔۔"ایک زناٹے دار تھپڑ ایمن کے منہ پر پڑا جس سے اس کے کان کا پردہ تو ہل ہی چکا تھا اس کا دماغ بھی ایک لمحے کیلیئے سن ہو گیا

"اسی لیے ہم نے تم پر یقین کر کے تمہیں نوکری پر بھیجا تا کہ تم یہ گل کھلاؤ۔۔۔"وہ

اونچی آواز میں اس سے کہتیں اس کا۔ بازو پکڑ کر اسے کھینچ کر نیچے لے جانے لگیں ایمن مسلسل روتے ہوئے مزاحمت کر رہی تھی لیکن تسلیم بیگم پر اس کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا

ایمن کے کمرے میں پہنچ انہوں نے اسے بیڈ پر پٹخا اور دروازہ بند کر کے اس کی طرف آئیں

"اب بتاؤ۔۔ کون تھا فون پر۔۔۔" انہوں نے بلند آواز میں پوچھا

"امی۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ۔۔۔" وہ روئی جا رہی تھی لیکن اس ڈر سے کچھ نہیں کہہ رہی تھی کہ کہیں ازلان کو اس سے دور نہ کر دیا جائے

"میں تو تمہیں سمجھ دار سمجھتی تھی مجھے کیا پتا تھا کہ تم یہ چاند چڑھا دو گی۔۔۔ اگر پتہ ہوتا تو کبھی تمہیں نوکری پر نہ بھیجتی۔۔۔" صدمے سے بولتے بولتے انہوں نے سانس لی اور اپنی بات جاری رکھتے ہوئے بولیں

"اگر تمہارے بابا کو پتہ چل گیا نا تو انہوں نے ہم دونوں کو گھر سے نکال دینا ہے


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

۔۔۔۔"وہ دانت پیس کر غصیلی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھیں اوپر سے ایمن کی چپ انہیں اور غصہ دلا رہی تھی

"چپ کیوں ہو تم بتاؤ کون تھا فون پر۔۔۔۔"وہ اسے کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے بولیں

"امی۔۔۔۔ازلان۔۔۔ازلان تھا۔۔۔۔"اس نے بمشکل یہ الفاظ ادا کیے جسے سن کر تسلیم بیگم ایک لمحے کیلیئے سوچ میں پڑ گئیں جیسے ازلان نام کے کسی فرد کو یاد کر رہی ہوں

"کون ہے یہ ازلان۔۔۔"کچھ یاد نہ آنے پر انہوں نے پوچھا

"وہ۔۔۔وہ جو اس دن۔۔۔ہاسپٹل میں۔۔۔آیا تھا اور ہماری ہیلپ بھی۔۔۔کی تھی۔۔۔۔"ایمن نے اٹک اٹک کر جملہ مکمل کیا

اس کی بات سن کر تسلیم بیگم کے چہرے پر حیرانی کے تاثرات آئے

"اچھا۔۔۔تو وہ اس لیے ہماری مدد کر رہا تھا۔۔۔میں بھی کہوں اس زمانے میں کون

اتنا اچھا آ گیا کہ بغیر کسی غرض کے مدد کر دے۔۔۔۔"

"نہیں امی۔۔۔اس وقت ایسی کوئی بات نہیں تھی انہوں نے بغیر کسی غرض کے ہی مدد کی تھی۔۔"ایمن نے ازلان کی ہمایت میں بولتے ہوئے کہا

تسلیم نے سپاٹ نظروں سے اسے دیکھا جو اسے چپ لگانے کیلیے کافی تھیں

"کیوں بات کرتا ہے وہ تم سے۔۔ہاں۔۔اور تم کیوں اس سے بات کرتی ہو۔۔۔"وہ اب اس کے پاس بیٹھیں حاکمانہ انداز میں پوچھ رہی تھیں

"امی۔۔۔وہ۔۔۔ہم دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں۔۔"ایمن نے جملہ مکمل کر کے سر جھکا لیا

www.novelsclubb.com

تسلیم بیگم کے چہرے پر حیرانی کے تاثرات اور زیادہ گہرے ہو چکے تھے

"یہی تو مسئلہ ہے آج کل کے بچوں کا۔۔پسند چاہیے انہیں۔۔۔"

وہ طنز کے تیر چلاتی ہوئی بولیں

"کیوں امی۔۔۔شائلہ پھپھو نے بھی تو پسند کی شادی کی تھی نا۔۔۔۔"وہ کچھ ہمت

کر کے اپنے حق میں بولی

تسلیم بیگم نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا

"شادی کی تھی پیار کی پینگیں نہیں چڑھائیں تھیں۔۔۔"انہوں نے دانت پیس کر کہا

لیکن ایمن کو لگا اس نے بہت صحیح پتہ پھینکا ہے تو وہ بھی بولنے سے باز نہ رہی

"امی۔۔۔وہ بھی تو مجھ سے شادی کرے گا۔۔"

"اچھا۔۔۔"تسلیم بیگم اب اسے گھور رہیں تھیں

"تو کہو اس سے اتنا ہی پیار ہے تم سے تو رشتہ بھیجے تمہارا۔۔۔ایسے بغیر کسی رشتے کے کسی غیر مرد سے تمہیں بات کرنے کی اجازت نہیں دے سکتی میں۔۔۔"

یہ کہ کر وہ منہ پھیر کر بیٹھ گئیں ان کی دبی دبی رضامندی پر ایمن خوش ہوتے ہوئے اٹھی

اور انہیں بغیر کچھ کہے باہر چلی گئی

---

چھت پر پہنچ کر اس نے اپنا موبائل زمین سے اٹھا کر آن کیا خوش قسمتی سے اس کا موبائل ٹوٹنے سے بچ گیا تھا

جیسے ہی موبائل آن ہوا اس نے ازلان کو کال ملائی

---

ازلان پریشانی سے بالوں میں ہاتھ پھیرتے لاؤنج میں بیٹھا تھا اس کا دماغ یہ سوچ سوچ کر پھٹا جا رہا تھا کہ پتا نہیں ایمن کے ساتھ کیا ہوا ہو گا اور وہ کچھ کر بھی نہیں سکا وہ ابھی اسی پریشانی میں بیٹھا تھا کہ اس کا موبائل بجنے لگا ایمن کا نام دیکھ کر اس نے جلدی سے کال پک کر کے فون کان سے لگایا

"ایمن۔۔۔ تم ٹھیک تو ہو۔۔۔" اس کی پریشانی بھری آواز فون سے ابھری

اسے اپنے لیے اتنا فکر مند ہوتا دیکھ کر ایمن کے چہرے پر مسکراہٹ آئی

"جی ٹھیک ہوں۔۔۔۔" اس نے مہذب لہجے میں بس اتنا ہی کہا اس کی یہ بات سن


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کر ازلان نے سکون کی سانس لی

"تمہاری امی نے کیا کہا تم سے۔۔۔"

کچھ خیال آتے ہوئے وہ بولا

"امی چاہتی ہیں آپ میرا رشتہ لے کر میرے گھر آئیں تب انہیں ہماری محبت کے سچے ہونے پر یقین آئے گا۔۔۔"ایمن نے نارمل انداز میں کہا

ازلان سوچ میں پڑ گیا

"کیا ہوا ازلان۔۔۔"اس کی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر ایمن نے پریشانی سے پوچھا

www.novelsclubb.com

"کچھ نہیں۔۔۔۔۔اور تم پریشان مت ہو میں بہت جلد اپنے گھر والوں سے بات کر کے انہیں تمہارے گھر بھیجوں گا۔۔"

ازلان نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا

"تھینکیو ازلان۔۔۔"ایمن نے خوش ہوتے ہوئے کہا

---

اس کے بعد تھوڑی دیر تک باتیں کرنے کے بعد ازلان نے فون بند کیا اور اندر آیا فرزانہ اندر ہی بیٹھیں اس کا انتظار کر رہی تھیں اسے دیکھ کر اس کی طرف لپکیں

"اتنی دیر لگا دی آج تم نے۔۔۔کب سے تمہارا انتظار کر رہی ہوں۔۔۔"فرزانہ بیگم نے پریشان ہوتے ہوئے کہا

"وہ امی۔۔۔آج آفس میں کام زیادہ تھا اسی لیے دیر ہو گئی۔۔۔۔"وہ یہ کہتے کہتے رکا تھا کہ وہ تو کب سے باہر ہی بیٹھا تھا

"اچھا تم منہ ہاتھ دھو کر آجاؤ میں کھانا لگاتی ہوں تمہارے لیے۔۔۔"فرزانہ نے مسکرا کر کہا اس کے جواب میں ازلان مسکرایا اور اندر چلا گیا

---

---

"منساء۔۔۔۔میرا خیال ہے ہمیں کہیں باہر مل لینا چاہیے۔۔۔اور نہیں تو اس

ڈھابے میں ہی مل لیتے ہیں جہاں پہلی بار لنچ کرنے گئے تھے۔۔۔۔"

وہ بیڈ پر سیدھا لیٹا چھت کو تکتے ہوئے بول رہا

دوسری طرف منساء بیڈ پر اوندھی پڑی مزے سے اس کی باتیں سن رہی تھی اس کی

ڈھابے والی بات پر اس نے منہ بنایا

"نہیں۔۔۔۔ڈھابے کے علاوہ اور کہیں بھی مل لیں گے۔۔۔"منساء نے جیسے اپنا

حکم صادر کیا ہو

"کیوں ڈھابے سے الرجی ہے کیا تمہیں۔۔۔"وہ شرارتی لہجے میں بولا

"ہانجی بہت زیادہ۔۔۔"یہ کہ کر وہ ہلکا سا ہنسی

صالم مبہوت سا ہو کر اس کی ہنسی سننے لگا

"تمہاری اسی ہنسی سے پیار ہے مجھے۔۔۔"منساء سے یہ کہ کر ایک لمحے کیلیئے کیلیئے وہ

سیریس ہوا۔۔۔کیا وہ یہ دل سے کہ رہا تھا۔۔۔کیا اسے واقع میں منساء سے

۔۔۔نہیں نہیں۔۔۔اس نے اپنے دماغ میں آتے ان سوالوں کو جھٹکا اور دوبارہ


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نارمل ہوا

دوسری طرف منساء جو اس کی یہ بات سن کر خوشی سے سرشار ہوئے جا رہی تھی

خوشی سے بولی

"اور مجھے آپ پورے سے پیار ہے۔۔۔" یہ کہ کر وہ اکیلے ہی اکیلے شرمائی

"اچھا منساء ہم کل بات کریں۔۔۔۔" صالم نے معزرتانہ لہجے میں کہا اسے لگا وہ

زیادہ دیر اس سے بات کرے گا تو کنڑول کھو دے گا

"کیوں۔۔۔" منساء نے ناراض منہ بنا کر پوچھا

"مجھے نیند آئی ہے نا میری جان۔۔۔" اس کے اس طرح کہنے پر منساء راضی ہوئے

بنا نہ رہ سکی

"اوکے آپ سو جائیں ہم کل بات کر لیں گے۔۔۔ گڈ نائٹ۔۔۔" منساء سے پیار

بھرے لہجے میں کہا

"گڈ نائٹ۔۔۔" یہ کہ کر صالم نے کال بند کی

---

منساء کروٹ بدل کر سونے کی کوشش کرنے لگی جبکہ صالم کسی گہری سوچ میں ڈوب چکا تھا اپنے ارادوں پر اب وہ خود کنفیوز ہو رہا تھا

---

---

فرزانہ بیگم نے ٹیبل پر کھانا لگا لیا تھا ازلان بھی تب تک آ کر بیٹھ چکا تھا ازلان نے کھانا شروع کیا اور فرزانہ بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئیں

کچھ دیر وہ اسے کھانا کھاتے ہوئے دیکھتی رہیں اور پھر بولیں

"ازلان۔۔۔"

فرزانہ نے اسے مخاطب کیا

"جی امی۔۔۔" اس نے کھاتے ہوئے سر اٹھا کر انہیں دیکھا

"بیٹا تمہیں کوئی لڑکی پسند ہے کیا۔۔۔" سوالیہ انداز اور پر سکون لہجے میں پوچھا گیا

www.novelsclubb.com

ان کے اس طرح پوچھنے پر ازلان نے حیرت سے انہیں دیکھا

"جی۔۔۔۔"وہ جی پر زور دے کر سوال کر گیا

"میرا مطلب ہے میں تمہارے لیے رشتے دیکھ رہی ہوں تو تمہیں کوئی لڑکی پسند ہے تو پہلے ہی بتادو۔۔۔"فرزانہ نے بات بدلتے ہوئے کہا

ان کی بات سن کر ازلان سوچ میں پڑ گیا یہ بتانے کیلیے اچھا موقع تھا اس کے پاس فرزانہ خود اس اے پوچھ رہی تھیں

کچھ سوچ کر اس نے انہیں پوری بات بتانے کا فیصلہ کیا

"بتاؤ بیٹا تمہیں کوئی پسند ہے یا میں خود ہی ڈھونڈوں۔۔۔"فرزانہ نے اسسے دوبارہ پوچھا

"نہیں امی آپ کو ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔"

"رو مطلب تم نے پسند کر لی ہے۔۔۔"فرزانہ اس کی طرف دیکھ کر مسکرا کر بولی

"جی امی۔۔۔"وہ لڑکیوں کی طرح شرماتے ہوئے مسکرا کر بولا

"کون ہے وہ۔۔۔کہاں ملی تمہیں۔۔۔۔"فرزانہ نے تجسس بھرے لہجے میں پوچھا

"جس دن بی جان کو ہاسپٹل لے کر گئے تھے اس دن ملی تھی وہ اس سے پہلے بھی ایک دفعہ دیکھا تھا تب سے فون پہ بات ہوتی تھی۔۔۔۔۔لیکن۔۔۔۔۔"

اتنا کہہ کر وہ رکا

"لیکن کیا۔۔۔۔"فرزانہ کا تجسس اب مزید بڑھ چکا تھا

"لیکن آج اسکی امی نے ہماری ساری باتیں سن لیں انہیں ہم دونوں کے بارے میں پتہ چل گیا۔۔۔اور اب وہ چاہتی ہیں کہ میں جلد سے جلد ان کے گھر رشتہ لے کر جاؤں نہیں تو وہ مجھے غلط لڑکا ہی سمجھیں گی۔۔۔۔"

اپنی بات ختم کر کے اس نے نظریں ٹیڑھی کر کے اپنی ماں کو دیکھا

فرزانہ پر سکون چہرہ دیکھ کر وہ حیران ہوئے بنا نہ رہ سکا

"اگر اس کی امی میرے بیٹے کو صحیح سمجھنے کیلئے یہی شرط رکھی ہے تو ٹھیک ہے میں


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کل ہی تمہارے بابا سے بات کرتی ہوں۔۔۔تم بس مجھے ان کا ایڈریس بتا دینا۔۔۔"

فرزانہ نے مسکرا کر کہا

"تھینکس امی۔۔۔"ازلان تو خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا

"اب بس منساء کیلئے رشتہ ڈھونڈنا ہے۔۔۔"

"کیا مطلب۔۔۔۔"ازلان نے دوبارہ کھانا شروع کرتے ہوئے سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھتے ہوئے پوچھا

"میں چاہتی ہوں تم دونوں بہن بھائیوں کی ایک ساتھ شادی ہو۔۔۔ایک بیٹی جائے تو دوسری گھر میں آئے۔۔۔"فرزانہ کے کہنے پر ازلان نے کچھ سمجھنے والے انداز میں اثبات میں سر ہلایا

"اچھا بیٹا تم اب کھانا کھالو۔۔۔میں چلتی ہوں صبح تمہارے بابا سے بات بھی کرنی ہے۔۔۔"



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

فرزانہ بیگم پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتی اٹھیں اور اپنے کمرے کی طرف چل پڑیں

پوری بات ان کو بتا کر ازلان کو ایک بہت بڑا بوجھ سر سے اترتا محسوس ہوا

---

---

صبح کے وقت شمائلہ بیگم اور صالم حسب معمول ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے تھے

"کام کیسا چل رہا ہے اب۔۔۔" شمائلہ نے بات شروع کی

"بہت اچھا چل رہا ہے امی۔۔۔اب کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔"

صالم نے ناشتہ جاری رکھتے جواب دیا

"چلو یہ تو اچھی بات ہے۔۔۔اب کچھ وقت اپنی ماں کو بھی دے دیا کرو۔۔۔پہلے تو کام کا بوجھ تھا نا تم پر۔۔۔" شمائلہ نے ممتا بھرے لہجے میں کہا

"جی امی۔۔۔کیوں نہیں۔۔۔" صالم نے مسکرا کر کہا

ابھی وہ یہی باتیں کر رہے تھے کہ صالم کا فون بج اٹھا

وہ سر ہلا کر شائلہ سے ایکسکیوز کرتا وہاں سے اٹھا شائلہ نے حیرانی سے اسے جاتے

دیکھا

۔۔۔۔۔۔

"ہیلو۔۔۔"کال پک کر کے اس نے میٹھے لہجے میں کہا

"کہیں باہر جانے کی بات کر رہے تھے آپ۔۔۔۔پھر کہاں کا ارادہ

ہے۔۔۔۔"منساء فوراً مدعے کی بات پر آئی

"یہ تو وہاں جائیں گے تو پتا چلے گا۔۔۔پہلے تو نہیں بتاؤں گا۔۔۔"صالم نے اسی کے

لہجے میں کہا

"اچھا جی۔۔۔۔سیکریٹ ہے۔۔۔۔۔"منساء نے ہلکی آواز میں رازداری دکھاتے

ہوئے پوچھا

"ہانجی۔۔۔۔"صالم نے مسکرا کر کہا

"اچھا چلیں۔۔۔آپ آفس پہنچیں میں بھی آفس کیلیے نکل رہی ہوں۔۔وہیں بات ہوتی ہے۔۔۔۔"

"اوکے۔۔۔"یہ کہ کر صالم نے فون بند کیااور دوبارہ ٹیبل کی طرف آکر چیئر پر لٹکااپنا کوٹ پہنا

"کون تھابیٹا۔۔۔"شائلہ نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا

"کچھ نہیں امی آفس سے کال تھی۔۔۔"اس نے بے دھیانی سے کہا

"اچھاامی میں چلتاہوں۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔"

ازلان نے مسکراکرانہیں کہا

"اللہ حافظ۔۔۔"انہوں نے بھی مسکراکر جواب دیا

ان کاجواب سن کر صالم گھر سے باہر چل پڑا

---

---

فرزانہ بیگم اور فخر صاحب اپنے کمرے میں موجود تھے فخر صاحب آفس کیلیے تیار تھے اور فرزانہ انہیں کوٹ پہنا رہیں تھیں

"ایک بات کرنی تھی آپ سے۔۔۔"فرزانہ نے کوٹ پہناتے ہوئے کہا

"ہاں بولو میں سن رہا ہوں۔۔۔۔"فخر صاحب نے کوٹ پہن کر سیدھے کھڑے ہو کر شیشے میں دیکھتے کہا

"ازلان کیلئے ایک لڑکی دیکھی ہے۔۔۔اس کیلیے رشتہ کے کر جانا ہے تو آپ کو بھی میرے ساتھ چلنا ہو گا اور بی جان سے بھی آپ ہی بات کریں گے۔۔۔"

فرزانہ نے ایک ساتھ کئی باتیں کہ ڈالیں

فخر صاحب نے مڑ کر انہیں دیکھا

"خاندان سے باہر ہے کیا۔۔۔"

"ہاں۔۔۔اور سب سے بڑی بات ازلان کی پسند ہے۔۔۔"

فرزانہ بیگم نے صفائی دی

www.novelsclubb.com



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"لیکن بیگم۔۔۔۔"

فخر صاحب نے کچھ کہنا چاہا جب فرزانہ نے انہیں روکا

"لیکن ویکن کچھ نہیں فخر۔۔۔اب سب کچھ آپ کے اور ازلان کے ہاتھ میں ہے اب آپ کو یہ بوسیدہ اصول اور رسمیں نبھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔۔۔۔اور میں پہلے ہی بتا چکی ہوں اپنے بچوں کی شادی میں ان کی پسند سے ہی کروں گی۔۔۔۔"

فرزانہ نے جزباتی لہجے میں کہا جس پر فخر صاحب خاموشی ہو گئے

فرزانہ نے ان کی خاموشی میں ان کی رضامندی دیکھی تو بولیں

"آج جلدی آجایئے گا۔۔۔شام کو ہی چلیں گی لڑکی والوں کے گھر۔۔۔"

"آ۔۔۔آج شام تو نہیں۔۔۔کل چلیں گے۔۔۔۔"

فخر صاحب نے کہا

"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔کل پھر آپ آفس سے چھٹی کر لیجیے گا۔۔۔"

فرزانہ نے تحمل سے کہا ابھی فخر صاحب کی رضامندی ہی ان کیلئے کافی تھی

"ٹھیک ہے۔۔۔"انہوں نے مسکرا کر کہا اور آفس جانے کیلیے کمرے سے باہر نکل گئے

---

---

منساء اپنی چیئر پر بیٹھی بڑی مشکل سے کچھ لکھ رہی تھی ایمن بھی اس کے ساتھ والی چیئر پر ہی بیٹھی تھی لنچ کیلئے ابھی بہت وقت تھا اسی لیے وہ آرام سے بیٹھی تھی

اتنے میں صالم اپنے آفس سے باہر آیا اور اس کے سامنے آ جر کھڑا ہوا

"چلو۔۔۔"صالم کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

"لیکن کدھر۔۔۔"منساء نے حیرانی سے کھڑے ہوتے پوچھا

"تم چلو پھر بتاتا ہوں۔۔۔۔"صالم اسے ساتھ لے جانے پر بضد تھا

"لیکن لنچ میں تو ابھی بہت ٹائم ہے۔۔۔"

"میں باہر تمہارا ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔" یہ کہہ کر وہ باہر کی طرف چل پڑا منساء کو بھی لاچار اس کے پیچھے آنا پڑا

----

------------------------------------------------------------

----------------------------------------

جب وہ باہر آئی تو صالم گاڑی سے ٹیک لگائے اس کا ہی انتظار کر رہا تھا

منساء کو آتے دیکھ کر صالم نے اس کی سائیڈ کا دروازہ کھولا وہ چلتی ہوئی آئی اور گاڑی میں بیٹھ گئی اس کو بٹھانے کے بعد صالم بھی ڈرائیونگ سیٹ پر آبیٹھا

اس سے کچھ کہے بغیر صالم نے گاڑی سٹارٹ کر دی

---------

"ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔۔" منساء نے اس کے سیریس چہرے کو دیکھ کر پوچھا

اس کی بات پر صالم اس کو ایک نظر دیکھ کر مسکرایا اور پھر نظریں سڑک پر مرکوز


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کرتے ہوئے بولا

"یہ تو سرپرائز ہے نا۔۔۔۔"

"صالم آئی ڈونٹ لو سرپرائزز۔۔۔پلیز ابھی بتائیں مجھے۔۔۔"منساء نے بے صبری سے کہا صالم کی مسکراہٹ دیکھ کر اب اسے بھی کچھ تسلی ہوئی تھی

صالم نے اسے دیکھے بغیر چہرے پر مسکراہٹ سجائے اپنا ایک ہاتھ اس کے ہاتھ کی طرف بڑھا اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو اس کی انگلیوں میں پھسایا

"بس تھوڑا سا ویٹ اور۔۔۔۔"

منساء نے اپنے ہاتھ کو دیکھا اور مسکرا کر سامنے دیکھنے لگی

---

---

فرزانہ بیگم نے ازلان کو صبح ہی بتا دیا تھا کہ وہ کل ایمن کے گھر جائیں گے

---

ازلان اپنے آفس میں بیٹھا کام کر رہا تھا لیکن کام میں تو اس کا دل ہی نہیں لگ رہا تھا ابھی نئے نئے عشق کا خمار اس کے سر پر خمار تھا وہ بس ایمن کو سوچتا رہتا تھا اور خیالوں میں اسے اپنے ساتھ تصور کرتا رہتا تھا

یہ ایک فطری بات تھی۔۔۔۔انسان کو جو پسند آجائے تو وہ کتنا ہی دور ہو چاہے اس سے کوئی تعلق ہی نہ ہو لیکن خیالوں میں خود کو اس کے ساتھ تصور کرتا رہتا ہے

ازلان کا بھی آج کل یہی حال تھا

---

کام میں اس کا بلکل دل نہیں لگ رہا تھا اور ایمن سے تو ویسے ہی اس نے بات کرنی تھی تو اس نے جلدی سے اپنا فون اٹھایا اور ایمن کو کال ملائی

---

فائل کا صفحہ پلٹتے ایمن کا ہاتھ فون بجنے کی آواز پر رکا اس نے ایک ہاتھ فائل پر رکھا اور دوسرے ہاتھ سے فون اٹھایا

ازلان کا نمبر دیکھ کر اس نے مسکراتے ہوئے فون اٹھایا

"لگتا ہے بڑی یاد ستا رہی تھی آپ کو میری۔۔۔"ایمن نے کال پک کر کے ایک ادا سے کہا

"وہ تو ہر وقت ستاتی ہے۔۔۔تم کوئی تھوڑی ظالم ہو۔۔۔"ازلان نے بھی اسی کے انداز میں کہا

"مجھے تو ظالم آپ نے بنا دیا وہ بھی صرف خیالوں میں۔۔۔۔ورنہ رئیل لائف میں آپ کو مجھ سے شریف لڑکی نہیں ملے گی۔۔۔۔"

ایمن نے دوبارہ اپنی ٹون میں واپس آتے ہوئے کہا

"یہ تو میں مانتا ہوں۔۔۔میری ایمن جیسا کوئی نہیں ہے۔۔۔"ازلان اب آہستہ آہستہ اپنے دل کی باتیں اس سے کرنا چاہتا تھا

لیکن وہ تو اس کی ایک بات پر جھینپ سی گئی تھی

"اچھا ایک بات بتانی تھی تمہیں۔۔۔۔"ایمن کو چپ پا کر ازلان نے اپنی بات

جاری رکھی

"جی بولیں۔۔۔"

"کل میرے گھر والے آرہے ہیں تمہارے گھر رشتہ لینے۔۔۔۔تو اپنا ایڈریس بھیج دو مجھے۔۔۔۔"

ازلان کے نارمل انداز میں کہی گئی بات پر وہ اچھل پڑی تھی

"کیا۔۔۔وہ کل آرہے ہیں اور آپ مجھے اب بتا رہے ہیں۔۔۔"ایمن نے پر شکوہ لہجے میں کہا

"ہاں تو اس میں اتنا گھبرانے والی کونسی بات ہے۔۔"ازلان نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا

"اتنی تیاریاں کرنی ہوتی ہیں جناب۔۔۔"

"نہیں تم تیار مت ہونا تم ویسے ہی بہت پیاری ہو۔۔۔"ازلان نے مسکرا کر اپنی طرف سے اس کی گھبراہٹ کم کرنے کی کوشش کی

اس کی بات پر ایمن نے ہونٹ لٹکا کر برا سا منہ بنایا

"اپنی نہیں۔۔۔ہم جیسے لوگوں کو تو گھر کی صفائیاں مار دیتی ہیں۔۔۔"

"ارے یار اس کو چھوڑو میرے پیرینٹس ان باتوں پر زیادہ دھیان نہیں دیتے۔۔۔"

ازلان نے اسے ریلیکس کرنے کیلئے کہا

"اوکے۔۔۔"ایمن نے بوجھل سا جواب دیا

"اچھا ہم بعد میں بات کرتے ہیں۔۔۔میں کچھ کام کر لوں۔۔۔"ازلان نے معزرتانہ لہجے میں کہا

www.novelsclubb.com

"اوکے۔۔۔۔"ایمن کا جواب سننے کے بعد ازلان نے کال بند کر دی اور ایمن کو اب گھر جانے کی جلدی تھی

---

---

وہ دونوں اپنی منزل پر پہنچ چکے تھے

یہ ایک ہوٹل نما لیگون تھا جس کی پچھلی سائیڈ پر ایک سمندر بہتا تھا ایک طرف گھاس نما جگہ پر بہت سی فیمیلیز بیٹھی انجوائے کر رہی تھیں ساتھ ہی کرسیاں اور میز سجے پڑے تھے جس پر بیٹھ کر بہت سے لوگ کھانوں میں مصروف تھے

دوسری طرف دو تین سیڑھیوں کی بلندی پر ایک کمرہ تھا جس کا سبز رنگ کا شیشے کا دروازہ تھا اس کے باہر کھڑے ہو کر کوئی اندر نہیں دیکھ سکتا تھا

منساء قدرے حیرت سے اس جگہ کو دیکھ رہی تھی

"اس طرف آؤ۔۔۔" صالم کے کہنے پر وہ میکانکی انداز میں اس کے پیچھے چلنے لگی

وہ اسے اسی کمرے میں لے گیا

کمرے کے بلکل درمیان میں ایک میز رکھا تھا جس کے آس پاس دو لمبی لمبی کرسیاں رکھی گئی تھی

صالم ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور اشارے سے منساء کو دوسری کرسی پر بیٹھنے کا کہا منساء برا

سامنہ بنائے وہاں بیٹھ گئی

"مجھے لگا آپ مجھے کسی بڑے ریسٹورنٹ یا کسی پراسرار جگہ پر لے کر جا رہے ہیں۔۔۔لیکن آپ تو ڈھابے جیسی جگہ پر ہی لے آئے۔۔۔۔۔۔"

منساء نے منہ کے عجیب زاویے بنا کر صالم کو دیکھتے ہوئے کہا

"یہ جگہ بھی بری نہیں ہے۔۔۔ایکچلی مجھے اور کوئی جگہ نہیں ملی جہاں تم اور میں اکیلے ہوں۔۔۔۔"

صالم کی وجہ پر منساء خاموش ہوئی

"اور میرا سرپرائز۔۔۔"کچھ یاد آنے پر وہ چونک کر بولی

"آآ۔۔۔۔وہ تو میں مذاق کر رہا تھا۔۔۔"صالم نے آنکھوں میں شرارت لاتے کہا

"صالم۔۔۔"منساء برا سا منہ بنا کر بیٹھ گئی

"اچھا اچھا منہ مت بناؤ اور ہاتھ دو مجھے۔۔۔۔"صالم نے اپنا ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھایا منساء نے بھی اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیا

صالم نے ہاتھ پکڑ کر اسے چیئر سے اٹھایا اور دونوں چلتے ہوئے ایک دوسرے کے سامنے آکر کھڑے ہوئے

صالم نے بیگ سے ایک ڈبی نکالی اور منساء کو دیکھتا اس کے سامنے پرانے ہیرو کی طرح ایک گھٹنے کے بل بیٹھ گیا اور ڈبی کھول کر اس کے سامنے کی

اس ڈبی میں نگوں سے بھری ایک انگوٹھی چمک رہی تھی منساء نے حیرت اور خوشی سے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھا وہ پہلے انگوٹھی کو اور پھر صالم کو دیکھنے لگی اور پھر جلدی سے اس سے انگوٹھی لے کر اپنی انگلی میں پہننے لگی

"کیسی لگی۔۔۔"صالم نے سیدھا کھڑا ہوتے ہوئے پوچھا

"بہت بہت خوبصورت ہے۔۔۔۔۔"منساء نے خوش ہوتے ہوئے اپنے ہاتھ میں پہنی انگوٹھی دیکھتے ہوئے جواب دیا

"بس اب مجھ سے اور ویٹ نہیں ہوتا شادی کیلیے۔۔۔۔میں بہت جلد اپنی امی کو بھیجنے والا ہوں۔۔۔"صالم نے بے صبری دکھاتے ہوئے کہا


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

منساءاس کی بات پر مسکرائی جس کا مطلب تھا کہ اس کو کوئی اعتراض نہیں ہے

اسے دیکھ کر صالم بھی مسکرایا

"اچھا چلو۔۔۔ہم یہی گھومنے چلتے ہیں پھر یہیں سے لنچ کرتے چلیں گے

۔۔۔"صالم کے کہنے پر منساء نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کے ساتھ قدم بڑھاتی

باہر چلی گئی

---

---

خالد صاحب اس وقت صالم کے روم میں بیٹھے تھے جب اس کے ٹیبل کے پاس

رکھا ٹیلی فون بجنے لگا

انہوں نے اٹھ کر ٹیلی فون اٹھایا

"صالم بیٹا۔۔۔"شمائلہ کی آواز ابھری

"وہ تو اس وقت آفس میں نہیں ہیں۔۔۔"خالد صاحب نے صاف گوئی سے مختصر

جواب دیا

"نہیں ہے۔۔۔کہاں گیا ہے۔۔۔"شمائلہ نے تجسس سے پوچھا

"یہ تو ہم نہیں جانتے۔۔۔اگر آپ کو کوئی پیغام دینا تو ہمیں دے دیں ہم ان تک پہنچا دیں گے۔۔۔"

خالد صاحب نے مہذب لہجے میں کہا

"نہیں کوئی خاص کام نہیں تھا۔۔۔بہت شکریہ آپکا۔۔۔"

یہ کہہ کر شمائلہ نے کال ڈسکنکٹ کی

خالد صاحب نے ایک دفعہ ٹیلی فون کو دیکھا دل میں خیال آیا کہ شاید کچھ غلط کر دیا یہی سوچتے وہ دوبارہ اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گئے

---

---

لنچ کے بعد منساء اور صالم آفس آ چکے تھے۔۔۔ان کے آج کا دن بہت خوشگوار گزرا

تھا منساء تو خوش تھی ہی لیکن صالم بھی آج بہت خوش تھا اور آج وہ خود پر کنٹرول بھی نہیں کر رہا تھا

وہ اپنے آدس میں بیٹھا کرسی سے سر ٹکائے آج کے بارے میں سوچ کر مسکرا رہا تھا کیا اسے واقع میں پیار ہو گیا تھا؟ اس خیال پر آج اس نے اپنے خیال کو جھٹکا نہیں بلکہ مزید سوچنے لگا اگر اسے پیار ہو بھی گیا ہے تو کیا ہوا؟ پیار کوئی گناہ تو نہیں ہے؟ ویسے بھی منساء کو اس نے ساری عمر اپنی مرضی سے چلانا ہے تو اس کیلئے یہ بڑا مسئلہ نہیں ہونا چاہئے پیار اور بدلہ۔۔۔ یہ دونوں کام ایک ساتھ بھی تو ہو سکتے ہیں۔۔

یہی سوچتے سوچتے اس کے چہرے کی مسکراہٹ گہری ہوئی اس نے کرسی سے سر ہٹایا اور ٹیبل کی دراز سے وہ ڈائری اٹھائی جو آج وہ گھر سے اٹھالایا تھا آج اس ڈائری پر وہ اس بات کا زکر کرنے والا تھا جو پچھلے کسی صفحے پر نہیں تھا

---

---

ایمن نے آفس سے ہی فون کر کے تسلیم بیگم کو ازلان کے گھر والوں کے آنے کا بتایا تھا اب ان کی ذمہ داری سیف صاحب (ایمن کے بابا) سے بات کرنا تھا

---

چھٹی کے بعد ایمن گھر واپس آچکی تھی اور اپنے کمرے میں کپڑے بکھیرے کھڑی تھی کل کیلئے اسے کوئی سوٹ پسند ہی نہیں آرہا تھا

اتنے میں تسلیم بیگم کمرے میں آئیں اس کے کپڑے بکھرے دیکھ کر وہ حیران نہیں۔ ہوئیں کیونکہ وہ جانتی تھیں ایمن نے یہی حال کرنا ہے

"آپ نے بابا سے بات کرلی۔۔۔" ایمن نے ایک دو کپڑوں کے جوڑے اٹھا کر اپنے سامنے رکھتے ہوئے کہا

"ہاں کرلی۔۔۔ اور ہٹو میں کوئی جوڑا نکال کر دوں تمہیں نہیں تو تمہیں تو کوئی پسند نہیں آتا۔۔۔۔"

انہوں نے اسے سائیڈ پر کیا

"امی۔۔۔آپ شائلہ پھپو سے بھی بات کر لیں۔۔۔۔۔"

"کیا بات کروں۔۔۔"تسلیم نے جوڑے الٹ پلٹ کرتے ہوئے کہا

"یہی کہ وہ صالم سے میری کل کی چھٹی کی بات کریں۔۔"ایمن کو خود تو یہ گوارا نہیں تھا کہ وہ صالم سے بات کے تو وہ یہ کام اپنی پھپو سے کروانا چاہتی تھی

"ہمم۔۔۔۔شائلہ کو بتانا بھی تھا تمہارے رشتے کا۔۔۔چلو میں ابھی فون کر کے بات کرتی ہوں۔۔۔"

یہ کہ کر انہوں نے مرجنڈا رنگ کا ایک سوٹ اٹھا کر ایمن کے سامنے کیا

"یہ پہن لو۔۔۔بہت پیارا لگے گا تم پر۔۔۔"تسلیم بیگم نے پیار سے اپنی بیٹی کو دیکھتے ہوئے کہا

"میں بھی یہی سوچ رہی تھی۔۔۔"ایمن نے ان کے ہاتھ سے سوٹ لیتے ہوئے روایتی جملہ کہا

"اچھا یہ سارے کپڑے بھی سمیٹ لینا میں زرا تمہاری پھپو سے بات

کرلوں۔۔۔۔"

یہ کہ کر وہ کمرے سے باہر چلی گئیں اور ایمن وہ جوڑا اپنے ساتھ لگائے چیک کرنے لگی

تسلیم بیگم نے باہر آکر شائلہ کے نمبر پر کال ملادی

---

---

گھر کے سبھی لوگ کھانے کے بعد رات کی چائے پر اکٹھے ہوئے بیٹھے تھے

فرزانہ نے فخر صاحب کی طرف دیکھا اور آنکھوں کے اشارے سے انہیں بی جان سے بات کرنے کا کہا

انہوں نے اثبات میں سر ہلایا اور بی جان کی طرف متوجہ ہوئے منساء اور ازلان بھی وہیں موجود تھے

"بی جان ایک بات کرنی تھی آپ سے۔۔۔"

"ہاں بولو بیٹا۔۔۔میں سن رہی ہوں۔۔۔"بی جان نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا

بی جان کے علاوہ منساء اور ازلان نے بھی کان کھڑے کر لیے تھے

"بی جان۔۔۔فرزانہ کو ازلان کیلئے ایک لڑکی پسند آئی ہے ہم کل اس کا رشتہ لے کر جانا چاہتے ہیں۔۔آپ ساتھ چلیں گی تو ہمیں اچھا لگے گا۔۔۔"

فخر صاحب نے تابعداری سے کہتے ہوئے بات مکمل کی ان کی بات پر حیران صرف منساء ہوئی تھی کیونکہ باقی کو تو پہلے سے معلوم تھا

"کون ہے وہ لڑکی۔۔۔اپنے خاندان کی ہی ہے نا۔۔۔"بی جان نے چشمے کے نیچے سے انہیں جھانکتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

ان کی بات پر فخر صاحب خاموش ہوئے

"بی جان۔۔۔خاندان کی تو نہیں ہے لیکن لڑکی بہت اچھی ہے اور ہمارے ازلان کو بھی پسند ہے۔۔۔"فخر صاحب کو چپ۔دیکھ کر فرزانہ گویا ہوئیں تھیں

"کیا کہا خاندان کی نہیں ہے۔۔۔پھر تم لوگوں نے رشتے کا سوچ بھی کیسے لیا۔۔۔"

بی جان نے غصے میں آتے ہوئے کہا

"بی جان۔۔۔" فخر صاحب کچھ کہنے ہی والے تھے کہ بی جان نے بات کاٹی

"بس کرو میاں۔۔۔ خاندان کے اصولوں کو بھول چکے ہو کیا۔۔۔ ہم نے اور ہم سے پہلے والوں نے ان اصولوں کو بنائے رکھا اور تم اب اسے توڑنے کی بات کرتے ہو۔۔"

بی جان تو جیسے بھڑک اٹھی تھیں

"ایسی کوئی بات نہیں ہے بی جان۔۔۔ ہم منساء کی شادی خاندان میں ہی کریں گے۔۔۔" فرزانہ نے انہیں سنبھالتے ہوئے کہا ان کی بات پر منساء نے غش کھا کر انہیں دیکھا اور وہ فوراً دماغ میں لائحہ عمل تیار کرنے لگی کہ کیسے گھر والوں کو صالم کے بارے میں بتانا ہے اسے اس بات کی گھنٹہ فکر نہیں تھی کہ اس کی ماں کیا کہ چکی ہے

"تم تو بس ہی کرو سارا تم نے بھڑکایا ہے میرے بچوں کو۔۔۔" بی جان تو انہیں

کاٹ کھانے کو دوڑیں

"ایسا کچھ نہیں ہے بی جان۔۔۔لڑکی میں نے خود پسند کی تھی۔۔۔"ازلان سے ماں کی تذلیل برداشت نہ ہوئی تو وہ ان کے حق میں بولا

"لو سب ہی میرے خلاف ہیں۔۔۔یہاں پیار کی پینگیں بڑھائیں جا رہی ہیں اور ہمیں خبر تک نہیں۔۔۔"یہ کہ کر وہ غصے سے اپنی جگہ سے کھڑی ہوئیں

"فخر میاں ہم بتائے دے رہے ہیں اگر ازلان کی شادی خاندان سے باہر ہوئی تو ہم اس میں شریک نہیں ہونگے۔۔۔۔"یہ کہ کر وہ ایک غصیلی نظر سب پر ڈال کر اپنے کمرے میں چلی گئیں

www.novelsclubb.com

فخر صاحب نے پریشانی سے انہیں جاتے دیکھا

"آپ پریشان مت ہوں۔۔۔بی جان مان جائیں گی۔۔۔"فرزانہ نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا

"امی میں بھی چلوں گی آپ کے ساتھ۔۔۔"منساء نے ماحول تبدیل کرنے کی

غرض سے جوش سے کہا

"تم کیوں جاؤں گی وہاں تمہار کیا کام ہے وہاں۔۔۔"فرزانہ نے اسے جھڑکا جس پر ازلان نے اپنی ہنسی دبائی اور منساء نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا

"امی تو میں پھر آفس چلی جاؤں گی۔۔۔"ایک دم سے صالم کا خیال آتے وہ بولی

"اس کی بھی ضرورت نہیں ہے تم گھر پر ہی رہنا گھر پر بھی تو کسی کو ہونا چاہیے نا۔۔۔"

فرزانہ کے دوبارہ اس طرح کہنے پر ازلان اپنی ہنسی نہ روک سکا

منساء روتلی صورت بنا کر اڈے دیکھتے ہوئے اٹھی اور پیر پٹختی اپنے کمرے میں چلی گئی

---

---

صالم کب سے فون ہاتھ میں لیے یہی سوچ رہا تھا کہ اسے کال کرے یا نہ کرے

ابھی فون اس کے ہاتھ میں ہی تھا کہ اس پر منساء کی کال آنے لگی اس نے دو بیل کے بعد کال پک کی اور فون کان سے لگایا

"میں ابھی تمہیں ہی کال کرنے والا تھا۔۔۔"صالم نے پہلا جملہ ہی یہی کہا

"دیکھا دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔۔۔"منساء نے پیار سے کہا

"ہاں یہ تو ہے۔۔۔"

"اچھا مجھے ایک بات کرنی تھی آپ سے۔۔۔"منساء نے مدعے کی بات پر آتے ہوئے کہا

"ہاں بولو۔۔۔"صالم دلچسپی لیتے ہوئے بولا

"وہ کل میں آفس نہیں آسکوں گی۔۔"

منساء نے اپنی طرف سے سیڈ موڈ بنا کر کہا

"کیوں۔۔۔"اس کی بات پر وہ اچھلا تھا

"وہ کل میرے گھر والے جا رہے ہیں ازلان کیلئے لڑکی دیکھنے تو امی نے کہا کہ میں

گھر پر ہی رہ جاؤں۔۔گھر پر بھی تو کسی کو ہونا چاہیے نا۔۔۔"اس نے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے بے تکی سی بات کی

لیکن وہ صالم کی سمجھ میں آچکی تھی

منساء کے بغیر اس کا دل تو نہیں گزرنا تھا لیکن وہ اپنے دل پر پتھر رکھ کر بولا

"اوکے ٹھیک ہے۔۔۔لیکن صرف ایک دن کیا چھٹی۔۔۔"

"اوکے اوکے۔۔۔۔"منساء نے جلدی جلدی کہا

اسی وقت صالم کے کمرے کا دروازہ بجنے لگا یقیناً شائلہ ہی تھی

"مجھے لگتا ہے تمہاری ساس آئی ہیں۔۔۔ہم بعد میں بات کرتے ہیں۔۔۔"

"اوکے۔۔۔"

اس کے بعد صالم نے کال بند کی اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا

"آجائیں امی دروازہ کھلا ہے۔۔۔"اس کے آواز پر شائلہ اندر آئی اور چلتی ہوئی اس کے ساتھ آکر بیٹھ گئی

"کہاں مصروف ہو آجکل۔۔۔آفس میں بھی نہیں ٹھہرتے۔۔۔"شائلہ نے اس کے مصروف رہنے کی وجہ پوچھی

"مطلب۔۔۔"وہ ان کے آخری جملہ نہیں سمجھ پایا تھا

"تمہارے آفس میں کال کی تھی میں نے صبح۔۔۔انہوں نے بتایا کہ تم آفس میں ہی نہیں ہو۔۔۔"

شائلہ نے صبح ہونے والی ساری بات بتائی

"کس نے بتایا آپ کو۔۔"پتا تو اسے چل چکا تھا لیکن اس نے اپنی تسلی کیلیئے پوچھا

"اب یہ تو مجھے نہیں پتا۔۔۔اچھا وہ بات تو کرنا ہی بھول گئی جو کرنے آئی تھی ۔۔۔"شائلہ نے اپنے ماتھے پر چپت مار کر کہا

"تسلیم کی کال آئی تھی۔۔۔کل کیلیے ایمن کی چھٹی چاہیے آفس سے۔۔۔"

"کیوں۔۔۔"وہ کچھ مشکوک نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا

"کل اسے کچھ لڑکے والے دیکھنے کیلیئے آرہے ہیں نا۔۔"شائلہ نے چہرے پر

مسکراہٹ سجا کر ایمن کیلیے خوش ہوتے ہوئے کہا

رشتے کی بات پر وہ ایک دم ٹھٹکا

"کون ہیں۔۔۔میرا مطلب ہے کیا نام ہے لڑکے کا۔۔۔"اس نے تشویش سے

پوچھا

"ان کے ہی کچھ جاننے والے ہیں۔۔۔ازلان نام ہے لڑکے کا۔۔۔"

نام سن کر وہ ایک لمحے کیلیئے تو ساکت ہو گیا اس بات میں اب کوئی شک نہیں تھا کہ

وہ منساء بھائی ہی ہے

"کیا ہوا بیٹا۔۔۔نیند آئی ہے کیا۔۔۔"شمائلہ نے اسے ایسے دیکھ کر کہا

"جی جی امی۔۔۔"وہ بمشکل یہ الفاظ ادا کر سکا

"اچھا تم سو جاؤ۔۔۔اور میں چھٹی کا کہ دوں نا ان کو۔۔"شمائلہ نے اپنی جگہ سے

اٹھتے ہوئے کہا

"جی کہ دیں۔۔۔"اس کا جواب سن کر شمائلہ کمرے سے باہر چلی گئیں

ان کے جانے کے بعد صالم نے ایک زوردار مکا بیڈ پر مارا ازلان اس کیلیے ایک بڑی مصیبت بن سکتا تھا اب اگر اس نے منساء سے شادی کرنی تھی تو اپنی ممانی اور ایمن سے بھی چھپانا چاہتا تھا کیونکہ اگر ان کو پتہ چل جاتا تو شائلہ کو بھی پتا چل سکتا تھا اور وہ تو اچانک سے انہیں یہ بات بتانا چاہ رہا تھا

وہ تیزی سے سوچنے لگا کسی نہ کسی طریقے اپنا مقصد تو اسے پورا کرنا ہی تھا

---

---

اگلی صبح ازلان فخر صاحب اور فرزانہ ایمن کے گھر جانے کیلیے تیار ہو رہے تھے فخر صاحب کے کہنے پر ازلان آفس جا چکا تھا اور منساء گھر پر ہی تھی

تیار ہونے کے بعد فخر صاحب اور فرزانہ بیگم کا رخ اب بی جان کے کمرے کی طرف تھا جو بھی تھا اس رشتے کیلئے بی جان کی رضامندی بھی ضروری تھی

جب فخر صاحب اور فرزانہ ان کے کمرے میں پہنچے تو بی جان اپنی تسبیح اٹھائے

آنکھیں بند کیے بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھی تھیں

ان دونوں نے ایک دوسرے کے دیکھا اور چلتے ہوئے ان کی طرف آئے اور ان کے سامنے رکھی کرسیوں پر بیٹھ گئے

کسی کے آنے کے احساس سے بی جان نے آنکھیں کھولیں ان دونوں کو دیکھ کر وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئیں

"ہم آپ کو لینے آئے ہیں بی جان۔۔۔"فرزانہ نے بات شروع کی

"کس لیے۔۔۔جب میں پہلے ہی بتا چکی ہوں اس رشتے میں میری رضامندی شامل نہیں ہو سکتی۔۔۔"بی جان ابھی بھی بضد تھیں صاف الفاظ میں ان کو انکار کرتی بولیں

"بی جان اس رشتے میں ہرج ہی کیا ہے۔۔۔۔اگر ہم ازلان کی بات نہ مانتے تو خدانخواستہ وہ کوئی غلط قدم اٹھا سکتا تھا اس سے بہتر نہیں تھا کہ ہم خاندان کے اصولوں کو پس پشت ڈال کر اپنے بچوں کے بارے میں سوچتے۔۔۔"

فخر صاحب نے انہیں سمجھانے کی پوری کوشش کی

"ان خاندان کے اصولوں کیلیے میں نے اپنے بیٹے کو خود سے دور کر دیا اور تم لوگ اب اسے ہی ماننے سے انکار کر رہے ہو۔۔۔"

بی جان تو کسی طور پر ماننے کو تیار نہیں ہو رہی تھیں

"یہی تو بات ہے بی جان۔۔۔اس خاندان کے اصولوں نے آپ سے آپکا بیٹا چھین لیا۔۔۔اور بدلے میں کیا ملا آپ کو کچھ بھی تو نہیں۔۔۔تو کیا فائدہ ایسے اصولوں کو پورا کرنے کا جو صرف آپ کو اپنے اپنوں سے دور کر دے۔۔۔۔"

فرزانہ کی بات پر بی جان سوچ میں پڑ گئیں شاید انہیں بات سمجھ آ چکی تھی

ایک آنسو ان کی آنکھ سے نکلا وہ اس بات کا ثبوت تھا کہ وہ اپنے بیٹے کو اب بھی بہت یاد کرتی ہیں

بی جان فرزانہ کو دیکھ کر مسکرائیں اور اثبات میں سر ہلایا فرزانہ اور فخر صاحب نے خوش ہو کر ایک دوسرے کو دیکھا

"لیکن ابھی تم لوگ جاؤ میں پھر کبھی آجاؤ گی۔۔۔۔"

یہ کہ کر بی جان نے دوبارہ آنکھیں موند کر بیڈ سے ٹیک لگا کی

ان کی حالت کو سمجھتے ہوئے فخر صاحب اور فرزانہ بھی وہاں سے اٹھے اور کمرے سے باہر چلے گئے

۔۔۔۔۔۔۔۔

فرزانہ بیگم کمرے سے اپنا بیگ اٹھا کر لائیں وہ دونوں جانے کیلیے ابھی بلکل تیار تھیں

"جا رہے ہیں آپ لوگ۔۔۔"اپنے کمرے سے آتی منساء نے ان دونوں کو تیار دیکھ کر پوچھا

www.novelsclubb.com

"ہاں بیٹا۔۔۔"فرزانہ نے اپنا دوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے کہا

"پھر کب تک کی تاریخ رکھنے کا ارادہ ہے۔۔۔۔۔"منساء نے اپنی معلومات کیلیئے پوچھنا چاہا

"ازلان نے تو مجھے سختی سے کہا ہے کہ ایک ہفتے سے زیادہ کا ٹائم نہیں لگنا

چاہیے۔۔۔"فرزانہ نے مسکراتے ہوئے کہا

"ہاں تو اچھی بات ہے نا میں جلدی سے اپنے بھائی کی شادی انجوائے کروں گی۔۔۔"

منساء نے خوش ہوتے ہوئے کہا

"بیگم اب کیا باتوں میں ہی لگی رہیں گی یا آنے کا بھی ارادہ ہے۔۔۔۔"فخر صاحب نے انہیں باتوں میں مگن دیکھ کر کہا

"جی جی آرہی ہوں۔۔۔"

یہ کہ کر فرزانہ فخر صاحب کے ساتھ باہر کی طرف بڑھ گئیں

---

---

ازلان اپنے آفس میں بیٹھا سخت شش و پنج کی کیفیت میں مبتلا تھا خالد صاحب کو اس نے اپنے آفس میں بلایا تھا



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کچھ دیر کے بعد خالد صاحب اجازت طلب کر کے اندر آئے اور صالم کے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے

"خالد صاحب میرے گھر سے جو کال آئی تھی وہ آپ نے اٹھائی تھی۔۔۔" صالم نے اپنی نظریں ان پر گاڑتے ہوئے کہا

"جی۔۔۔" انہوں نے سر جھکائے مختصر سا جواب دیا

"تو ان کو یہ بتانے کی کیا ضرورت تھی کہ میں آفس سے باہر ہوں۔۔۔۔"

صالم کے اس سوال پر خالد صاحب کا کوئی جواب نہیں آیا

"آئندہ سے میرے گھر سے کوئی بھی کال آئے تو انہیں میرے بارے میں کچھ بھی بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

صالم نے سختی سے کب بھینچ کر کہا غصہ تو اسے کسی اور کی بات کا تھا

"او کے سر۔۔۔" تابعداری سے کہتے وہ سر مزید جھکا گئے

"ایک اور کام کہا تھا آپ سے وہ ہوا کے نہیں۔۔۔" کچھ سوچ کر اس نے خالد

صاحب سے پوچھا

"جی سر انتظام ہو چکا ہے۔۔۔" خالد صاحب نے اس کی بات کا مفہوم سمجھتے ہوئے کہا

"ہمم۔۔۔ تیار رکھیں کبھی ضرورت پڑ سکتی ہے۔۔۔" صالم نے انہیں دیکھے بغیر کہا

"جی سر۔۔۔"

"ٹھیک ہے آپ جائیں اپنا کام کریں۔۔۔۔"

ان کے کہنے پر خالد صاحب کمرے سے باہر چلے گئے

---

ان کے جانے کے بعد صالم نے اپنا فون اٹھایا اور منساء کو کال ملائی

فخر صاحب اور فرزانہ کے جانے کے بعد منساء اپنے کمرے میں بیٹھی تھی جب صالم کی کال آئی

اس نے پہلے تو تعجب سے فون کو دیکھا اور پھر کال پک کی

"کیا کر رہی تھی۔۔۔" صالم کا پہلا سوال ہی یہی تھا

"آپ کو یاد۔۔۔" منساء نے بھی ایک ادا سے کہا

"اچھا جی وہ کیوں۔۔۔"

"یہ تو مجھے نہیں پتا۔۔۔" یہ کہہ کر منساء ہلکا سا ہنسی

"اچھا یہ بتاؤ تمہارے گھر والے چلے گئے۔۔۔" صالم اب مطلب کی بات پر آیا تھا

اس نے وہ بات پوچھی جس کیلئے اس نے کال کی تھی

"ہانجی وہ تو چلے گئے کب سے۔۔۔" منساء نے نارمل انداز میں جواب دیا

"اچھا کب تک شادی کا ارادہ ہے۔۔۔۔" صالم اس سے ہر بات پوچھنا چاہتا تھا

"ایک ہفتے کے اندر ہی کہہ رہے تھے۔۔۔۔ ہو جائیگی ایک ہفتے میں۔۔۔ لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔۔۔" آخری جملہ منساء نے تعجب سے کہا

"کچھ نہیں بس ایسے ہی۔۔۔ ایک بات کہوں منساء۔۔۔۔"

اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے وہ بولا

"جی بولیں۔۔۔"

"مجھ سے اب اور صبر نہیں ہوتا۔۔۔میں جلد سے جلد اپنی امی کو بھیجنا چاہتا ہوں

۔۔۔۔"

"بھیج دیجیئے گا اتنی بے صبری کیوں ہے۔۔۔"منساء نے شرارت سے کہا

"جلدی ہے نا اب میں مزید تم سے دور نہیں رہ سکتا۔۔۔۔"صالم کی بات پر منساء

جھینپ سی گئ

"ایک اور بات منساء۔۔"

"وہ کیا۔۔۔"حیران ہوتے ہوئے اس نے پوچھا

"

"تم اپنے گھر والوں سے بات کرو۔۔۔میں چاہتا ہوں ہماری شادی ازلان سے پہلے

ہو جاؤ۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"کیا۔۔۔لیکن کیوں۔۔۔اچانک سے کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔"

منساء اس کی بات پر حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکی

"بس میں نے کہا نا کہ مجھ سے صبر نہیں ہوتا۔۔"

"لیکن صالم۔۔۔"

"منساء اگر تمہیں مجھ سے پیار ہے تو تمہیں یہ بات کرنی پڑے گی۔۔۔"صالم نے اسے قائل کرنے کی پوری کوشش کی

"اوکے۔۔میں کوشش کروں گی۔۔۔"

"تھینکیو میری جان۔۔۔"اس کی بات پر منساء صرف مسکرا کر رہ گئی

---

---

فرزانہ اور فخر صاحب ایمن کے گھر میں موجود تھے

تسلیم بیگم اور سیف صاحب ان کے ساتھ بیٹھے تھے

کچھ دیر تو ان کے درمیان رسمی باتیں ہوئیں

ایمن ایک ایک کر کے لوازمات کچن سے لا کر ان کے سامنے رکھ رہی تھی

"کرتا کیا ہے آپکا بیٹا۔۔۔"تسلیم بیگم نے خوش دلی سے پوچھا

"اپنا ہی بزنس ہے ہمارا۔۔۔اسی میں اپنے بابا کی مدد کرتا ہے۔۔۔ماشاءاللہ سے

بہت محنتی بچہ ہے ہمارا۔۔۔"

فرزانہ نے ازلان کی تعریف کرتے ہوئے کہا

"ماشاءاللہ یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔۔"تسلیم بیگم نے مسکرا کر کہا

اتنے میں سارے لوازمات رکھنے کے بعد ایمن ان کیلئے چائے لے کر آئی

"ادھر آؤ بیٹا میرے پاس بیٹھو۔۔۔"ایمن جب سب کو چائے دے چکی تو فرزانہ

نے اسے اپنے پاس بیٹھنے کا کہا

وہ تسلیم بیگم کو دیکھتے ہوئے فرزانہ کے ساتھ جا کر بیٹھ گئیں

"ماشاءاللہ۔۔۔ چشم بد دور۔۔۔بہت خوبصورت بیٹی ہے آپ کی۔۔۔"فرزانہ نے



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کی بلائیں۔لیتے ہوئے کہا

وہ سر جھکائے ہلکا سا مسکرائی اس کی مسکراہٹ میں شرماہٹ بھی شامل تھی

"بس آج سے تو یہ ہماری ہی بیٹی ہے نا۔۔۔"فخر صاحب نے بھی اپنا حصہ ڈالنا چاہا

"ہاں بلکل۔۔۔ایمن آج سے آپکی بیٹی۔۔۔"سیف صاحب نے مسکرا کر ان کو جواب دیا

"دیکھیں ہم تو زیادہ دیر نہیں کرنا چاہتے ہم چاہتے ہیں کہ ایک ہفتے میں ہی شادی ہو جائے۔۔۔اور ایمن میری بیٹی بن کر میرے گھر میں آجائے۔۔۔"

فرزانہ نے ایمن کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

"ایک ہفتہ۔۔۔یہ تو بہت کم دن نہیں ہے۔۔۔"تسلیم بیگم نے ایک نظر سیف صاحب جو دیکھتے ہوئے پریشانی سے کہا

"دراصل اگر زیادہ عرصہ رک جاتے ہیں تو کوئی بھی رشتہ تڑوانے آجاتا ہے ۔۔۔۔باقی آپ کی مرضی ہے آپ سوچ کے ہمیں بتا دیجیے گا۔۔۔"

"جی بہتر۔۔۔"تسلیم بیگم نے ہنوز مسکراتے ہوئے کہا

اس کے بعد کچھ باتیں ان کے درمیان ہوئیں اور پھر فخر صاحب اور فرزانہ بیگم نے جانے کی اجازت چاہی

---

فخر صاحب اور فرزانہ گھر آ چکے تھے ایمن کی فیملی انہیں بہت پسند آئی تھی ازلان کے علاوہ باقی سب گھر والے بیٹھے اسی کا ذکر کر رہے تھے

"بھئی ازلان کا مسئلہ تو حل ہو گیا۔۔۔اب میں چاہتی ہوں جلدی سے منساء کا بھی کوئی رشتہ مل جائے تاکہ دونوں بچوں کے فرض سے ایک ساتھ سبکدوش ہو جاؤں۔۔۔"

فرزانہ نے اپنی خواہش ظاہر کی جس پر منساء چونکی

"ہماری بچی کیلیے کوئی رشتوں کی کمی ہے۔۔۔ایک سے ایک بڑکر رشتہ ملے گا ہماری منساء کیلئے۔۔۔"

بی جان نے اپنی پوتی کی تعریف کرتے ہوئے کہا

"ایک ہفتے کا ٹائم دے کر آئیں ہیں ہم انہیں۔۔۔میں تو خود پریشان ہوں ایک ہفتے میں اتنی تیاریاں کیسے ہوں گی۔۔۔"

"تم پریشان نہ ہو ہو جائیں گی تیاریاں۔۔"وہ سب آپس میں بات جر رہے تھے اور منساء اس انتظار میں تھی کہ کب فخر صاحب اور بی جان یہاں سے جائیں اور اسے فرزانہ سے بات کرنے کا موقع ملے

"اچھا میں تو اب آفس جا رہا ہوں۔۔۔ازلان اکیلا نہیں سنبھال سکے گا۔۔۔"فخر صاحب نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔اللہ حافظ۔۔"

بی جان نے مسکرا کر انہیں دیکھتے ہوئے کہا

"اللہ حافظ۔۔۔"وہ بھی سب سے کہتے اب باہر کی طرف قدم بڑھا چکے تھے ان کے جانے کے بعد بی جان بھی اپنے کمرے میں آرام کرنے چلے گئیں

فرزانہ ابھی اٹھنے ہی والی تھیں کہ منساء نے انہیں روکا

"امی۔۔۔"منساء ان کے سامنے گھٹنے کے بل آ کر بیٹھ گئی

"کیا ہوا بیٹا۔۔۔پریشان لگ رہی ہو۔۔۔"انہوں نے شفقت سے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

"وہ امی مجھے کچھ بات کرنی تھی آپ سے۔۔۔"

"ہاں بولو بیٹا۔۔۔"یہ کہ کر وہ منتظر نظروں سے اسے دیکھنے لگیں

"امی۔۔وہ۔۔وہ۔۔۔میرے باس میرا رشتہ لے کر آنا چاہتے ہیں۔۔۔"اس نے اٹک اٹک کر بات مکمل کی

www.novelsclubb.com

اس کی بات سن کر فرزانہ کو حیرانی کا جھٹکا لگا

"کیا۔۔۔یہ کیا کہ رہی ہو تم۔۔۔"وہ ترجب بھرے انداز میں بولیں

"امی۔۔وہ نا۔۔۔"اس کے بعد منساء نے شروع سے آخر تک ساری کہانی بتادی

فرزانہ بہت غور سے اسے سن رہی تھی

اپنی پوری بات مکمل کر کے وہ ایک گہری سانس لے کر ان کے چہرے کے تاثرات دیکھنے لگی

فرزانہ بیگم کسی سوچ میں گم تھیں

"ٹھیک ہے۔۔۔اس کو کہو رشتہ لے کر آئے۔۔۔" کچھ دیر سوچنے کے بعد وہ بولیں

"تھینکیو سو مچ امی۔۔" منساء کی تو خوشی کی انتہا نہیں تھی

"امی ایک اور بات بھی تھی۔۔" وہ ایک دم سے سنجیدہ ہوتے ہوئے بولی

"ہاں بولو۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"امی۔۔۔وہ چاہتے ہیں کہ ہماری شادی ازلان بھائی کی شادی سے پہلے ہو جائے۔۔۔" اس نے قدرے ڈر ڈر کر جملہ مکمل کیا کہ کہیں وہ برا ہی نہ مان جائیں

"کیوں۔۔۔" فرزانہ نے تعجب سے پوچھا

"پتا نہیں امی۔۔۔لیکن پلیز اس بات پر مان جائیں نا۔۔۔"

منساء معزرتانہ لہجے میں ان کے سامنے بیٹھی بولی

"پہلے تم اس کو کہو رشتہ لے کر آئے۔۔اس کا بعد ہی کچھ سوچا جائے گا۔۔۔"

سنجیدہ لہجے میں کہتی وہ اٹھیں اور اپنے کمرے کی طرف چلی گئیں منساء بھی صالم سے بات کرنے کیلیئے اپنے کمرے کی طرف چل دی۔۔

---

---

"میں کہ رہی ہوں نا ہم شادی تک بات نہیں کریں گے تو آپ مان کیوں نہیں رہے۔۔۔۔"

ایمن نے ناراضگی بھرے لہجے میں کہا وہ کب سے ازلان کو اس بات کیلیئے قائل کر رہی تھی کہ شادی تک اب وہ لوگ بات نہیں کریں گے لیکن ازلان تو ماننے کیلیے تیار ہی نہیں ہو رہا تھا


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں نہیں مانتا کیونکہ میں تم سے بات کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔۔۔"ازلان نے صاف لفظوں میں کہا اس کی بات پر فون کے پار بیٹھی ایمن کے چہرے پر میٹھی سی مسکراہٹ آئی

"اب آپ یہ باتیں کر کے بہلائیں نہیں مجھے۔۔۔۔"

"تم کیوں چاہتی ہو کہ ہم بات نہ کریں۔۔۔"

ازلان کے پوچھنے پر ایک لمحے کیلیئے تو وہ لاجواب ہوئی

"بھئی ایک ہفتے میں شادی ہونے والی ہے ہماری تو تب تک ہمیں بات نہیں کرنی چاہیے نا۔۔۔شادی کے بعد کر لیں گے نا بہت سی باتیں۔۔۔"ایمن نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

"شادی کے بعد بات کرنے کا ٹائم ملے گا تب نا۔۔۔"ازلان نے فل رومنٹک انداز میں کہا ایمن بلکل جھینپ سی گئی

"آپ بہت بے شرم ہیں۔۔۔اب ہم شادی تک بات نہیں کریں گے۔۔۔"ایمن


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مصنوعی غصے سے بولی

"چلو دیکھتے ہیں۔۔۔"

ازلان نے جتاتے انداز میں کہا

"دیکھ لیجیے گا۔۔۔" یہ کہ کر ایمن نے کال بند کر دی

ازلان کتنی ہی دیر مسکرا کر فون کو دیکھتا رہا

---

"اب بول بھی دو منساء۔۔۔ کیا بات ہے۔۔" صالم کوئی تیسری دفعہ اس سے یہ پوچھ رہا تھا اور وہ کب سے کہی جا رہی تھی کہ اس نے کوئی بات کرنی ہے

"وہ۔۔۔ بات یہ ہے کہ۔۔۔ امی رشتے کیلئے مان گئی ہیں۔۔۔" منساء نے خوش ہوتے ہوئے جوش سے کہا

"سچی۔۔" صالم نے خوش ہوتے ہوئے کہا

"ہاں۔۔۔ انہوں نے کہا ہے کہ آپ رشتہ لے کر آئیں بس۔۔"

"اور جلدی والی بات کی تم نے۔۔۔"صالم تو بس اپنے مطلب کی بات سننا چاہتا تھا

"ہاں وہ بھی کی تھی۔۔۔"منساء نے بجھے بجھے لہجے میں کہا

"تو کیا کہا انہوں نے۔۔۔"صالم نے بے صبری سے پوچھا

"انہوں نے کہا کہ پہلے آپ رشتہ لے کر آئیں اس کے بعد ہی کچھ سوچیں گے

۔۔۔"منساء نے افسردگی سے کہا

اس کی بات پر صالم نے اپنی مٹھیاں بھینچیں

"ٹھیک ہے میں کل ہی اپنی امی کو لے آؤں گا۔۔۔"

صالم نے صاف لفظوں میں کہا

www.novelsclubb.com

"اچھا ہم بعد میں بات کریں گے میرے سر میں درد ہے۔۔۔۔۔"

"صالم۔۔۔۔"منساء نے اسے پکارا لیکن وہ پہلے ہی کال کاٹ چکا تھا

منساء نے افسردگی سے فون کو دیکھا جانتی تھی وہ اس کی بات کا برا منا چکا ہے لیکن وہ

یہ بھی جانتی تھی کہ وہ کچھ ہی دیر میں صحیح ہو جائے گا۔۔۔۔"

---

ازلان کی شادی کی تیاریاں تو اسی دن سے شروع ہو گئی تھی

شام کا وقت تھا صالم بھی اب گھر آ چکا تھا

وہ فون ہاتھ میں لیے بیٹھا تھا اسے لگا تھا کہ کچھ دیر کے بعد ایمن اسے خود ہی کال کرے گی لیکن اس کا اندازہ غلط ثابت ہوا تھا

کہا تو اس نے ایمن کو تھا لیکن اب اس سے خود ہی صبر نہیں ہو رہا تھا اچانک سے اس کا موبائل بجنے لگا ایمن کا نام دیکھ کر ایک معنی خیز مسکراہٹ اس کے چہرے پر آئی

"کہا تھا نا تم خود کال کرو گی۔۔۔"ازلان نے کال پک کرتے ہی کہا

"ہاں تو۔۔۔اس میں کونسی بڑی بات ہو گئی۔۔۔"

ایمن نے اپنی شرمندگی چھپاتے ہوئے کہا

"اچھا جی۔۔۔۔ صبح تو بڑا کہا جا رہا تھا کہ اب شادی سے پہلے بات نہیں ہو گی شادی کے بعد ہی بہت ساری باتیں کریں گے۔۔۔تو اب کیا ہو گیا۔۔۔"

ازلان نے اس پر طنز کے تیر چلاتے ہوئے کہا

"میں نے صرف یہ کہنے کیلئے کال کی تھی کہ اب شادی والے دن گولڈن کلر کی شیروانی پہنیے گا۔۔۔"

ایمن نے بات بدلتے ہوئے کہا

"اچھا جی وہ تو پہن لوں گا۔۔۔ لیکن شیروانی تو ایک بہانہ ہے تمہارا تو مجھ سے بات کرنے کا دل کر رہا تھا نا۔۔۔"ازلان نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا

"آپ کبھی نہیں سدھریں گے۔۔۔"ایمن نے ہار مانتے ہوئے کہا

"تم ہی سدھارنا اب آکر مجھے۔۔۔"وہ شرارت سے ہستے ہوئے بولا

"اچھی طرح سدھاروں گی آپ کو۔۔۔"ایمن نے اپنی طرف سے ہاتھ کا تھپڑ بنا کر بات کی

"ایمن۔۔۔"ابھی وہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ تسلیم بیگم اسے بلانے لگیں

"اچھا امی بلا رہی ہیں۔۔۔بعد میں بات کرتی ہوں۔۔۔اوو میرا مطلب ہے اب

شادی کے بعد ہی بات ہو گی۔۔۔"

"دیکھتے ہیں۔۔۔"اس کی بات پر ازلان ہنسا اس کا جواب سن کر ایمن نے کال کٹ کی اور ازلان اٹھ کر فرزانہ کے کمرے کی طرف چل پڑا

۔۔۔۔۔۔۔۔

منساء اور فرزانہ دونوں فرزانہ بیگم کے کمرے میں کھڑی ان کے بکسا نما تجوری سے خاندانی زیور نکال رہیں تھیں

"امی میں نے سر سے بات کی تھی۔۔۔انہوں نے کہا ہے وہ کل ہی اپنی امی کو کے کر آئیں گے۔۔"کام کرتے کرتے منساء نے بات کی

"اچھا آجائے پھر دیکھتے ہیں۔۔۔رات کو تمہارے بابا ازلان اور بی جان کو بھی بتانا ہے۔۔۔۔"فرزانہ نے مصروف رہتے جواب دیا

۔۔۔۔وہ دونوں ابھی بکسا اٹھا ہی رہی تھیں کہ ازلان اندر آیا

"کیا ہو رہا ہے۔۔۔"وہ ان دونوں کو دیکھتے بولا جواب بکس بیڈ پر رکھ چکی تھیں


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تمہاری دلہن کیلیے زیور نکال رہے ہیں۔۔۔"

فرزانہ بیگم نے مسکرا کر اسے کہا اور بکس کھولنے لگی جو ان کے بہت زور لگانے کے بعد بھی ان سے نہیں کھل رہا تھا

"لائیں۔۔۔میں کھولتا ہوں۔۔۔"ازلان نے بکس پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا فرزانہ بیگم سائیڈ پر ہوئیں ازلان نے بکس کی کنڈی پکڑ کر زور لگایا

ایک جھٹکے سے بکس زوردار آواز سے کھلا جیسے ہی بکس کھلا اس میں سے ایک تصویر نکل کر باہر گری ازلان اور فرزانہ نے تو تصویر کو گرتے نہیں دیکھا وہ دونوں اب بکس میں رکھی چیزیں دیکھ رہے تھے

www.novelsclubb.com

لیکن منساء وہ تصویر دیکھ چکی تھی اس نے آگے بڑھ کر زمین سے وہ تصویر اٹھائی اور اسے دیکھنے لگے

اس تصویر میں بی جان کھڑی تھی جن کے ایک طرف فخر صاحب اور فرزانہ کھڑی تھیں یہ ان کے جوانی کی تصویر تھی

بی جان کے دوسری طرف کوئی آدمی کھڑا تھا جن کی شکل فخر صاحب سے ملتی جلتی تھی

منساء تعجب سے اس تصویر کو دیکھنے لگی

کون تھا یہ جو اس کی فیملی کے ساتھ ہی کھڑا ہے اور وہ اسے جانتی بھی نہیں ہے

یہ جاننے کیلئے وہ فرزانہ بیگم کی طرف مڑی جو ابھی بھی ازلان کو اس کی دلہن کی چیزیں دکھا رہی تھیں

---

"امی یہ کون ہیں۔۔۔"منساء نے وہ تصویر ان کے سامنے کرتے ہوئے کہا تصویر دیکھ کر ایک دفعہ تو فرزانہ بیگم ٹھٹک کر رہ گئیں

"یہ کچھ نہیں ہے بیٹا۔۔رکھ دو اس کو ادھر آؤ میرے ساتھ کام کرواؤ۔۔۔"فرزانہ بیگم نے نظریں چراتے ہوئے جواب دیا

ازلان بھی اب اس تصویر کو دیکھ رہا تھا

"ہاں امی بتائیں یہ کون ہیں۔۔۔"

اب کی بار ازلان نے پوچھا

"میں نہیں جانتی تم لوگ کیوں پیچھے پڑ رہے ہو۔۔۔"فرزانہ بیگم نے کوفت سے کہا

"یہ آپ لوگوں کے ساتھ کھڑا ہے اور آپ ہی نہیں جانتی ان کو یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔۔"

منساء نے تعجب سے انہیں دیکھتے ہوئے کہا

انہوں نے کوئی جواب نہ دیا

ازلان نے ان کا ہاتھ پکڑا اور انہیں بیڈ پر بٹھایا اور خود گھٹنوں کے بل ان کے سامنے بیٹھ گیا منساء بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئے

"امی بتائیں نا ہمیں۔۔۔ہم آپ کے بچے ہیں کوئی غیر تو نہیں ہیں۔۔ہم پر یقین کر سکتی ہیں آپ۔۔"ازلان نے انہیں سمجھانے والے لہجے میں کہا



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کی باتوں سے وہ قائل ہوتی نظر آئیں انہوں نے تصویر منساء سے لی اور اسے دیکھتے بولی

"یہ تمہارے چچا ہیں۔۔۔ نعمان۔۔"ان کے کہنے پر منساء اور ازلان دونوں حیرت کا پتلا بنے انہیں دیکھ رہے تھے

"یہ ہمارے چچا ہیں تو ہمیں پتا کیوں نہیں تھا۔۔۔آپ لوگوں نے کبھی زکر کیوں نہیں کیا انکا۔۔۔"منساء نے پریشانی سے کہا

"اور اب کہاں ہے یہ۔۔۔"ازلان نے مزید سوال کیا

فرزانہ بیگم نے ایک نظر دونوں پر ڈالی اور بتانا شروع کیا

"بی جان کو تو تم لوگ جانتے ہو اپنے اصولوں کی کتنی پکی ہیں وہ۔۔۔اس وقت خاندان سے باہر رشتے کرنے کا کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔ایسے میں تمہارے چچا کو اپنے کالج کی ایک لڑکی پسند آگئی شمائلہ۔۔۔ نعمان اور شمائلہ کی شادی پر شمائلہ نے تو اپنے گھر والوں کو راضی کر لیا تھا لیکن بی جان کا راضی ہونا ناممکن تھا

۔۔۔نعمان نے بی جان کو منانے کی بہت کوشش کی۔۔۔منتیں بھی کیں۔۔ناراض بھی ہوا دھمکیاں بھی دیں لیکن بی جان پر کسی چیز کا اثر نہ ہوا۔۔۔آخر کار بی جان کے نہ ماننے پر نعمان نے شمائلہ سے کورٹ میرج کر لی۔۔

جس دن وہ شمائلہ کو گھر لے کر آیا اس دن گھر میں تو جیسے کہرام مچ گیا تھا لیکن بی جان نے تب بھی اصولوں کو نہ چھوڑا اور اپنے اصولوں کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی اولاد کو خود سے دور کر دیا انہوں نے نعمان کو گھر سے بے دخل کر دیا اور جائیداد سے بھی عاق کر دیا۔۔وہ بھی انہی کا بیٹا تھا سارے رشتے ناتے توڑ کر شمائلہ کو لے کر چلا گیا اور کبھی مڑ کر نہیں دیکھا۔۔۔"

بات ختم کرتے کرتے فرزانہ بیگم کی آنکھوں میں آنسو آئے جنہیں انہوں نے دوپٹے کے پلو سے صاف کیا منساء اور ازلان بھی ایک دوسرے سے اپنے آنسو چھپانے لگے


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بی جان آج بھی اپنے بیٹے کو بہت یاد کرتی ہیں۔۔۔لیکن شائید اس کے پاس واپس جانے کی ان میں ہمت نہیں ہے۔۔۔"فرزانہ نے بات کر کے ایک گہری سانس لی

"آپ فکر مت کریں امی ہم نعمان چاچو کو ڈھونڈ لیں گے۔۔۔"منساء نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا

"ہمم۔۔لیکن ابھی میری بیوی کا زیور دیکھ لیں۔۔۔"

ازلان نے شرارت سے کہ جر ماحول تبدیل کرنا چاہا

"ہاں آپ کو تو آپ کی بیوی کی پڑی ہے بس۔۔۔"منساء کی بات پر ازلان نے اسے گھورا

www.novelsclubb.com

فرزانہ بیگم مسکرا کر انہیں دیکھتے اٹھیں اور انہیں خاندانی زیور دکھانے لگیں

---

اگلے دن

صالم خالد صاحب کی ارینج کی ہوئی امی کے ساتھ منساء کے گھر کی طرف آرہا

تھا۔۔۔وہ عورت اسے خاصی باتونی لگی وہ باتوں سے مسلسل اس کے دماغ کی دہی بنا رہی تھی

صالم کوفت سے اسکی باتیں برداشت کر رہا تھا اور دل میں جلدی پہنچنے کی دعا مانگ رہا تھا

---

آج ازلان نے آفس سے چھٹی کر لی تھی کچھ اس کی نیت خراب تھی اور دوسری وجہ یہ تھی کہ آج اس کی بہن کے رشتے والے آنے والے تھے وہ ان سے بھی ملنا چاہتا تھا

www.novelsclubb.com

فرزانہ بیگم نے رات میں ہی سب سے بات کر لی تھی اور کسی کو اس رشتے میں خامی نظر نہیں آئی تھی

---

منساء شیشے کے سامنے کھڑی تیار ہو رہی تھی جب ازلان نے دروازہ بجایا

"میں اندر آسکتا ہوں کیا۔۔۔"

"آجاؤ۔۔۔تم کب سے اجازت مانگنے لگ گئے۔۔۔"منساء نے مڑ کر ایک نظر اسے دیکھ کر کہا

ازلان چلتا ہوا آیا اور بیڈ پر آکر بیٹھ گیا

"بس ابھی سے۔۔۔"

"منساء۔۔"

"جی۔۔۔"اس نے شیشے میں سے ازلان کو دیکھتے ہوئے کہا

"تم چلی جاؤ گی کیا۔۔۔"اس نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا

منساء نے معنی خیز نظروں سے شیشے میں اسے دیکھا اور پھر مڑ کر اس کے ساتھ آکر بیٹھی

"ہاں چلی جاؤں گی۔۔۔اور میں چلی جاؤں گی تو تمہاری بیوی آجائے گی ڈونٹ وری۔۔"منساء نے خوشگوار لہجے میں کہا

"تم چلی جاؤ گی تو میں لڑوں گا کس کے ساتھ۔۔۔کٹ کس کی لگاؤں گا

۔۔۔"ازلان نے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے کہا

اس کی آخری بات پر منساء کے تیور بگڑے

"تو تم صرف میری کٹائی مس کرو گے۔۔۔مجھے لگا بہن کی محبت جاگ گئی ہے دل

میں۔۔۔"منساء نے برا سا منہ بنا کر کہا

"ارے پگلی۔۔۔"ازلان نے پیار سے اس کے سر پر ایک چپت لگائی

"مس تو بہت کروں گا تمہیں۔۔۔"

اچھی وہ یہی باتیں کر رہے تھے کہ فرزانہ بیگم نے کمرے میں آکر صالم کے آنے کی

اطلاع دی

ان کے بلانے پر ازلان کھڑا ہوا اور منساء کے سر پر ہاتھ رکھتا اپنے آنسو چھپا کر فرزانہ

کے ساتھ چل پڑا

لیکن منساء اپنے آنسوؤں کو نہ روک سکی تھی

---

صالم اپنی نام نہاد امی، جس کا نام اس نے صغریٰ بتایا ساتھ کے ساتھ منساء کے گھر میں موجود تھا

فرزانہ بیگم ازلان کو لے کر وہاں آئیں ازلان صالم کے گلے ملا کس ضبط سے صالم ملا یہ صرف وہی جانتا تھا

فرزانہ بیگم صغریٰ کے گلے ملی ملتے وقت اس نے بے وجی قہقہہ لگایا جو اس کی بے وقوفی کو ظاہر کر رہا تھا ان کے قہقہے پر فرزانہ نے حیرت سے اسے دیکھا ازلان کا بھی یہی حال تھا

www.novelsclubb.com

بہر حال۔۔۔انہوں نے اسے اگنور کیا اور ان دونوں کو بیٹھنے کا کہا

"کس چیز کا بزنس ہے آپکا۔۔۔" ازلان نے بات شروع کرتے ہوئے پوچھا

صالم نے کچھ کہنے کیلئے لب کھولے ہی تھے کہ صغریٰ بیچ میں بول پڑی

"ارے بزنس۔۔۔میرا بیٹا بہت بڑا بزنس مین ہے۔۔۔اتنا بڑا کاروبار ہے نا اس کا

کہ۔۔۔"اس کے آگے وہ خود کنفیوز ہوئی اور پھر سے ایک زوردار قہقہہ بلند ہوا

صالم کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے وہ دل میں خالد صاحب کو گالیاں دیتے ہوئے گویا ہوا

"گاڑیاں ان پورٹ ایکسپورٹ کرنے کا بزنس ہے میرا۔۔۔"

صالم نے مہذب لہجے میں جواب دیا

اس کی بات پر فرزانہ اور ازلان کو کچھ تسلی ہوئی اچھی وہ یہی باتیں کر رہے تھے کہ منساء ہاتھ میں ٹرے پکڑے وہاں آئی اس ٹرے میں چائے اور دوسرے لوازمات رکھے تھے

اس نے ٹرے لا کر میز پر رکھی اور سب کیلیئے چائے ڈالنے لگی جب وہ چائے ڈال چکی تو ایک نظر اس نے صالم کو دیکھا جس نے آنکھوں کے اشارے سے اسے اپنی امی کے ساتھ بیٹھنے کا کہا کیونکہ وہ جانتا تھا وہ خود تو بلائے گی نہیں

اسکی نظروں کا مفہوم سمجھتے ہوئے وہ اٹھ کر صغریٰ کے ساتھ جا کر بیٹھ گئی لیکن صغریٰ نے اس ہر دھیان نہیں دیا بلکہ ٹرے اپنے پاس کھینچ کر اس میں رکھی پلیٹ


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میں سے نمکو اٹھا کر کھانے لگی اور چائے کا کپ ہاتھ میں پکڑ لیا

منساء سمیت سب حیرانی سے اسے دیکھنے لگے

اس کی نظر صالم پر پڑی تو صالم نے گھور کر اسے دیکھا جس پر وہ کھسیانہ سا ہستی ہوئی

چائے کا مگ ہاتھ میں پکڑی سیدھا ہو کر بیٹھ گئی

چائے کا مگ لبوں سے لگاتے اس کی نظر منساء پر پڑی جو حیرت سے اسے دیکھ رہی

تھی اس نے جلدی جلدی چائے کا گھونٹ بھرا اور منساء کی طرف دیکھ کر سب سے

پوچھا

"یہ کون ہے۔۔"پوچھتے وقت اس نے دانتوں کی نمائش کرنا ضروری سمجھا

اس کی بات پر منساء،ازلان اور فرزانہ بیگم کی نظریں ازلان کی طرف اٹھیں وہ

شرمندگی سے سر جھکا گیا

"یہ میری بیٹی ہے منساء۔۔۔"فرزانہ نے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا

"اچھا وہی جس کیلئے ہم رشتے لے کر آئے ہیں۔۔۔"ساتھ ہی ایک زوردار قہقہہ

لگایا جس پر منساء ڈر کر چونکی

"جی جی وہی۔۔۔"فرزانہ بیگم نے مہذب انداز میں کہا

"دیکھو تو کتنی بھلکڑ ہوں میں اتنی۔جلدی بھوک گئی میں۔۔۔"یہ کہ کر وہ چائے پینے میں مصروف ہو گئی

صالم سے اب اور برداشت نہیں ہوا تو وہ بولا

"اچھا ہم اب چلتے ہیں مجھے آفس میں کچھ ضروری کام ہے۔۔۔"معزرتانہ لہجے میں کہتا وہ اٹھا

"جیسے تمہاری مرضی بیٹا۔۔۔"فرزانہ بیگم نے پیار سے کہا

"امی۔۔۔چلیں۔۔۔"وہ ضبط کر کے بولا

"ارے ابھی تو آئے تھے اتنی جلدی چلے جائیں۔۔۔"وہ پلیٹ میں سے بسکٹ اٹھا کر بچی ہوئی چائے میں ڈبوتے ہوئے بولی

"امی چلیں۔۔۔میں نے کہا چلیں مجھے آفس میں ضروری کام ہے۔۔۔"صالم نے

ایک ایک لفظ چبا کر اسے گھورتے ہوئے کہا

اس کے گھورنے پر وہ شرمندہ سی ہستی ہوئی اٹھی

صالم ازلان کو ملا اور پھر فرزانہ کو مل کر باہر آیا صغریٰ کسی کو بھی ملے بغیر صالم کے

پیچھے باہر چل دی جس پر سب اسے دیکھتے رہ گئے

"مجھے رشتہ منساء کیلئے مناسب نہیں لگا۔۔۔آپ نے اس کی ماں کو دیکھا کیسے

بیوقوفوں کی طرح باتیں کر رہی تھی۔۔۔اور کھا تو ایسے رہی تھیں جیسے صدیوں

سے بھوکی ہو۔۔۔"

ازلان نے دھپ سے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا

"تو کیا ہوا۔۔۔میں نے صالم کے ساتھ رہنا ہے ان کے ساتھ تو نہیں۔۔صالم تو

ٹھیک ہے نا۔۔۔"منساء صالم کی ہمایت کرتی بولی

"امی دیکھ رہی ہیں۔۔پٹی بندھ گئی ہے اسکی آنکھوں پر کچھ دکھ نہیں رہا اسے۔۔۔"

"آپ کو کیا مسئلہ ہے۔۔۔"منساء تڑخ کر بولی

"چپ کرو تم دونوں لڑنا بند کرو۔۔۔شام کو تمہارے بابا آتے ہیں تو ان سے بات کرتی ہوں۔۔۔۔"فرزانہ بیگم نے انہیں چپ کراتے ہوئے کہا

"تم جاؤ اپنے کمرے میں منساء۔۔۔"فرزانہ نے اسے کمرے میں جانے کا کہا پریشان تو وہ خود بھی تھی لیکن تماشا نہیں چاہتی تھی

منساء پیر پٹختی اپنے کمرے کی طرف چل پڑی

"سنو۔۔۔"ازلان کی آواز پر وہ مڑی

"اپنے آفس کا ایڈریس بھیج دینا مجھے۔۔۔"

اس کا منساء نے کوئی جواب نہ دیا اور اسے ناک چڑھا کر کمرے میں چلی گئی

---

ابھی وہ لوگ آدھے راستے پہنچے تھے کہ صالم نے کار روکی

"آئے۔۔۔ہائے گاڑی کیوں روک دی۔۔۔"صغریٰ جو مزے سے اے سی کی ہوا کھا رہی تھی اچانک سے گاڑی رکنے پر بولی

"بیوقوف عورت۔۔۔نکلو میری گاڑی سے۔۔۔"صالم نے غصے سے اس کی طرف کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا

"ایسے کیسے نکل جاؤں۔۔۔گھر تو چھوڑ کر آؤ مجھے۔۔۔"وہ ڈیٹھ بن کر بولی

"میں نے کہا نکلو۔۔۔نہیں تو دھکا دے دوں گا تمہیں۔۔۔سارا کام بگاڑ دیا میرا۔۔۔"صالم کی دھمکی پر وہ اسے صلاوتیں سناتی گاڑی سے اتر گئی

صالم نے غصیلی نظر اس پر ڈالی اور گاڑی اس کے سامنے سے بھگا کر لے گیا

۔۔۔

رات کو ازلان اور منساء فخر صاحب کے کمرے میں موجود تھے فرزانہ بیگم بھی وہیں موجود تھی وہ لوگ آج کے آئے رشتے کے بارے میں ڈسکس کر رہے تھے

ازلان کسی طور بھی اس رشتے پر مان نہیں رہا تھا اور فرزانہ بیگم کی چپ اس بات کو ظاہر کر رہی تھی کہ وہ بھی ازلان کے ساتھ ہے

"بابا میں آپ کو بتا رہا ہوں نا وہ بلکل بھی منساء کیلئے ٹھیک نہیں ہے۔۔۔"

ازلان نے فخر صاحب کو اپنا ہمایتی بناتے ہوئے کہا

"کیوں ٹھیک نہیں ہے۔۔۔" وہ آگے بھی کچھ بولنا چاہ رہی تھی لیکن فرزانہ بیگم نے آنکھوں کے اشارے سے اسے چپ کرایا جس کا مطلب تھا کہ اب وہ نہ بولے

"وہ ایک نمبر کے جاہل گوار لوگ ہیں۔۔۔ صرف بڑا بزنس کھڑا کر لینے سے کچھ نہیں ہوتا۔۔" منساء کو کہ کر وہ فخر صاحب کی طرف متوجہ ہوا

"بابا آپ اس کی ماں کو دیکھ لیتے نا تو اسی وقت شادی سے انکار کر دیتے۔۔ مجھے تو وہ بہت لالچی عورت لگی۔۔۔"

اس کی بات پر منساء نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا

فخر صاحب خاموشی سے سب کی باتیں سن رہے تھے کہیں نہ کہیں انہیں بھی اندازہ ہو گیا تھا کہ ازلان ٹھیک کہ رہا ہے لیکن انہوں نے کچھ بھی کہنے سے پہلے فرزانہ کی طرف دیکھا

فرزانہ نے انہیں دیکھ کر کندھے اچکائے


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"دیکھو بچوں۔۔۔ابھی میں اس مسئلے کو زیر غور نہیں لانا چاہتا۔۔۔پہلے ازلان کی شادی ہو جائے اس کے بعد اس کے بارے میں بھی سوچتی ہیں۔۔۔"

فخر صاحب کی بات پر سب متفق ہوتے نظر آئے

ان کی بات سن کر منساء اپنے کمرے میں اور ازلان اپنے کمرے میں چلا گیا

۔۔۔۔۔۔۔۔

کمرے میں پہنچ کر منساء نے صالم کو کال ملائی وہ بھی کال کے انتظار میں ہی بیٹھا تھا

جلدی سے کال پک کر لی گئی

"ہیلو صالم۔۔۔"

www.novelsclubb.com

منساء کی بوجھل سی آواز صالم کو سنائی دی

"کیا بات ہوئی۔۔کیا کہا تمہارے بابا نے۔۔۔"صالم نے بے صبری دکھاتے ہوئے پوچھا

"بابا نے کہا ہے کہ ازلان کی شادی کے بعد ہی وہ کچھ سوچیں گے اس بارے

میں۔۔۔"اٹک اٹک کر منساء نے بات مکمل کی

اس کی بات سن کر صالم نے دانت پیس کے جبڑے سخت کیے

"صالم۔۔۔آپ ٹینشن نہ لیں میں منالوں گی ان کو۔۔۔وہ بس ازلان بہت مسئلہ کر رہا ہے۔۔۔۔"

"کیا کہا ازلان نے۔۔۔"تجسس سے پوچھا گیا

"وہ۔۔۔اس کو آپکی فیملی پسند نہیں آئی اسی لیے۔۔۔"

منساء نے آگے کچھ نہ کہا کہ کہیں وہ برا ہی نہ منا جائے

"کوئی بات نہیں۔۔۔تمہیں تو پسند ہوں نا میں۔۔۔"صالم نے ضبط سے کہا منساء کے سامنے اس نے زیادہ ری ایکٹ کرنا ضروری نہ سمجھا

"ہانجی بہت زیادہ۔۔۔"منساء نے خوش ہوتے ہوئے کہا

"میرے لیے یہی کافی ہے۔۔۔۔"

اس کے بعد دونوں کے درمیان آپس کی باتیں شروع ہو گئیں جو رات دیر تک

جاری رہیں

---

اگلی صبح صالم تنے اعصاب لیے آفس میں داخل ہوا خالد صاحب کے سامنے رک کر انہیں اندر آنے کا اشارہ کر کے خود اندر کی طرف چل پڑا

وہ اندر داخل ہو کر اپنی چیئر کے ساتھ کھڑا سوچنے میں مصروف تھا جب اجازت طلب کر کے فخر صاحب اندر آئے

"جی سر۔۔۔" وہ تابعداری سے سر جھکائے کھڑے تھے

وہ تو جیسے تیار ہی کھڑا تھا ان کے آتے ہی شروع ہو گیا

"فخر صاحب۔۔۔یہ کیسی امی کا انتظام کیا تھا آپ نے۔۔۔ایک نمبر کی پاگل اور لالچی عورت تھی وہ۔۔۔اور رشتہ تو دور کی بات اسے تو بات کرنے کی بھی تمیز نہیں تھی۔۔۔میرا رشتہ بنانے کی بجائے وہ بگاڑ کر چلی آئیں۔۔۔۔" اس کے اعصاب اب مزید تن گئے تھے ماتھے پر رگیں نمایاں ہو چکی تھیں

"سر۔۔۔ایمر جنسی میں ایسی ہی ملی۔۔۔"فخر صاحب نے گھبراتے ہوئے کہا آج پہلی دفعہ صالم کے سامنے وہ اتن گھبرا رہے تھے

"کیسی ایمر جنسی۔۔۔ہاں۔۔اتنے دن پہلے تو بتادیا تھا میں نے آپ کو۔۔۔"

فخر صاحب کا اس بات پر کوئی جواب نہ پا کر وہ دوبارہ بولا

"اسی شہر کی تھی وہ۔۔۔"سوالیہ انداز میں پوچھا گیا

"جج۔۔جی۔۔۔"فخر صاحب نے ماتھے پر آیا پسینہ صاف کرتے ہوئے کہا

"شٹ۔۔۔"زور سے ہاتھ اس نے ٹیبل پر مارا جس پر ایک دفعہ تو فخر صاحب نے چونک کر انہیں دیکھا

www.novelsclubb.com

"اتنی بڑی بے وقوفی کیسے کر سکتے ہیں آپ۔۔۔۔"وہ ضبط کی آخری حد تک پہنچ چکا تھا مٹھیاں بھینچیں وہ زمین کو گھورے جا رہا تھا

فخر صاحب بار بار ماتھے پر آیا پسینہ صاف کر رہے تھے ان کو اپنی شامت آتی دکھائی دے رہی تھی

"جو ہوا سو ہوا۔۔۔" صالم کے نارمل انداز میں کہنے پر فخر صاحب نے سکون کی سانس خارج کی

"اب ہمیں کچھ اور کرنا پڑے گا۔۔۔۔"

"کیا مطلب سر۔۔۔" وہ الجھتی نظروں سے ان کے چہرے کو پڑھنے کی کوشش کر رہے تھے

"ازلان اتنا پاگل نہیں ہے کہ چپ کر کے بیٹھ جائے گا۔۔۔ اور وہ راضی بھی نہیں ہو گا۔۔۔"

صالم نے کسی غیر ارادی نقطے کو گھورتے ہوئے کہا

"تو سر اب میرے لیے کیا حکم ہے۔۔۔"

ان کی بات پر صالم نے انہیں دیکھا وہ فوراً نظریں جھکا گئے

"ابھی آپ جائیں۔۔۔ میں کچھ سوچ کر بتاتا ہوں۔۔۔"

حکم ملتے ہی وہ فوراً کمرے سے باہر چلے گئے

ان کے جانے کے بعد صالم تیزی سے اپنا دماغ چلانے لگا

---

ازلان کی شادی کی تیاریوں کی وجہ سے منساء نے آفس سے چھٹیاں لے رکھی تھی

شادی کی وجہ سے ایمن بھی آفس نہیں آرہی تھی

صالم کے آفس کا ایڈریس وہ منساء سے پہلے ہی لے چکا تھا سو آج اس نے اس کے

آفس جانے کا سوچا

آفس میں داخل ہونے پر چوکیدار نے اس کو روکا تو اس نے یہ کہ کر اندر جانے کی

اجازت چاہی کہ وہ صالم کا دوست ہے اور اس سے ملنا چاہتا ہے

چوکیدار نے اسے اندر جانے کی اجازت نہ دی بلکہ خالد صاحب کو اس کی اطلاع دی

صالم کے دوست کا سن کر خالد صاحب تشویش میں پڑ گئے اور خود ہی اٹھ کر

چوکیدار کے ساتھ چل پڑے

ازلان باہر کی طرف منہ کیے کھڑا تھا فخر صاحب کی طرف اس کی پیٹھ تھی

"جی۔۔۔"خالد صاحب نے گلہ کنگھار کر اسے بلایا

خالد صاحب کی آواز پر وہ پلٹا ازلان کو دیکھ کر خالد صاحب ایک دم ٹھٹک کر رہ گئے

ازلان کا بھی یہی حال تھا لیکن اگلے ہی لمحے اس کے چہرے کے زاویے تبدیل

ہوئے اور ایک مسکراہٹ اس کے چہرے پر آئی

"اوہ۔۔۔دیکھو تو کس سے ملاقات ہو گئی۔۔۔تو یہ ہے آپ کی صالم گروپ آف

انڈسٹریز جس نے ہمارے مال کو نقلی ثابت کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی

تھی۔۔۔"

ازلان نے ہاتھ پھیلا کر کہتے ہوئے غصے بھری نظروں سے انہیں دیکھا

اتنا تو وہ اس دن ہی سمجھ گیا تھا کہ جس نے ان کے شیئرز خریدے ہیں انہوں نے ہی

اسے نقلی قرار دیا ہے

"جی نہیں۔۔۔آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔"خالد صاحب نے اپنا چہرہ اور

لہجہ نارمل رکھتے ہوئے کہا ورنہ آج کا دن تو شاید ان کیلئے سب سے مشکل دن تھا

"مجھے کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی۔۔۔اور بلائیں اپنے باس کو مجھے بات کرنی ہے اس سے۔۔۔"

ازلان دبے غصے سے اپنے مطلب کی بات پر آیا

"وہ اس وقت آفس میں موجود نہیں ہیں۔۔۔جب آئیں گے تو انہیں آپ کے آنے کی اطلاع دے دی جائے گی۔۔۔"

خالد صاحب نے اسے ٹالتے ہوئے کہا

"ٹھیک ہے۔۔۔جب آئے تو بتا دینا کہ ازلان آیا تھا۔۔۔" کھا جانے والی نظروں سے انہیں دیکھ کر کہتا وہ باہر چلا گیا

www.novelsclubb.com

خالد صاحب نے سکون کا سانس لیا اور دل میں یہ سوچتے صالم کے آفس کی طرف بڑھ گئے کہ دونوں کزن ایک سے بڑھ کر ایک ہیں

---

صالم لیپ ٹاپ کھولے آفس کا کوئی کام کرنے میں مصروف تھا

"مے آئی کم ان سر۔۔۔"خالد صاحب کی آواز پر اس نے تعجب سے سر اٹھایا

"کم ان۔۔۔"خالد صاحب اندر آئے اور اس کے سامنے آکر کھڑے ہو گئے

"کیا بات ہے خالد صاحب۔۔۔اتنے گھبرائے ہوئے کیوں لگ رہے ہیں

۔۔۔"صالم نے ان کی گھبراہٹ دیکھ کر پوچھا

"سر وہ۔۔۔ازلان آیا تھا۔۔۔"ان کی بات پر صالم کی آنکھیں تھوڑی کھلی

"وہ کیا کرنے آیا تھا۔۔۔"

"آپ کا پوچھ رہا تھا۔۔۔اور سر اس کو یہ بھی پتا تھا کہ ہم نے ہی ان کے شئیرز

کو نقلی ثابت کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔"

خالد صاحب ایک ہی سانس میں بولے جا رہے تھے صالم غور سے انہیں سن رہا تھا

"اچھا۔۔۔تو مطلب اب ہمیں اپنا طریقہ چینج کرنا ہو گا۔۔۔"چہرے پر ایک ہلکی

سی مسکان لائے وہ معنی خیز انداز میں بولا

"کیا مطلب سر۔۔۔"خالد صاحب نے نہ سمجھی سے پوچھا

"مطلب بہت کھیل لیا چھپ چھپ کر اب سامنے آکر مقدبلہ کرنے کا وقت ہے ۔۔۔وہ یہی چاہتا ہے کہ ہم سامنے آئیں تو اب یہی سہی۔۔۔"

"لیکن سر۔۔۔اب ہمیں کیا کرنا ہو گا۔۔۔"ان کی بات سن کر وہ اٹھ کر ان کے سامنے آکر ٹیبل سے ٹیک لگا کر کھڑا ہوا

"بچوں والے کھیل بہت کھیل لیے اب کچھ بڑا کرنا ہو گا۔۔۔"

خالد صاحب سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگے

"تو اب ہمیں کرنا یہ ہو گا کہ ۔۔۔۔۔۔۔۔"

صالم نے اپنا پورا منصوبہ خالد صاحب کو سنایا جسے سن کر ان کے چہرے پر ایک رنگ آتا ایک جاتا تھا ان کے چہرے کے زاویے بار بار تبدیل ہو رہے تھے انہیں یہ طریقہ صحیح نہیں لگا لیکن صالم کے سامنے وہ بولنے کی ہمت نہیں کر سکتے تھے

پوری بات بتا کر وہ ہلکی مسکراہٹ لیے انہیں دیکھنے لگا

"سر۔۔۔کب کرنا ہے یہ کام۔۔۔"خالد صاحب بس اتنا ہی پوچھ سکے

"ابھی نہیں۔۔۔۔ازلان کو اس کی شادی پر یہی تحفہ ملنا چاہیے۔۔۔"یہ کہ کر وہ اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گیا خالد صاحب نے تابعداری سے سر ہلایا

خالد صاحب کو جانے کا کہ کر وہ کرسی سے سر ٹکا کر بیٹھ گیا

---

دن تیزی سے گزر رہے تھے ازلان کی شادی میں بھی اب دو دن رہ گئے تھے تب سے صالم نے منساء سے کوئی بات نہیں کی تھی منساء نے بھی مصروفیت کی وجہ سے اسے وقت نہیں دیا تھا

www.novelsclubb.com

---

آج ازلان اور ایمن کی مہندی کا فنکشن تھا برقی قمقموں سے سجا یہ ہال آج ان دونوں کی مہندی کیلیے سجایا گیا تھا مہندی کا فنکشن کمبائن رکھا گیا تھا یہ ان کی شادی کا پہلا فنکشن تھا جو کمبائن رکھا گیا تھا

---

شائلہ بھی اپنے کمرے میں کھڑی فنکشن میں جانے کیلیے تیار ہو رہی تھیں تیار تو صالم بھی ہو رہا تھا لیکن اس کا جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا

بلکہ اسے تو شائلہ کو بھی روکنا تھا

وہ تیار ہو کر لاؤنج میں چکر کاٹ رہا تھا دماغ میں شائلہ بیگم کو روکنے کی ترکیبیں سوچ رہا تھا

اتنے میں شائلہ بیگم اپنے کمرے سے باہر آئیں

ان کو آتا دیکھ کر وہ جھٹ سے صوفے پر لیٹ گیا اور اپنا سر پکڑ کر ہلکا ہلکا سا کراہنے لگا

شائلہ، جن کی نظریں ادھر ادھر صالم کو ہی ڈھونڈ رہی تھیں، صالم کو صوفے پر پڑا دیکھ کر اس کی طرف بڑھیں

"صالم۔۔بیٹا کیا ہو گیا ہے ایسے کیوں پڑے ہو۔۔۔"

انہوں نے اس کا سر اپنی گود میں رکھتے ہوئے کہا

"امی۔۔۔امی۔۔۔"وہ کچھ بول نہیں رہا تھا بس آنکھیں بند کر کے سر پکڑ کر ادھر ادھر ہلا رہا تھا

"امی۔۔۔میرے سر میں بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔"وہ کراہتے ہوئے بولا

"صالم۔۔۔اچانک کیا ہو گیا بیٹا۔۔۔میں ابھی ڈاکٹر کو بلاتی ہوں۔۔۔"وہ پریشانی سے کہتی ہوئی ڈاکٹر کو بلانے کیلئے اٹھیں تو صالم نے انہیں روکا

"نہیں امی۔۔۔ڈاکٹر کی ضرورت نہیں۔۔۔"

"لیکن بیٹا۔۔۔"شمائلہ نے مزاحمت کرنی چاہی

"بس آپ میرے ساتھ بیٹھی رہیں۔۔۔"وہ انکا ہاتھ پکڑ کر اپنے سینے پر رکھتے بولا شمائلہ کو اس وقت اپنے بیٹے پر بے پناہ پیار آیا وہ بلکل بچپن والا صالم لگ رہا تھا

"ٹھیک ہے میرے بچے۔۔۔تمہارے ساتھ ہی بیٹھی ہوں۔۔۔"پیار سے اسے کہتی انہوں نے ہاتھ بڑھا کر اپنے بیگ میں سے موبائل نکالا اور تسلیم بیگم کو کال ملائی


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

صالم اب آنکھیں بند کیے ان کی گود میں سر رکھے ہوئے تھا

۔۔۔۔۔

تسلیم بیگم ہال جانے کیلیے تیار تھیں وہ شائلہ کا ہی انتظار کر رہی تھیں جب ان کے موبائل پر شائلہ کی کال آئی

"ہیلو شائلہ۔۔۔کہاں رہ گئی ہو بھئی ہم کب سے تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔۔"فون پک کرتے ہی وہ ان سے شکوہ کرنے لگیں

"بھابھی۔۔۔میں آج نہیں آسکتی۔۔۔"فون سے شائلہ کی افسردہ آواز ابھری جس پر تسلیم حیران ہوئے بنا نہ رہ سکیں

"کیوں نہیں آسکتی۔۔۔ایسی کیا مجبوری آگئی جو تم اپنی بھتیجی کی شادی پر نہیں آرہی۔۔۔"تسلیم بیگم نے تعجب بھرے لہجے میں وجہ پوچھی

"بھابھی۔۔۔۔صالم کی طبیعت اچانک بہت خراب ہو گئی ہے مجھے اس کے ساتھ ہی رکنا ہو گا۔۔۔"


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اوہ کیا ہوا اسے۔۔۔"صالم کا سن کر وہ اپنے سارے شکوے بھول کر بولیں

"پتا نہیں بھابھی۔۔۔اچانک سے ہی سر درد شروع ہو گیا ہے۔۔۔آپ بس بھائی سے معذرت کر لیجیے گا نہیں تو وہ ناراض ہو جائیں گے۔۔۔"

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے میں کہ دوں گی ان کو۔۔۔تم ابھی صالم کے پاس ہی رہو۔۔۔"

تسلیم بیگم نے ان کو تسلی دی

"بہت شکریہ بھابھی۔۔۔"ان کو شکریہ کہنے کے بعد شائلہ نے کال بند کی اور صالم کی طرف متوجہ ہوئے جو ابھی بھی سر پکڑے پر پڑا تھا

انہوں نے اس کا ہاتھ ہٹایا اور پیار سے اس کا سر دبانے لگیں

---

سجے ہال میں پہلے مہمانوں کیلئے کرسیاں رکھی گئیں تھی ان سے تھوڑا آگے وسط میں سٹیج بنایا گیا تھا جس پر ایک صوفہ پڑا ہوا تھا ازلان اسی صوفے پر بیٹھا تھا اس کے کچھ


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دوست اس کے ساتھ بیٹھے تھے ایمن کی فیملی ابھی نہیں پہنچی تھی

فرزانہ بیگم سمیت سب گھر والے ان کے آنے کا انتظار کر رہے تھے

کچھ دیر کے انتظار کے بعد انہیں دروازے سے تسلیم بیگم آتی دکھائی دیں جن کے ساتھ ایمن اور کچھ رشتہ دار بھی تھے

"ارے آ گئے وہ لوگ۔۔۔" وہ مسکرا کر کہتی ان کی طرف بڑھ گئی

فرزانہ بیگم کی آواز پر منساء نے مڑ کر انہیں دیکھا ایمن کو دیکھ کر کچھ لمحوں کیلئے تو وہ ششدر کی وہیں کھڑی رہی اس کی ہونے والی بھابھی اس کے ساتھ ہی کام کرتی تھی اور اسے پتا ہی نہیں تھا

www.novelsclubb.com

اچانک ہی اسے صالم کا خیال آیا اور اسی خیال کے تحت وہ ایمن کی طرف بڑھی جسے فرزانہ اپنے ساتھ لا رہی تھیں وہ ایمن کی دوسری سائیڈ آ کر اسکے ساتھ چلنے لگی

ایمن نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا حیرانی کا جھٹکا اسے بھی لگا لیکن ابھی ظاہر کرنے کا وقت نہیں تھا ایمن کو لا کر ازلان کے ساتھ صوفے پر بٹھایا گیا وہ شرماتی ہوئی اس

کے ساتھ بیٹھ گئی اور ازلان میٹھی نظروں سے اسے دیکھنے لگا

منساء بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی

ایمن سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی

"ایسے مت دیکھو۔۔۔ نند ہوں تمہاری۔۔۔۔"منساء نے مسکرا کر کہا

"اچھا۔۔۔"ایمن نے حیران ہوتے ہوئے کہا

"جی۔۔۔"

"صالم تمہارا کزن ہے نا۔۔۔"وہ اب مطلب کی بات پر آئی تھی

"جی۔۔۔"ایمن نے مختصر سا جواب دیا

"تو وہ آیا نہیں۔۔۔میرا مطلب ہے وہ نظر نہیں آرہے۔۔۔"منساء نے ہال میں نظریں دوڑاتے پوچھا

"وہ نہیں آئے آج۔۔۔"

"کیوں۔۔۔"پریشانی سے پوچھا گیا

www.novelsclubb.com

"صالم کی طبیعت خراب ہو گئی تھی اس کی وجہ سے پھپو بھی نہیں آ سکی۔۔۔"

ایمن نے نارمل سے لہجے میں کہا

"کیا۔۔ کیا ہوا ہے انہیں۔۔۔" وہ اپنی پریشانی کو چھپاتی بولی

"یہ میں نے پوچھا نہیں۔۔۔"

اس کے جواب پر منساء اثبات میں سر ہلاتی اٹھی اور چلتی ہوئی ایک کونے میں چلی گئی جہاں کوئی موجود نہیں تھا

وہاں پہنچ کر اس نے صالم کو کال ملائی لیکن اس کا نمبر بند جا رہا تھا اس نے ایک دفعہ پھر کا ملائی لیکن پھر وہی جواب ملا اور پریشانی اور مایوسی سے فون کو دیکھنے لگی اور دل میں صالم کی سلامتی کی دعا کرتی دوبارہ فنکشن میں شامل ہو گئی

"بہت پیاری لگ رہی ہو آج۔۔۔" ازلان نے ایمن کے کان میں سرگوشی کی

"تھینکیو۔۔۔" اس نے ادائے بے نیازی سے کہا

"مجھ سے تو صبر ہی نہیں ہو رہا۔۔" اس نے بے صبری دکھاتے ہوئے کہا

"بس تھوڑا سا صبر کل آپکی ہی ہو جاؤں گی۔۔" وہ کن اکھیوں سے اسے دیکھتی مسکراتے ہوئے بولی

ازلان بھی اس کی بات پر مسکرا دیا

اس کے بعد مہندی کا فنکشن شروع ہو گیا جسے رات دیر تک جاری رہنا تھا

---

صالم اب اپنے کمرے میں لیٹا چھت کو گھورے جا رہا تھا آج تو اس نے کسی نہ کسی طرح شائلہ کو روک لیا تھا۔۔۔۔اور کل۔۔۔کل تو اسے انہیں روکنے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی

www.novelsclubb.com

کل کا سوچ کر اس کے لبوں پر ایک مسکراہٹ دوڑ گئی اور آنکھیں بند کیے کروٹ بدل گیا

---

آخر وہ دن آ ہی گیا جس کا ازلان اور ایمن کو بے صبری سے انتظار تھا آج ان دونوں

کی شادی کا دن تھا

دونوں گھروں میں گہما گہمی مچی تھی سب شام کے شادی کے فنکشن کیلیے تیار ہو رہے تھے ازلان نے ایمن کے کہنے پر گولڈن کلر کا کرتا ہی پہنا تھا

---

شام سے تھوڑا پہلے بارات ہال میں پہنچ چکی تھی دلہن کو ابھی پارلر سے نہیں لایا گیا تھا ازلان کے دوست سٹیج کے سامنے بھنگڑا ڈالنے میں مصروف تھے باقی لوگ تالیاں بجا کر ان کی حوصلہ افزائی کر رہے تھے

ازلان صوفے پر بیٹھا اپنی دلہن کے آنے کا انتظار کر رہا تھا

www.novelsclubb.com

---

کچھ دیر کے بعد اسے ایمن آتی دکھائی دی لال اور گولڈن رنگ کے فراک میں، بھاری جیولری پہنے، اونچی ہیل پہنے اور ہیوی سا میک اپ کیے وہ سیدھا ازلان کے دل میں اتر رہی تھی

اس کے ہونٹوں پر لال لپ اسٹک بہت جچ رہی تھی بڑی بڑی بھوری آنکھیں اور مسکارے کی مدد سے بڑی کی گئی پلکیں اس کے حسن کو چار چاند لگا رہیں تھیں

ازلان اسے دیکھ کر اس کی خوبصورتی میں کھو سا گیا ہوش تو اسے تب آیا جب ایمن کو اس کے ساتھ لا کر بٹھایا جا رہا تھا وہ ابھی بھی اسے ہی دیکھے جا رہا تھا جب منساء کے چٹکی بجانے پر اس نے اپنی نظروں کا زاویہ تبدیل کیا اور مسکراتے ہوئے ایمن سے نظریں ہٹا کر ارد گرد دیکھنے لگا

سب سے پہلے نکاح ہوا۔۔۔ازلان کو تو یقین ہی نہیں ارہا تھا کہ جس کو وہ اتنا چاہتا تھا وہی اس کی شریک حیات بننے جا رہی تھی

ایمن کے دل میں بھی لڈو پھوٹ رہے تھے لیکن وہ اپنے جذبات کو کنٹرول کیے ہوئے تھے نکاح کے بعد سب بڑوں نے آکر انہیں دعائیں دیں

یہ شادی کا فنکشن کچھ دیر تک اور چلا جس کے بعد روانگی کا وقت آگیا جاتے وقت ایمن تسلیم بیگم اور سیف صاحب کے گلے لگ کر خوب روئی ازلان سے اس کا رونا

نہ دیکھا گیا تو وہ منہ پھیر کر کھڑا ہو گیا

اس کے بعد قرآن کے سائے میں ایمن کو رخصت کیا گیا

اسے گاڑی میں ازلان کے ساتھ ہی بٹھایا گیا سب کے بیٹھ جانے کے بعد گاڑی کا

رخ گھر کی طرف موڑ دیا گیا

---

منساء نے اپنے بھائی کی دلہن کیلیے گھر میں بھی ایک سٹیج بنایا تھا گھر پہنچنے کے بعد

ازلان اور ایمن کو اسی سٹیج پر بٹھایا گیا ان کے بیٹھنے کے بعد سب ان کے آس پاس

آکر بیٹھ گئے اور طرح طرح سے انہیں۔ چھیڑنے لگے

منساء ابھی ازلان کا کمرہ سجا کر باہر آئی تھی جب ایک بچہ اس کے پاس آکر بولا

"منساء آپی۔۔۔آپ کو باہر کوئی بلا رہا ہے۔۔"

اس بچے کے کہنے پر منساء نے اسے دیکھا

"کون بلا رہا ہے۔۔۔"اس نے بے دھیانی سے پوچھا



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آپ چلیں نا پھر دیکھ لیجیے گا۔۔۔" وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچ کر اسے اپنے ساتھ لے جانے لگا

"ارے۔۔۔" منساء مسکراتی ہوئی اس کے ساتھ چل پڑی

وہ بچہ اسے اپنے ساتھ لیے گھر کے باہر تک آ گیا

"یہاں کون بلا رہا ہے مجھے۔۔۔" منساء کے پوچھنے پر وہ بچہ اسے جواب دیے بغیر بھاگ کھڑا ہوا

"ارے بھاگ کہاں رہے ہو۔۔" منساء نے اس کے پیچھے جانا چاہا لیکن وہ نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا

www.novelsclubb.com

منساء تعجب سے کھڑی اسے دیکھنے لگی تبھی ایک ہیولے اس کے پیچھے آ کھڑا ہوا

اپنے پیچھے کسی کے ہونے کا احساس پا کر وہ جیسے ہی مڑی اپنے سامنے اس نقاب پوش آدمی کو دیکھ کر وہ چیخ مارنے ہی والی تھی کہ نقاب پوش نے اس کے منہ پر مضبوطی سے ہاتھ رکھا منساء اپنے ہاتھوں کے زور سے اسے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی

لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوا

نقاب پوش نے اپنی جیب سے ایک رومال نکال کر اس کے منہ پر رکھا کلوروفارم کی خوشبو کی خوشبو سونگھتے ہی وہ ہوش سے بیگانہ ہو کر اس کی باہوں میں جھولنے لگی

نقاب پوش نے اسے اپنے بازوؤں میں اٹھا کر گاڑی میں رکھا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر گاڑی چلادی

---

فرزانہ بیگم پورے گھر میں منساء کو ڈھونڈتی پھر رہی تھیں منساء کو نہ پا کر وہ بی جان کے پاس آئیں جو ایک جگہ بیٹھ کر بچوں کو خوش ہوتا دیکھ رہی تھیں

"بی جان آپ نے منساء کو کہیں دیکھا ہے۔۔۔" فرزانہ بیگم کی بات پر بی جان ان کی طرف متوجہ ہوئیں

"نہیں بیٹا۔۔۔ میں نے تو آخری بار ازلان کے کمرے میں جاتے دیکھا تھا اسے۔۔۔"



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بی جان نے صاف گوئی سے جواب دیا

"میں سارے گھر میں دیکھ چکی ہوں بی جان۔۔۔وہ کہیں بھی نہیں ہے

۔۔۔"فرزانہ بیگم نے پریشانی سے کہا

"اچھا تم پریشان مت ہو۔۔۔یہیں کہیں اپنے دوستوں کے ساتھ ہو گی۔۔۔"

"میں دیکھ چکی ہوں بی جان۔۔۔"ان کی پریشانی میں مزید اضافہ ہو رہا تھا

"ایک دفعہ پھر دیکھ لو شائد پہلی دفعہ میں نہ دکھی ہو۔۔۔"بی جان کے کہنے پر وہ

اثبات میں سر ہلا کر امید لیے اٹھیں اور ایک دفعہ پھر اسے ڈھونڈنے لگیں

---

www.novelsclubb.com

منساء ہوش میں آئیں تو اس نے خود کو زمین پر پڑے ہوئے پایا اس نے اٹھنے کی

کوشش کی لیکن پیروں میں بندھی رسی نے اسے اٹھنے نہ دیا اس نے ہاتھ ہلانے کی

کوشش کی لیکن رسی کو مضبوطی سے باندھا گیا تھا جس سے وہ اپنے ہاتھ بھی نہ ہلا

سکی

بے بسی سے اس کی آنکھوں میں آنسوں چھلکنے لگے

"کوئی ہے یہاں۔۔۔کون لایا ہے مجھے یہاں۔۔۔کیا چاہتے ہو تم۔۔۔" وہ روتے روتے چیخنے لگی لیکن کوئی جواب نہ ملا

وہ آنکھیں جھپکاتی اس کمرے کو دیکھنے لگی اندھیرے کی وجہ سے کچھ صاف نہیں دکھ رہا تھا اس نے۔آنکھیں چھوٹی کر کے کمرے کا جائزہ لینے کی کوشش کی

اک دم سے اس کی آنکھیں کھلیں۔۔۔وہ جانتی تھی اس جگہ کو وہ پہلے بھی یہاں آچکی تھی۔۔۔ہاں یہ وہی آفس ہی تو تھا جہاں وہ کام کرتی تھی۔۔۔آفس میں صالم کا کمرہ۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

.....

منساء بار بار پلکیں جھپک کر اس جگہ کو دیکھ رہی تھی یہ واقعی صالم کا کمرہ ہی تھا

اس نے اٹھنا چاہا لیکن بہت کوشش کے باوجود وہ نہ اٹھ سکی کوفت سے اس نے چیخنا شروع کر دیا

"کوئی ہے یہاں پر۔۔۔کون لایا ہے مجھے یہاں۔۔۔کیا چاہتے ہو مجھ سے۔۔۔کیوں لائے ہو مجھے یہاں۔۔۔"

وہ بے بسی کے مارے رونے لگی تھی تبھی کلک کی آواز پر اسے دروازہ کھلنے کا احساس ہوا

اس نے اندھیرے میں ہی نظریں دروازے پر گاڑ دیں اور منتظر نظروں سے دروازے کو دیکھنے لگی

ایک شخص دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اندھیرے میں منساء اس کے سائے کو دیکھنے لگی

www.novelsclubb.com

اس شخص نے دایاں ہاتھ بڑھا کر دیوار پر لگا لائٹ کا بٹن آن کیا

اچانک سے لائٹ منساء کی آنکھوں میں پڑی جس پر اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں

چند ہی سیکنڈ بعد جب اس نے اپنی آنکھیں کھولی تو صالم کو اپنے سامنے دیکھ کر اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں

"صالم۔۔۔"

"آپ مجھے یہاں کیوں لائیں ہیں۔۔۔" وہ بے یقینی سے اسے دیکھے جا رہی تھی

ساتھ ہی ساتھ اپنے ہاتھ پاؤں چھڑوانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی

ایک پراسرار سی مسکراہٹ صالم کے چہرے کا احاطہ کر گئی وہ مسکراہٹ لیے آہستہ

آہستہ قدم چلتا اس کے ساتھ آکر بیٹھ گیا

منساء منتظر نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کی پاؤں کی رسی کا ایک کونہ کھینچا جس سے پوری رسی کھل

گئی منساء نے پیروں سے دھکیل کر رسی کو خود سے دور کیا

"بتائیں صالم۔۔۔آپ لائیں ہیں مجھے یہاں۔۔" وہ اب اس سے سوال کر رہی تھی

"ہاں میں لایا ہوں۔۔" وہ اس کے ہاتھوں کی رسیاں کھولتے ہوئے بولا

"کیوں۔۔۔" اس نے لفظ پر زور دیتے ہوئے پوچھا

"شادی کیلئے میری جان۔۔" وہ اب اس کی ہاتھ کی رسیاں دور پھینک رہا تھا

"کیا۔۔۔لیکن شادی کیلیے آپ کو مجھے اغواء کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔" وہ تعجب سے اس کا چہرہ تکے جا رہی تھی

"کیونکہ اگر میں یہ نہ کرتا تو تمہارے گھر والے کبھی تمہاری شادی مجھ سے نہ کراتے۔۔۔" وہ اب اس کو اٹھنے میں مدد دینے کی غرض سے ہاتھ اس کی طرف بڑھا چکا تھا

منساء نے اس کا ہاتھ پکڑا اور نظریں اس کے چہرے پر گاڑھے کھڑی ہوئی

"ایسی کوئی بات نہیں ہے صالم۔۔۔میں منالوں گی اپنے گھر والوں کو۔۔۔آپ پلیز مجھے گھر چھوڑ کر آئیں۔۔۔" گھر والوں کا خیال ایک دم دماغ میں آتے ہی وہ روہانسی ہوئی تھی

"تم لاکھ منالو لیکن وہ نہ مانتے۔۔۔"

"کیوں نہ مانتے۔۔۔میں آپ سے۔۔۔"

"تمہارا بھائی میرے پیچھے پڑ چکا ہے۔۔۔اور کہیں نہ کہیں سے وہ میرے بارے

میں ساری انفارمیشن اکٹھی کر لیتا۔۔۔"وہ منساء کی بات درمیان میں سے ہی کاٹ کر بولا

"ہاں تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔"

"فرق پڑتا ہے منساء ڈارلنگ۔۔۔اسے اگر میرے بارے میں پتا چل جاتا کہ میں کون ہوں تو وہ کبھی تمہارا ہاتھ میرے ہاتھ میں نہ دیتا۔۔۔"وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے چکا تھا

"کیا مطلب۔۔۔کک کون ہیں آپ۔۔۔"وہ پراسرار نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی

www.novelsclubb.com

"بہت جلدی پتا چل جائے گا۔۔۔۔بس تھوڑی سی دیر اور۔۔"یہ کہ کر وہ منساء کو ہکا بکا چھوڑ کر فون پر کال ملانے لگا تھوڑی دیر کے بعد کال پک کر لی گئی

"ہیلو خالد صاحب۔۔۔انتظام ہو گیا کیا۔۔۔"خالد صاحب کا نام سن کر وہ ایک بار پھر چونکی تھی یہ کیسا کھیل کھیلا جا رہا تھا اس کے ساتھ۔۔۔آج یہ سب کچھ یہاں

تک کے صالم بھی اسے انجان لگ رہا تھا

"صالم۔۔۔"اس نے کچھ بولنے کی کوشش کی لیکن صالم نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے چپ کرایا اور ساتھ ہی نفی میں سر ہلایا وہ خاموش نظروں سے بس اسے دیکھے گئی

کچھ ہی دیر بعد خالد صاحب دو گواہوں اور ایک نکاح خواں کے ساتھ کھڑے دروازہ کھٹکا رہے تھے

وہ دونوں دروازے کی طرف متوجہ ہوئے تھا صالم اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کی طرف آیا اور اس کے گلے میں لٹکا دوپٹہ اس کے سر پر کرتے بولا

"سیدھا قبول ہے بولنا۔۔۔ نہیں تو صرف تمہارے لیے نہیں تمہارے گھر والوں کیلئے بھی برا ہو سکتا ہے۔۔۔"مدھم کی آواز میں اسے دھمکی دیتے ہوئے وہ خالد صاحب کو اندر بلانے لگا

خالد صاحب سب کو لیے اندر آئے بغیر کسی دیر کے نکاح شروع کیا گیا منساء اپنے


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آنسو ضبط کیے بیٹھی تھی اس کا دل کر رہا تھا ابھی دھاڑے مار مار کے روئے اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے سب اس سے ڈور جا چکے ہیں

بے خیالی میں نہ جانے اس نے کیسے قبول ہے صالم کے ہلانے پر اسے ہوش آیا

"گھر چلیں جان۔۔۔" وہ میٹھی نظروں سے اسے دیکھتے بولا

منساء نے آس پاس دیکھا سب وہاں سے جا چکے تھے پھر اس نے ایک نفرت بھری نگاہ صالم پر ڈالی

صالم کی مسکراہٹ اور گہری ہوئی جیسے وہ اس کی حالت مزہ لے رہا ہو اسے اور زیادہ چڑا رہا ہو

www.novelsclubb.com

اس نے زبردستی منساء کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھایا اور اپنے ساتھ باہر لے گیا۔۔۔

پہلے منساء کو بٹھا کر وہ خود گاڑی میں بیٹھ گیا

---

فرزانہ بیگم رونے کے دہانے پر کھڑی تھی فخر صاحب بھی انہی کے ساتھ کھڑے

تھے

"میرے خیال سے ہمیں پولیس کو انفارم کر دینا چاہیے۔۔" فخر صاحب نے تجویز دیتے ہوئے کہا

،"جو کرنا ہے جلدی کریں۔۔۔ میری بچی مجھے واپس لا کر دیں پتا نہیں کہاں ہو گی کس حال میں ہو گی۔۔۔۔" ضبط کے باوجود آنسو ان کی آنکھوں سے ٹپکنے لگے

اتنے میں بی جان وہاں آئیں

"ارے فرزانہ بیٹا۔۔۔ دلہن ابھی تک سٹیج پر بیٹھی ہے اس کو تو اندر لے آؤ۔۔۔" انہیں دیکھ کر فرزانہ نے آنسو صاف کیے

اور اثبات میں سر ہلایا

"کیا ہوا۔۔۔ منساء نہیں ملی کیا ابھی تک۔۔۔" وہ ان دونوں کو پریشان دیکھ کر بولیں

"نہیں بی جان۔۔۔۔ پتا نہیں کون لے گیا ہے اسے۔۔۔۔" ان کی بات پر بی جان کے چہرے پر پریشانی کے آثار ظاہر ہوئے

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا آپ لوگ ایسے کیوں کھڑے ہیں۔۔۔"ازلان کی آواز پر تینوں نے چونک کر اسے دیکھا

"ہم سوچ رہے ہیں کہ اب دلہن کو کمرے میں لے جاتے ہیں بیت دیر ہو گئی ہے۔۔۔۔"فرزانہ بیگم بات چھپا گئیں وہ اسے پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی آج وہ بہت خوش تھا صبح سے مسکراہٹ ہنوز اس کے چہرے پر تھی وہ اسے غمگیں نہیں کرنا چاہتے تھے

فرزانہ بیگم کی بات پر وہ سر کھجا کر مسکرایا

"میں ایمن کو لے کر آتی ہوں۔۔۔"فرزانہ بیگم ان تینوں کی طرف دیکھ کر کہتیں سٹیج کی طرف بڑھ گئیں

---

گاڑی ابھی آدھے راستے تک ہی پہنچی تھی کہ منساء کا ضبط ٹوٹا اور اس نے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا اسے روتا دیکھ کر ایک لمحے کیلیئے تو صالم بھی پریشان ہوا


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"رو کیوں رہی ہو۔۔۔ نکاح کیا ہے تم سے کوئی گناہ نہیں کیا۔۔۔" وہ کبھی سڑک پر اور کبھی منساء کی طرف دیکھ رہا تھا

"آپ وہ صالم نہیں ہیں جسے میں جانتی تھی جس سے میں پیار کرتی تھی۔۔۔ آپ بلکل انجان ہیں میرے لیے۔۔۔"

اس کے جواب میں صالم کچھ نہ بول سکا وہ بس سامنے دیکھے گیا

"یہ کرنا ضروری تھا۔۔۔"

"کیوں۔۔۔" وہ تڑخ کر بولی

صالم نے کوئی جواب نہ دیا اور گاڑی چلانے پر توجہ دی منساء پھر سے رو دی تھی

---

ایمن کو اس کے کمرے میں بٹھا دیا گیا تھا۔۔۔ ازلان کے آنے سے پہلے وہ کمرے کا جائزہ لینے لگی

بیڈ کے آس پاس لال اور سفید رنگ کے ریشمی کپڑے لٹک رہے تھے جن جے



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ساتھ چمکیلی کلیاں لگیں تھیں۔۔۔پورے بیڈ پر گلاب کے پھول کی پتیاں پڑی تھیں سوائے اس جگہ کے جہاں ایمن بیٹھی تھی وہ پتیاں اٹھا کر سونگھنے لگے

دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گئی ازلان چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا بیڈ تک آیا اور اس کے ساتھ بیٹھ گیا ایمن نے شرماتے ہوئے مسکرا کر نظریں جھکا لیں

وہ اس کے سامنے بیٹھ کر اس کے ہاتھوں کو تھام کر بولا

"آج تو بلکل ایک آئیڈیل لڑکی لگ رہی ہو۔۔۔ایک آئیڈیل ہمسفر۔۔۔جیسا چاہتے تو سب ہیں لیکن وہ صرف میری قسمت میں ہے۔۔۔"

ایمن نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر نظریں جھکا لیں

"ایمن۔۔۔مجھے یقین نہیں ہو رہا تم میری دلہن بن کے میرے سامنے بیٹھی ہو۔۔۔جب پہلی دفعہ تمہیں دیکھا تھا تو نہیں سوچا تھا کہ کبھی تم سے اتنا پیار ہو جائے گا۔۔۔۔"

یہ کہتے ہوئے اس نے اپنی پاکٹ میں سے ایک ڈبی نکالی


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یہ تمہارا گفٹ۔۔۔" وہ ڈبی کو کھولتے ہوئے بولا ایمن اسے ہی دیکھنے لگی

اس ڈبی میں ایک لاکٹ تھا جس میں A letter لٹک رہا تھا

"کیسا لگا۔۔۔" وہ ایمن کی طرف دیکھتا بولا

"بہت خوبصورت ہے یہ۔۔۔ بہت خوبصورت۔۔۔۔" وہ چمکتی آنکھوں سے

خوش ہوتے بولی

"تم پر اور بھی خوبصورت لگے گا۔۔۔" یہ کہ کر اس نے لاکٹ ایمن کو پہنانا شروع

کیا

اپنی گردن پر ازلان کی سانسیں محسوس کر کے ایمن نے آنکھیں بند کر لیں لاکٹ

پہنانے کے بعد ازلان اب سیدھا ہو کر بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا

"تم میرے صبر کا امتحان لے رہی ہو ایمن۔۔۔"

اس کی بات پر ایمن جھینپ سی گئی

ازلان نے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیا اور اس کے ماتھے پر اپنے پیار کی مہر

ثبت کی

ماتھے کے بعد اس نے اس کی دونوں آنکھوں کو چوما ایمن کی آنکھیں ہنوز بند تھی

اب وہ اس کے ہونٹوں پر جھکا اور اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ دیے وہ اس پر اپنے

پیار کی شدتیں لٹاتا چلا گیا جذبات کے ریلے میں وہ دونوں بہہ چکے تھے

---

شمائلہ بیگم کب سے لاؤنج میں پریشانی سے چکر کاٹتیں صالم کا انتظار کر رہی تھی

انہیں لگا تھا کہ صالم طبیعت خرابی کی وجہ سے اپنے کمرے میں سو رہا ہو گا لیکن جب

وہ کھانے کا پوچھنے اس کے کمرے میں گئی تو وہ غائب تھا پہلے تو انہوں نے پورے گھر

میں اسے ڈھونڈا

اسے کہیں نہ پا کر وہ پریشانی سے اسے کال ملانے لگی لیکن اس کا نمبر بھی بند جا رہا تھا

وہ وقفے وقفے سے اسے کال ملاتی رہیں لیکن ہر بار ایک ہی جواب آیا

اب ان کے پاس انتظار کرنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا

۔۔۔۔۔۔

"طبیعت بھی خراب تھی پتا نہیں کہاں چلا گیا۔۔۔" وہ خود سے ہم کلامی کر رہی تھی کہ باہر سے صالم کی گاڑی کی آواز آئی وہ سیدھی ہو کر کھڑی ہو گئیں اور نظریں دروازے پر ٹکا دیں

گاڑی گیراج میں کھڑی کر کے صالم گاڑی سے باہر آیا اور منساء کی طرف کا دروازہ کھولا وہ ناچاہتے ہوئے بھی گاڑی سے باہر آئی

صالم کے ساتھ کسی لڑکی کو آتے دیکھ کر شائلہ حیران ہوئیں اب وہ ان کے سامنے کھڑا تھا اور منساء سہمی سی اس کے پیچھے کھڑی تھی

"یہ کون ہے۔۔۔" وہ منساء کی طرف اشارہ کر کے بولیں

"آپ کی بہو۔۔۔" وہ بے نیازی سے بولا

"کیا۔۔۔۔"

"ہانجی۔۔۔اور جانتی ہیں یہ کون ہے۔۔۔" وہ مڑ کر ایک نظر منساء کو دیکھتے بولا

"کون۔۔۔"وہ اب سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھیں

"فخر چاچو کی بیٹی منساء۔۔۔"اس کی بات پر جہاں شائلہ حیران ہوئی تھی وہیں منساء کا بھی منہ کھلا تھا کہیں نہ کہیں اب اسے سب۔ سمجھ آنے لگا تھا

"صالم۔۔۔۔۔یہ کیا کیا تم نے۔۔۔ منع کیا تھا میں نے تمہیں۔۔۔"وہ شدید صدمے سے بولیں

"امی۔۔۔آپ بھول سکتی ہیں سب آپ کو صبر آ سکتا ہے لیکن مجھے نہیں۔۔۔یہ حوصلہ مجھ میں نہیں ہے۔۔۔"

شائلہ کچھ بولنے لگیں تھیں لیکن صالم نے آخری بات کر کے انہیں روکا

"جو ہونا تھا وہ ہو گیا اب آپ پلیز ہر بات پر مجھے اس کے طعنے مت دیجیے گا۔۔۔"

بات ختم کر کے اس نے منساء کا ہاتھ پکڑا اور زبردستی کھینچتے ہوئے اسے اندر لے گیا

جاتے جاتے منساء امید بھری نظروں سے شائلہ کو دیکھ رہی تھی لیکن وہ کچھ بھی کرنے سے قاصر تھی


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

۔۔۔۔۔۔

کمرے میں پہنچ کر منساء نے اس سے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور عجیب نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی

"کیا مل گیا آپ کو یہ سب کر کے ہاں۔۔۔۔ کیا ضرورت تھی آپ کو مجھ سے جھوٹی محبت کرنے کی۔۔۔۔۔ جب آپ کو مجھ سے پیار تھا ہی نہیں تو یہ سب ڈرامہ کیوں کیا۔۔"

منساء کی اس بات پر وہ اس کی طرف بڑھا اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسے بازوؤں سے پکڑ کر اپنے قریب کیا منساء کے بازو اب اسکی مضبوط گرفت میں تھے جسے وہ مسلسل چھڑوانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی

صالم نے اسے مزید خود سے قریب کیا اس کے چہرے پر جمے آنسو کے نشان وہ دیکھ سکتا تھا ایک خونخوار نظر اس پر ڈالتے وہ بولا

"کس نے کہا میں تم سے پیار نہیں کرتا۔۔۔ تم سے تو عشق ہے مجھے۔۔۔"



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تو یہ عشق ہے آپکا آپ زبردستی اٹھا کر لے آئے مجھے۔۔"وہ ابھی بھی اپنے بازوؤں کو چھڑوا رہی تھی

"ہاں۔۔۔کیونکہ مجھے میرا پیار بھی چاہیے۔۔۔۔اور ساری عمر جو تم لوگوں نے میرا اور میری ماں کا حق مارا ہے اس کا بدلہ بھی۔۔۔"وہ اپنا چہرہ اس کے چہرے کے مزید قریب کرتا بولا

اسے اتنا قریب دیکھ کر منساء نے آنکھیں بند کر لیں

"آپ کو کبھی میرا پیار نہیں مل سکتا۔آپ چاہے جتنی بھی کوشش کر لیں۔۔۔۔جو آپ نے کیا اس پر میں مرنا پسند کروں گی لیکن آپ کے ساتھ رہنا نہیں۔۔۔"

منساء کی بات پر صالم کی گرفت ڈھیلی ہوئی

"مجھے مجبور مت کرو منساء کہ میں اپنا حق مانگوں تم سے۔۔۔"وہ اسے خود سے دور کرتا بولا

اس کی گرفت ڈھیلی ہونے پر منساء نے اسے دھکا دیا اور بولی

"حق۔۔۔اگر آپ میرے قریب بھی آئے نا تو۔۔۔تو میں چیخنا شروع کر دوں گی۔۔۔" بات کرتے ہوئے آنسو بے اختیار اس کی آنکھوں سے گر رہے تھے

اس کی ادنی سی دھمکی پر صالم مسکرایا لیکن اس کے آنسو دیکھ کر وہ اس کے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کرنا چاہتا تھا وہ کچھ کہے بغیر چلتا ہوا بیڈ کی ایک سائیڈ پر جا کر بیٹھ گیا

اپنے جوتے اتارے اور بیڈ پر لیٹ کر آنکھیں بند کر لیں

منساء کھڑی اسے دیکھ رہی تھی

"آجاؤ سو جاؤ ادھر۔۔۔" وہ آنکھیں کھول کر اپنے ساتھ والی جگہ پر اشارہ کرتے بولا

"مجھے نہیں۔ سونا آپ کے ساتھ۔۔۔" منساء نے منہ پھیرتے ہوئے کہا

"آرام سے آجاؤ گی یا زبردستی لانا پڑے گا۔۔۔" اس نے قدرے سختی سے کہا

اس کی دھمکی سے زرا ڈر کر وہ پیر پٹختی ہوئی آئی اور بیڈ پر آ کر بیٹھ گئی

"لیٹ جاؤ۔۔۔" ایک اور حکم صادر ہوا

وہ پھر بھی بت بنے بیٹھی رہی

"لگتا ہے خود ہی لیٹنا پڑے گا۔۔۔" وہ اٹھتے ہوئے بولا

"نہیں۔۔۔" اس کے اٹھنے پر منساء گھبرا کر جلدی سے لیٹ گئی صالم اس کی معصوم سے حرکت پر مسکرایا اور دوبارہ سے اپنی جگہ پر لیٹ گیا

منساء نے بھی آنکھیں بند کر لیں آنسوؤں کی ایک لڑی اس کی آنکھوں کے کونوں سے نکل کر تکیے پر گرنے لگی

کیا کیا سوچا تھا اس نے اپنی شادی کیلیے اس کے سارے ارمان اب آنسو بن کے نکل رہے تھے

صبح ازلان جب فریش ہو کر باہر آیا تو ایمن ابھی سو رہی تھی اس نے مسکرا کر اسے دیکھا اور آہستہ آہستہ قدم چلتا اس کے پاس پہنچا اور اس پر زرا سا جھک کر بولا

"ایمن بیگم۔۔۔ صبح ہو گئی ہے۔۔۔ اٹھ جاؤ۔۔" وہ ساتھ ساتھ اس کے چہرے پر آئی لٹوں کو کان کے پیچھے اڑس رہا تھا

اس کے لمس پر ایمن تھوڑا سا کسمسائی اور آدھی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا

"اٹھ جاؤ نا نہیں تو امی کہیں گی کیسی پھوہڑ بہو لے آئے ہو میرے لیے۔۔۔"

اس کی بات پر ایمن نے برا سا منہ بنا کر اس کے سینے پر مکہ رسید کیا ازلان ہٹ کر پیچھے ہوا ایمن اپنے بال سمیٹتی اٹھی

"میں جا رہا ہوں تم فریش ہو کر آ جاؤ۔۔۔"

"اوکے۔۔۔" ایمن نے انگڑائی لیتے ہوئے کہا

ازلان نے اس کے ماتھے پر پیار کا اور مسکرا کر اسے دیکھتا کمرے سے باہر آیا

۔۔۔۔۔۔۔۔

بی جان، فخر صاحب اور فرزانہ بیگم لاؤنج میں پریشان سے بیٹھے تھے

"فخر۔۔۔ ہمیں پولیس والوں کو بتا دینا چاہیے وہ میری بیٹی کو ڈھونڈ لیں گے۔۔۔"

کہتے کہتے ان کی آنکھیں نم ہوئیں

"فرزانہ ٹھیک کہہ رہی ہے بیٹا۔۔۔ تم کیوں پولیس کو خبر نہیں کر رہے۔۔۔" اب کی بار بی جان بولیں

"کیا کہوں ان سے ہاں۔۔۔کہ میری بیٹی گھر سے بھاگ گئی۔۔۔" فخر صاحب جو خاموشی سے ان کی باتیں سن رہے تھے اچانک سے ہی بھڑک کر بولے

ان کی بات پر فرزانہ نے تعجب سے انہیں دیکھا تھا

اندر سے آتے ازلان نے بھی یہ بات سن لی تھی

"بابا۔۔۔" وہ بے یقینی سے انہیں کہتا ان کی طرف آیا

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔۔۔کیا ہوا ہے۔۔۔" وہ تینوں کی طرف ہی دیکھ رہا تھا بی جان اور فرزانہ بیگم نے سر جھکا لیے

کسی سے جواب نہ پا کر وہ دوبارہ فخر صاحب کی طرف متوجہ ہوا

"بتائیں بابا۔۔کیا بات کر رہے ہیں آپ۔۔بتائیں نہ مجھے۔۔۔" وہ اونچی آواز میں بولا

فخر صاحب کوئی جواب نہ دے پائے

"بیٹا۔۔۔منساء کل رات سے غائب ہے۔۔۔ہم کل سے ڈھونڈ رہے ہیں اس کا کوئی


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پتہ نہیں چلا

بی جان کی پوری بات بتانے پر وہ شدید حیرت میں مبتلا سب کو دیکھنے لگا

"کیا۔۔۔منساء کل سے غائب ہے اور آپ لوگوں نے مجھے بتانا ہی ضروری ہی نہیں سمجھا۔۔۔"

"بیٹا۔۔۔"

"بس کریں امی۔۔اتنی بڑی بات آپ لوگوں نے مجھ سے چھپائی۔۔۔میری بہن رات سے گھر نہیں آئی اور آپ لوگوں نے مجھے بتایا تک نہیں۔۔۔"

فرزانہ بیگم کی بات کاٹ کر وہ صدمے سے بولا

"خیر ابھی یہ باتیں کرنے کا وقت نہیں ہے۔۔۔۔آپ لوگوں نے پولیس کو خبر کی۔۔۔۔"وہ خود کو سنبھالتے ہوئے بولا

"بیٹا۔۔۔تمہارے بابا پولیس کو خبر نہیں کرنے دے رہے۔۔۔"فرزانہ بیگم کی بات پر اس نے نظریں فخر صاحب کی طرف گھمائیں

www.novelsclubb.com

"کس منہ سے بتائیں پولیس کو ہاں۔۔۔صاف ظاہر ہے وہ اپنی مرضی سے گئی ہے یہاں سے۔۔۔"

"بابا آپ اپنی بیٹی پر شک کر رہے ہیں۔۔۔"

"تو اور کیا کروں۔۔۔۔اتنی بھیڑ میں بھلا کون اسے زبردستی اٹھا کر لے جا سکتا ہے۔۔۔"

"میں جانتا ہوں اسے کون لے کر گیا ہے۔۔۔" وہ پر سوچ انداز میں بولا سب نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا

"کون۔۔" فرزانہ بیگم نے تجسس سے پوچھا

"صالم۔۔۔صالم لے کر گیا ہے اسے۔۔۔"

اس کے اتنے یقین سے کہنے پر ایک دفعہ تو سب ہی سوچ میں پڑ گئے

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔۔" فخر صاحب نے سوالیہ انداز میں پوچھا

"آپ نے ہر جگہ دیکھا۔۔۔" وہ ان کی طرف دیکھ کر پوچھنے لگا

www.novelsclubb.com

"ہاں۔۔۔"

"صالم کے آفس میں دیکھا۔۔۔"اس کے سوال پر وہ خاموش ہو گئے

"میں ابھی جا کر دیکھتا ہوں۔۔۔مجھے پورا یقین ہے یہ سب اس نے ہی کیا

ہے۔۔۔"

یہ کہ کر اس نے گاڑی کی طرف قدم بڑھا دیے

"ازلان۔۔۔"

"واپس آ کر بات ہوتی ہے بابا۔۔۔"یہ کہ کر وہ گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی گھر سے

باہر لے گیا

www.novelsclubb.com

اندر سے آتی ایمن نے اسے پریشانی سے باہر جاتے دیکھا

تو فرزانہ بیگم کی طرف آئیں

"امی۔۔۔کیا ہوا ہے انہیں۔۔۔"وہ گیٹ کی طرف دیکھتے بولی جہاں سے ابھی

ازلان باہر گیا تھا

"آ۔۔۔کچھ نہیں بیٹا آفس کا کوئی ضروری کام آگیا تھا اسی لیے گیا ہے۔۔۔"

"لیکن امی۔۔۔"اس کا دل ماننے کو تیار نہیں ہو رہا تھا

"بیٹا کچھ نہیں ہوا نا۔۔۔چلو ناشتہ کر لو پہلے۔۔۔۔"

وہ ایمن کو اندر لے جاتے ہوئے بولیں ساتھ ہی انہوں نے بی جان اور فخر صاحب کو بھی اندر آنے کا اشارہ کیا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دوسری طرف

منساء کی جب آنکھ کھلی تو اس نے صالم کو اپنے پاس ہی لیٹے پایا وہ آنکھیں ملتی اٹھی

رات دیر تک رونے کی وجہ سے اس کی آنکھیں سوج چکی تھیں

انہی آنکھوں سے اس نے ایک نظر صالم کو دیکھا وہ اس سے نفرت کرنا چاہتی تھی

لیکن نہیں کر پا رہی تھی آخر کوفت سے اس نے نظریں ہٹا لیں

اچانک اسے ہی گھر والوں کا خیال آتے اس کی آنکھیں پھر سے بھیگ گئیں


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیا سوچ رہے ہوں گے وہ میرے بارے میں۔۔۔وہ تو سوچ رہے ہوں گے میں گھر سے بھاگ گئی۔۔"ایسی ہی کئی باتیں اس کے دماغ میں آئیں جو اس کے دکھ میں اضافہ کر گئیں

اچانک سے اس کی نظر صالم کے سائیڈ ٹیبل پر پڑے موبائل پر گئی

اور کسی سے ہو نہ ہو ازلان سے اسے امید تھی کہ وہ اس کی بات ضرور سنے گا ازلان کو کال کرنے کی غرض سے اس نے صالم کے موبائل کی طرف دیکھا

اپنی جگہ سے اٹھی اور دبے قدموں چلتی اس کی سائیڈ ٹیبل کے قریب پہنچی

ابھی اس نے موبائل اٹھانے کیلیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ صالم نے اپنے ہاتھ سے اس کے بڑھتے ہاتھ کو روکا

"نا میری جان۔۔۔چالاکی نہیں۔۔۔"وہ ادھ کھلی آنکھوں سے اسے دیکھتے اس کے ہاتھ کو دباتا ہوا بولا

اس کے ہاتھ پکڑنے پر منساء ایک دم سے گھبرائی تھی اس نے ہاتھ چھڑوانے کی

کوشش کی لیکن صالم نے اس کی کوششوں کو ناکام بناتے ہوئے ایک جھٹکے سے اسے اپنی طرف کھینچا وہ سیدھا اس کے سینے پر جا لگی ڈر سے اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں

صالم اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو غور سے دیکھ رہا تھا خود پر قابو کرنا اب اس کیلیے مشکل ہو رہا تھا

اس نے بغیر کچھ سوچے اسکے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں مقید کر لیا

منساء خود کو چھڑوانے کیلیے تڑپنے لگی لیکن صالم پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا

کچھ سیکنڈ بعد اس نے خود ہی منساء کو چھوڑا رہائی ملنے پر وہ جلدی سے سیدھی ہو کر کھڑی ہو گئی اور اپنے ہونٹوں کو مسلنے لگی جیسے اپنے ہونٹوں سے اس کا لمس ہٹا رہی ہو

"تم سے پیار ہے اسی کیے چھوڑ دیا۔۔۔اگلی بار ایسی حرکت کی تو اس سے سخت سزا ملے گی۔۔۔"

وہ سپاٹ سا اسے دیکھتا بولا

منساء کوئی جواب دیے بغیر جانے لگی جب صالم نے اسے پکارا

"منساء۔۔۔میرے کپڑے پریس کر دو۔۔۔مجھے آفس جانا ہے۔۔۔۔"

صالم نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا

منساء حیرت کا پتلا بنے مڑی اور عجیب نظروں سے اسے دیکھنے لگی

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔جو کہا ہے وہ کرو۔۔۔"

منساء کی حیرت میں اضافہ ہوا

"آپ کو زرا پچھتاوا نہیں ہے۔۔۔کسی کی بیٹی کو آپ یوں زبردستی گھر سے اٹھا کر لے آئیں ہیں۔۔۔پتا نہیں میرے گھر والے کس حال میں ہونگے اور آپ۔۔۔آپ کو تو کوئی فرق ہی نہیں پڑتا آپ کو اپنے کپڑے پریس کروانے کی پڑی ہے۔۔۔۔"

وہ تعجب سے اسے دیکھتے اپنے دل کی بھڑاس نکال رہی تھی

اس کی بات پر صالم ہلکا سا مسکرایا

"تو یوں کہو نا کہ شرٹ پریس کرنے میں موت آ رہی ہے۔۔۔اتنا بڑا لیکچر دینے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔"وہ اسکی باتوں کو نظر انداز کرتا بولا

منساء کا دل کیا اس بے حس کا منہ نوچ لے لیکن وہ خود پر قابو کیے گھور کر اسے دیکھتی رہی

"آنکھوں سے کھاؤ گی کیا۔۔۔"وہ اس کے چہرے کے سامنے چٹکی بجاتے بولا

"میں آپ کے کپڑے پریس نہیں کروں گی۔۔۔نوکرانی نہیں ہو میں آپکی۔۔۔"وہ تڑخ کر بولی

www.novelsclubb.com

"لگتا ہے ایک اور ڈوز دینی پڑے گی تمہیں۔۔۔"وہ اس کے قریب آتا بولا منساء بھی بت بنے وہیں کھڑی رہی

ابھی وہ اس پر جھکنے ہی لگا تھا کہ منساء جلدی سے بول کر پیچھے ہوئی

"کرتی ہوں پریس۔۔۔"

"گڈ۔۔۔"وہ مسکرا کر اس کے گال کو سہلاتے اب فریش ہونے کیلیے جا چکا تھا

منساء دل میں اس کو سناتی اس کی الماری میں سے شرٹ ڈھونڈنے لگی

۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر کے بعد صالم بغیر شرٹ کے ہی باہر آیا

"میری شرٹ۔۔"وہ منساء کی طرف دیکھ کر بولا

اسے شرٹ دینے کیلئے جیسے ہی منساء مڑی اس کو بغیر شرٹ کے دیکھ کر ہلکی سی چیخ کر آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا

صالم نے پہلے اسے اور پھر اپنی طرف دیکھا اور اس کے ہاتھ سے اپنی شرٹ کھینچ کر پہنتے ہوئے بولا

"تمہاری یہی حرکتیں مجھے گستاخی پر مجبور کرے ی ہیں۔۔۔"

منساء نے آنکھوں سے ہاتھ ہٹا کر اسے دیکھا اس کی آنکھوں میں پھر سے شرارت دیکھ کر وہ جلدی سے وہاں سے بھاگی اور کمرے سے باہر نکل گئی

صالم مسکراتے ہوئے اسے جاتے دیکھتا رہا

---

منساء باہر آئی تو شائلہ میز پر ناشتہ لگا رہی تھیں۔۔۔پوری رات وہ صالم کی حرکت کے بارے میں سوچتی رہیں تھیں بہت سوچنے کے بعد وہ اسی نتیجے پر پہنچی تھیں کہ جو ہوا سو ہوا۔۔۔منساء کو اب وہ اپنی بہو مان لیں گی کیونکہ اس سب میں اس کا کوئی قصور نہیں تھا۔۔۔

منساء چلتی ہوئی ان کے پاس آئی اسے یہ سمجھ نہ آیا کہ انہیں کیا کہ کر مخاطب کرے کتنی ہی دیر وہ کھڑی یہی سوچتی رہی پھر گویا ہوئی

"چاچی۔۔"

اس کی آواز پر شائلہ مڑی اور مسکرا کر اس کے پاس آئیں

"ارے اٹھ گئی تم بیٹا۔۔۔"

شائلہ کا خوش کن رویہ دیکھ کر منساء کو کچھ عجیب لگا

www.novelsclubb.com

"جی۔۔" مختصر سا جواب آیا

"اور صالم کہاں ہے۔۔۔" وہ اس کے پیچھے دیکھ کر بولیں

"وہ آرہے ہیں۔۔۔" منساء قدرے جھجکتے بولی

"اچھا آؤ تم تو بیٹھو۔۔۔ ناشتہ لگا دیا ہے میں نے۔۔۔" وہ ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے بولی

"مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔"

"بھوک نہیں بھی ہے تو کھانا پڑے گا۔۔۔" وہ وہیں کھڑی تھی جب کمرے سے آتے صالم نے اسے جواب دیا

www.novelsclubb.com

صالم چلتا ہوا اس کے ساتھ سے گزر کر کرسی پر جا کر بیٹھ گیا

"بیٹھیں آپ دونوں۔۔۔" اس نے دونوں کو کہہ کر ناشتہ اپنی طرف کھینچا

شائلہ نے بیٹھتے ہوئے منساء کو بھی اشارے سے بیٹھنے کا کہا

وہ خاموشی سے چلتی ہوئی شائلہ کے ساتھ آ کر بیٹھ گئی

ناشتے کے دوران کوئی کچھ نہ بولا

ناشتے کرنے کے بعد صالم اپنی جگہ سے اٹھتا شائلہ سے مخاطب ہوا

"آج تو آپ نے ناشتہ بنا دیا۔۔۔کل سے ناشتہ سمیت گھر کے سارے کا منساء کرے گی۔۔۔"

منساء نے حیرت سے اسے دیکھا

"لیکن بیٹا۔۔۔"

"میں نے جو کہنا تھا کہ دیا۔۔۔" یہ کہ کر اس نے جتاتی نظروں سے منساء کی طرف دیکھا جس کا مطلب یہ تھا کہ اگر اس کی بات نہ مانی تو پھر سے سزا مل سکتی ہے

منساء اس کی نظروں کا مفہوم سمجھ کر اپنی نظر جھکا گئی صالم اسے ہی دیکھتا باہر کی طرف چل پڑا

---

ازلان تیزی سے گاڑی چلا رہا تھا اسے جلد سے جلد صالم کے آفس پہنچنا تھا

آفس کے سامنے اس نے گاڑی روکی اور گاڑی سے اتر کر تیز تیز قدم چلتا آفس کے اندر آیا

وہ صالم کے روم کی طرف ہی جا رہا تھا جب خالد صاحب نے اسے روکا

"کہاں جا رہے ہیں آپ۔۔۔"

"آپ بیچ میں مت پڑے۔۔۔" انہیں سائیڈ میں کرتا وہ صالم کے روم کی طرف بڑھا سارے آفس والے حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے

---

ایک جھٹکے سے اس نے دروازہ کھولا اور چلتا ہوا صالم کے سامنے آ کھڑا ہوا

صالم نے سر اٹھا کر اسے دیکھا ایک شیطانی مسکراہٹ اس کے چہرے پر آئی

---

---

ایک طنزیہ مسکراہٹ ازلان پر ڈالتے وہ اٹھا اور اس کے سامنے آ کھڑا ہوا



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میری بہن کہاں ہے۔۔۔"ازلان۔اونچی آواز میں دھاڑا

"سوری۔۔۔میری آفس سے گمشدہ بہنیں نہیں ملتیں۔۔۔"

پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ پھسائے وہ پر سکون انداز میں بولا مسکراہٹ اب بھی

چہرے پر تھی جس کا مقصد صرف ازلان کے غصے کو ہوا دینا تھا

ازلان کا پارہ ہائی ہوا وہ اس کی گریبان کو اپنی گرفت میں لیتا بولا

"میں جانتا ہوں میری بہن کو تم نے ہی اغواء کیا ہے۔۔۔کہاں رکھا ہے میری بہن

کو بتا۔۔۔"

"ریلیکس۔۔۔ریلیکس۔۔۔"اس کے غصے کی پرواہ کیے بغیر صالم نے اپنے کالر

سے اس کے ہاتھ الگ کیے

"نہ بتاؤں تو۔۔۔"وہ ہونٹوں کو گول کرتا بولا

"میں جان سے مار دوں گا تمہیں۔۔۔"وہ ایک دفعہ پھر اس کی طرف بڑھتا بولا

صالم نے تھوڑا پیچھے ہو کر اس کا وار خالی جانے دیا

"بتاؤ مجھے نہیں تو میں پولیس کو بتادوں گا۔۔۔"ازلان پھر سے دھاڑا

"ایک منٹ۔۔۔ایک منٹ۔۔۔تم جس بہن کی بات کر رہے ہو نا اب وہ میری بیوی ہے۔۔۔۔تو تم پولیس میں یہ رپورٹ کرواؤ گے کہ میں اپنی بیوی کو بھگا کر لے گیا۔۔۔"آخری جملہ اس نے مصنوعی حیرانی سے کہا

ازلان کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا اس بارے میں تو اس نے سوچا ہی نہیں تھا

"کیا بقواس کر رہے ہو تم۔۔۔"

"میں کوئی بقواس نہیں کر رہا۔۔۔نہیں یقین تو نکاح نامہ دکھا دیتا ہوں تمہیں۔۔۔"اس نے اپنی ٹیبل کی دراز سے نکاح نامہ نکال کر اس کی طرف بڑھایا

ازلان نے بی یقینی سے اسے تھاما اور بے یقینی سے اسے پڑھنے لگا

"یہ۔۔۔۔یہ۔۔۔یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔میری بہن کبھی ایسا نہیں کر سکتی۔۔۔"وہ ہاتھوں میں پکڑے کاغذوں کو دیکھتے صدمے سے بولا

"وہ کر چکی ہے مسٹر ازلان۔۔۔"وہ اس کے ہاتھ نکاح نامہ تقریباً چھینتے ہوئے

بولا

"کیوں کر رہے ہو تم ایسا۔۔۔کیا مل جائے گا تمہیں یہ سب کر کے۔۔۔۔"

اب کی بار اس کی آواز دھیمی تھی

"میں بس تم لوگوں کو اس تکلیف سے گزارنا چاہتا۔۔۔۔جس تکلیف سے ہم گزرے وہ بھی تم لوگوں کی وجہ سے۔۔۔۔"

"میں سمجھا نہیں۔۔۔"وہ جانچتی نظروں سے صالم کو دیکھنے لگا

"ابھی سمجھو گے بھی نہیں۔۔۔بہت جلدی سمجھ آجائے گی تمہیں۔۔۔"وہ نکاح نامہ ٹیبل پر رکھ کر پھر اس کی طرف متوجہ ہوا

"پولیس میں کمپلین کرنے سے پہلے سوچ لینا تم لوگوں کی اپنی ہی بدنامی ہو گی۔۔۔"

ازلان سے کوئی جواب نہ بن پڑا وہ بس گور کر اسے دیکھے گیا

"جا سکتے ہو تم۔۔۔"صالم نے دروازے کی طرف اشارہ کر کے اسے باہر جانے کا

کہا

"دیکھ لوں گا تمہیں میں۔۔۔"وہ غصیلے انداز میں کہتا دروازے کی طرف بڑھا

"اور ہاں۔۔۔میں زبردستی لے کر گیا تھا اسے اور نکاح بھی زبردستی کیا۔۔۔منساء کا کوئی قصور نہیں ہے اس میں۔۔۔۔"

صالم کی بات پر اس نے مڑ کر ایک نظر اسے دیکھا اور باہر کی طرف بڑھ گیا

---

اس کے جانے کے بعد صالم نے بھی آفس سے باہر خالد صاحب کی طرف آئے

"خالد صاحب۔۔۔میں گھر جا رہا ہوں آپ سنبھال لیں گے نا۔۔۔"

وہ خالد صاحب کی ٹیبل کے سامنے کھڑا بولا

"سر۔۔۔لیکن کیوں۔۔۔"خالد صاحب نے کھڑے ہوتے پوچھا

"ازلان آیا تھا اسے میں نے اپنے اور منساء کے نکاح کے بارے میں بتا دیا ہے۔۔۔اب وہ کہیں سے بھی کر کے میرے گھر پہنچ جائے گا۔۔۔مجھے ابھی گھر



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

رہنا ہو گا۔۔۔"

"اوکے سر۔۔۔" خالد صاحب تابعداری سے بولی

"اور ہاں میں شائید کچھ دنوں تک نہ آسکوں۔۔۔ تو میرا آفس آپ کے حوالے۔۔۔"

اس کے جواب میں خالد صاحب نے سینے پر ہاتھ رکھ کر سر جھکایا

صالم ان کا کندھا تھپتپاتا باہر کی طرف چل پڑا

---

ازلان غصے میں گاڑی چلائے جا رہا تھا اس کا رخ گھر کی طرف تھا۔۔۔۔ منساء کو لے کر اس کے دماغ میں طرح طرح کے وسوسے آ رہے تھے اسے صالم کے گھر کا پتہ ہوتا تو وہ سیدھا وہیں جاتا

ادھر ادھر دیکھتے انجانے میں ایک جگہ اسے صغریٰ جاتی دکھائی دی ازلان نے جلدی سے گاڑی کا رخ اس کی طرف موڑا اور اس کے سامنے جا کر گاڑی روکی

اپنے سامنے گاڑی کو رکتا دیکھ کر صغریٰ نے پریشانی سے منہ پر ہاتھ رکھا وہ بھاگنے ہی والی تھی کہ ازلان نے گاڑی سے نکلتے ہوئے اسے پکارا

"رکیں۔۔۔میری بات سنیں۔۔۔گھبرائیں نہیں میں کچھ نہیں کہوں گا آپ کو۔۔۔"

اس کی بات صغریٰ رک کر اسے دیکھنے لگی ازلان اب اس کے سامنے آ کھڑا ہوا

"آپ پریشان مت ہوں۔۔۔مجھے بس ایک بات پوچھنی تھی آپ سے۔۔۔۔"

"پوچھو۔۔۔"صغریٰ نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا جیسے اسے پہچاننے کی کوشش کر رہی ہو

www.novelsclubb.com

"اس دن آپ ہمارے گھر آئی تھی جس کا رشتہ لے کر۔۔۔کیا وہ آپکا اپنا بیٹا تھا۔۔"

سوالیہ انداز میں پوچھا گیا

"ہاں وہ۔۔۔وہ۔۔۔"کہتے کہتے وہ رکی اور ازلان کو دیکھتے بولی

"ایسے کیسے مفت میں بتادوں۔۔۔"وہ للچاتی نظروں سے دیکھتی بولی

ازلان نے کوفت سے اسے دیکھتے ہوئے جیب میں سے کچھ پیسے نکال کر اس کی طرف بڑھائے

پیسے دیکھ کر جیسے اس کی رال ٹپکنے لگی اس نے جلدی سے ازلان کے ہاتھوں سے پیسے لے لیے

"اب بتاؤ۔۔۔کیا لگتا ہے وہ آپکا۔۔۔"

"وہ۔۔۔وہ تو کچھ بھی نہیں لگتا میرا۔۔۔۔مجھے تو بس خالد صاحب نے پیسے دیے تھے کہ اس کی امی بن کے اس کا رشتہ لے کر جانا ہے۔۔۔۔میں بھی چل پڑی۔۔۔"اس کے بعد اس نے اپنا مخصوص قہقہہ لگایا

ازلان نے حیرت سے اسے دیکھا وہ تو جیسے سکتے میں آگیا تھا

"اب میں جاؤں۔۔۔"صغریٰ کھسیانے لہجے میں بولی

"ہاں جائے۔۔۔"

اس کے جانے کے بعد وہ ماتھے پر انگلیاں رگڑتا گاڑی میں آبیٹھا کیا تھا وہ شخص جو


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اتنے کھیل ان کے ساتھ کھیل گیا اور انہیں پتا بھی نہ چلنے دیا

---

اپنے گھر کے سامنے اس نے گاڑی روکی اور ہارن بجائے چوکیدار کے دروازہ کھولنے پر وہ گاڑی چلا کر اندر لے گیا فرزانہ بیگم، فخر صاحب، بی جان اور ایمن لاؤنج میں بیٹھے اس کا انتظار کر رہے تھے ایمن کو بھی وہ سب کچھ بتا چکے تھے

وہ اب ان کے گھر کا فرد ہی تھی اس سے اب کچھ چھپا تو نہیں سکتے تھے

ازلان کو آتا دیکھ کر سب پریشانی سے اس کی طرف لپکے

"منساء کا کچھ پتہ چلا۔۔۔" فرزانہ بیگم نے امید بھرے لہجے میں پوچھا

ازلان نے اثبات میں سر ہلایا اور تھکے تھکے قدم چلتا کرسی پر آکر بیٹھا سب اس کے آس پاس آکر بیٹھے اور جواب طلب نظروں سے اسے دیکھنے لگے۔۔۔ سوائے ایمن کے وہ بیٹھنے کی بجائے اس کے ساتھ ہی کھڑی ہو گئی

"کہاں ہے میری بچی۔۔۔" اب کی بار بی جان بولیں

"بتاؤنا ازلان کچھ بول کیوں نہیں رہے۔۔۔"فرزانہ بیگم نے اس کی خاموشی دیکھ کر پوچھا

"منساء صالم کے پاس ہی ہے۔۔۔"ازلان نے اٹک اٹک کر جملہ مکمل کیا اس کی بات پر جہاں باقی لوگ پریشان ہوئے تھے وہیں ایمن کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا

"کیا۔۔۔وہ اسکو کیسے لے گیا۔۔۔۔"فخر صاحب نے تعجب سے پوچھا

"مجھے نہیں پتا کیسے۔۔ لیکن وہ اسے لے گیا اور۔۔۔اور نکاح بھی کر لیا اس سے۔۔۔۔"یہ ازلان ہی جانتا تھا کہ اس نے کتنی مشکل سے یہ الفاظ کہے اسکی بات کے بعد کسی میں بولنے کی ہمت نہ ہوئی ماحول میں بلکل خاموشی چھا گئی جسکو ایمن کی آواز نے توڑا

"صالم۔۔۔۔۔وہ جو منساء کا باس تھا۔۔۔"اسنے سوالیہ انداز میں ازلان سے پوچھا

ازلان نے تعجب سے اسے دیکھا اور اپنی جگہ سے کھڑا ہوتے پوچھا

"ہاں۔۔۔تم جانتی ہو اس کو۔۔۔"

"آ۔۔۔ہاں جانتی ہوں۔۔۔"وہ تو جیسے گھبرا گئی تھی

"تم کیسے جانتی ہو اس کو۔۔۔"وہ شکی نظروں سے اسے دیکھتا بولا

ایمن نے گھبرا کر ایک نظر سب کو دیکھا وہ اسی کی طرف ہی دیکھ رہے تھے

"وہ۔۔۔کیونکہ۔۔۔۔وہ میرا کزن ہے میری پھپھو کا بیٹا ہے۔۔۔۔۔"

"لیکن تمہاری شادی میں تو ہم نے اسے نہیں دیکھا۔۔۔"فرزانہ بیگم کے پوچھنے پر

وہ بولی

"میری شادی پر صالم کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی تھی جس کی وجہ سے وہ اور

شمائلہ پھپھو نہیں آ سکے تھے۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

شمائلہ نام پر سب نے ہی چونک کر اسے دیکھا

"کیا نام لیا تم نے پھپھو کا۔۔۔"ازلان نے جیسے تصدیق کرنا چاہی

"شمائلہ۔۔۔"

"اوشٹ۔۔۔"ازلان نے پریشانی سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر نیچے جھٹکا

"وہ ضرور اسی بات کا بدلہ لے رہا ہے۔۔۔۔"ازلان کی بات پر فخر صاحب اور بی جان نے فرزانہ بیگم کی طرف دیکھا ان کے منع کرنے کے باوجود وہ انہیں سب بتا چکی تھیں لیکن یہ وقت ان سے پوچھ گچھ کرنے کا نہیں تھا وہ جلدی سے ازلان کی طرف متوجہ ہوئے

"تمہیں کیسے پتا بیٹا کہ وہ بدلہ لے رہا ہے۔۔۔"فخر صاحب نے پوچھا

ان کے پوچھنے پر ازلان نے انہیں صالم کی کہی بات اور صغریٰ سے ہوئی ملاقات کے بارے میں بتایا جسے سن کر سب ہی پریشانی میں مبتلا ہو گئے

"تمہیں ایڈریس پتہ ہے ان کے گھر کا۔۔۔"ازلان نے ایمن کی طرف دیکھ کر پوچھا

ایمن نے اثبات میں سر ہلایا

"بتاؤ۔۔۔"

ایمن کے ایڈریس بتانے پر ازلان اور فخر صاحب گاڑی کی طرف چل پڑے

باقی سب پریشانی سے بیٹھے ان کیلئے دعا کرنے لگے

ایمن نے بمشکل اپنی آنکھوں میں آتے آنسوؤں کو روکا اس کی شادی کی پہلی صبح کا آغاز ہی ایسا ہوا تھا تو آگے پتا نہیں کتنا برا ہو گا

خود پر ضبط کرتی وہ فرزانہ بیگم سے مخاطب ہوئی

"امی۔۔۔۔شائلہ پھپو سے کیا تعلق ہے آپکا۔۔صالم نے کیوں کیا ایسا۔۔۔"

فرزانہ بیگم نے ایک نظر بی جان کو دیکھا اور ان کے اثبات میں سر ہلانے پر ایمن کو پوری بات بتانے لگی

ایمن کے چہرے پر ایک رنگ آ اور ایک جا رہا تھا۔۔۔ان کی بات پر اس کی پریشانی میں مزید اضافہ ہوا وہ بس زمین کو تکے گئی

---

دوسری طرف

صالم کے جانے کے بعد منساء نے شائلہ بیگم کے ساتھ گھر کے کام کروانے چاہے

لیکن انہوں نے یہ کر روک دیا

کہ نئی نویلی دلہن دلہن سے کام کروانا اچھا نہیں لگتا

شائلہ بیگم کا اچھا رویہ دیکھ کر اسے کچھ تسلی ہوئی تھی

کمرے کی صفائی کر کے وہ باہر آئی تو شائلہ بیگم گھر کے باقی کام ختم کر چکی تھیں اس نے ایک نظر صاف ستھرے گھر میں دوڑائی۔۔۔شائلہ بیگم کو کچن میں پا کر وہ ان کی طرف آئی

"کیا کر رہی ہیں۔۔۔"منساء کی آواز پر انہوں نے مڑ کر اسے دیکھا اور مسکراتے ہوئے بولیں

www.novelsclubb.com

"کھانا بنانے کیلئے پیاز کاٹ رہی ہوں۔۔۔"

"ارے آپ کیوں کاٹ رہی ہیں مجھے دیں میں کاٹ دیتی ہوں۔۔۔"منساء نے ان کی طرف بڑھتے ہوئے کہا

"ارے نہیں بیٹا میں کر لوں گی۔۔۔"شائلہ بیگم نے جھجکتے ہوئے کہا

"چاچی یہ دیں مجھے۔۔۔"اس نے زبردستی ان کے ہاتھ سے پیاز کی پلیٹ اور چھری لی اور کچن میں ہی رکھے ٹیبک پر بیٹھ کر کاٹنے لگی

"ویسے تم امی کہہ سکتی ہو مجھے۔۔۔"شائلہ بیگم اب اس کے سامنے آکر بیٹھی

"اوکے امی۔۔۔۔"وہ ہلکا سا مسکرا کر کہتی پیاز کاٹنے میں مصروف ہو گئی

"بیٹا۔۔۔میں جانتی ہوں صالم نے تمہارے ساتھ اچھا نہیں کیا لیکن وہ دل کا برا نہیں ہے۔۔۔"

ان کی بات پر منساء نے پھیکا سا مسکرا کر اپنا کام جاری رکھا

"بچپن میں بلکل ٹھیک تھا وہ۔۔۔نعمان کے جانے کے بعد جب سے اس نے ہوش سنبھالا ہے تب سے چڑچڑا ہے میں تو آج تک نہیں سمجھ پائی اسے۔۔۔لیکن ایک بات کہوں گی تم سے سچی محبت ہے اسے میں نے پہلی دفعہ صالم کو کھویا کھویا پایا تھا تمہارے خیالوں میں۔۔۔۔"

ان کی بات سنتے بے دھیانی میں منساء کے ہاتھ پر چھری چل گئی

"آؤچ۔۔۔"اس نے چھری کو چھوڑتے ہوئے اپنے ہاتھ کو پکڑا

"ارے بیٹا۔۔۔یہ کیا کر دیا۔۔۔تم یہیں بیٹھو میں لگانے کیلیے کچھ لے کر آتی ہوں۔۔۔"

منساء نے جاتی ہوئی شائلہ بیگم کا ہاتھ پکڑ کر انہیں روکا

"نہیں امی۔۔۔بس ٹھیک ہے میں خود کچھ لگالوں گی۔۔۔۔"یہ کہتے ہوئے وہ اٹھی اور کمرے کی طرف جانے لگی

شائلہ اس کے پیچھے ہی جا رہیں تھیں جب صالم انہیں اندر آتا دکھائی دیا

"کیا ہوا۔۔۔"شائلہ کو ایسے دیکھ کر اس نے پوچھا

"کچھ نہیں۔۔"انہوں نے خود کو نارمل رکھا

"منساء کہاں ہے۔۔۔۔"اس نے ادھر ادھر نظریں دوڑاتے ہوئے پوچھا

"اپنے کمرے میں ہے۔۔۔"

"اچھا۔۔۔"شائلہ کو مسکرا کر دیکھتا وہ کمرے کی طرف بڑھ گیا

۔۔۔۔۔۔

اپنے کمرے میں کھڑی

وہ دوپٹے کو انگلی پر رکھ کر وہ خون روکنے کی کوشش کر رہی تھی اس کے سفید

دوپٹے کا وہ کونہ خون سے بھر چکا تھا

ابھی وہ وہیں کھڑی تھی جب اسے دروازہ کھلنے کی آواز آئی اس نے جلدی سے ہاتھ

پیچھے کیا لیکن اندر آتے صالم نے اسے ہاتھ پیچھے کرتے دیکھ لیا تھا

"کیا چھپا رہی ہو۔۔۔" وہ منساء کے ہاتھ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

"کک۔۔کچھ نہیں۔۔میں کیوں چھپاؤں گی کچھ۔۔۔" منساء اپنی پریشانی چھپاتے

بولی

"ہاتھ دکھاؤ اپنا۔۔۔"

"نہیں صالم۔۔" اس کی مزاحمت کے باوجود صالم نے زبردستی اس کا ہاتھ کھینچ کر

اپنے سامنے کیا

اس کے ہاتھ پر خون لگا دیکھ کر اسے بی جیسے تکلیف ہوئی تھی

"یہ کیا کر دیا۔۔۔کیسے ہوا یہ۔۔۔"وہ تقریباً دھاڑا تھا

"کچھ نہیں ہے یہ بس ہلکا سا کٹ لگ گیا ہے۔۔۔"

"یہ ہلکا سا کٹ ہے۔۔۔اتنا خون بہ رہا ہے۔۔۔تم۔۔۔تم یہی کھڑی ہو میں لگانے کیلیے کچھ لے کر آتا ہوں۔۔۔"وہ پریشانی سے اس کے زخم کو دیکھ کر بولتا بھاگنے کے انداز میں اپنی بیڈ کی دراز کی طرف گیا اور پھر الماری کی طرف

منساء حیرت سے اسے اپنے لیے اتنا پریشان ہوتے دیکھ رہی تھی

الماری کی ایک دراز میں سے اس نے پائیوڈین نکالی اور اسے لے کر منساء کی طرف آیا

"ہاتھ دکھاؤ۔۔۔"منساء نے اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ تھمایا

صالم نے آہستہ آہستہ اس کے زخم پر پائیوڈین ڈالنا شروع کی

کنٹرول کرنے کے باوجود منساء اپنی سسکیوں کو نہ روک سکی تھی

"پاگل عورت۔۔۔اتنا بڑا کٹ لگالیا۔۔۔اندھی ہو کر چھری چلا رہی تھی کیا۔۔۔اپنی ہی انگلی نہیں دکھی تمہیں۔۔۔"

وہ اس کی ہی تکلیف پر اس سے شکوہ کر رہا تھا جیسے تکلیف اسے ہو رہی ہو

پائیوڈین کے بعد وہ ایک دراز سے پٹی لے آکر اس کے ہاتھ پر باندھنے لگا

"درد ہو رہا ہے۔۔۔"اس وقت صالم کی چھلکتی آنسو کو منساء بھی محسوس کر سکتی تھی

"تھوڑا سا۔۔"

صالم نے اس کے پٹی بندھے ہاتھ پر اپنے ہونٹ رکھ دیے

"آئندہ سے چھری کو ہاتھ مت لگانا۔۔۔"

"اتنی فکر کیوں۔۔۔اتنی تکلیف کیوں ہو رہی ہے آپ کو۔۔۔آپ تو مجھے تکلیف دینے کیلیئے ہی لائے ہیں نا یہاں۔۔۔"

منساء نے آنسوؤں ہر ضبط کیے بغیر کہا

"کس نے کہا میں تمہیں تکلیف دینا چاہتا ہوں۔۔۔"صالم نے اسکی آنکھوں میں

دیکھتے کہااور اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیے اس کے آنسو اپنے انگوٹھے سے صاف کرتا بولا

"میں تمہیں کبھی تکلیف نہیں دے سکتا۔۔۔تم جان ہو میری اپنی جان کو بھلا کوئی تکلیف دے سکتا ہے۔۔۔میں صرف تمہیں یہاں رکھ کر تمہارے گھر والوں کو تکلیف دینا چاہتا ہوں۔۔۔"

منساء حیرانگی سے اس کی باتیں سن رہی تھی صالم نے اس کی حیرانی کی پرواہ کیے بغیر اپنے دہکتے لب اس کے بائیں گال پر رکھ دیے

اپنے گال پر اس کا لمس محسوس کر کے منساء نے آنکھیں بند کر لیں

کچھ دیر کے بعد وہ اس سے الگ ہوا اور اس کے ماتھے سے اپنا ماتھا ٹکا کر بولا

"ویسے۔۔۔تم بہت میٹھی ہو۔۔۔اور اب تو میری پہنچ میں بھی۔۔۔"صالم نے چلبلے انداز میں کہا اور اس کو اپنی بانہوں کے گھیرے میں لیا

"اب آپ بہت فری ہو رہے ہیں۔۔۔چھوڑیں مجھے۔۔۔"منساء اس کے حصار میں

تڑپنے لگی

"نہ چھوڑا تو۔۔۔"

"تو میں ناراض ہو جاؤں گی۔۔۔"

"میں پھر منالوں گا۔۔۔"

ابھی وہ یہی باتیں کر رہے تھے کہ باہر سے مردانہ آوازیں آنے لگیں دونوں نے

حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا

باہر سے آتی مردانہ آواز سن کر وہ دونوں چونکے

"یہ تو ازلان کی آواز ہے۔۔۔"منساء روہانسی ہو کر کہتی باہر جانے لگی جب صالم نے

اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف موڑا

"منساء۔۔۔میری بات غور سے سنو۔۔۔"

منساء سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی

"تم اپنے گھر والوں کے ساتھ نہیں جاؤ گی۔۔۔"



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"لیکن صالم۔۔۔"

"میں نے کہانا تم نہیں جاؤں گی۔۔۔"

"آپ کے کہنے سے کچھ نہیں ہوتا میں اپنے گھر واپس جاؤں گی۔۔۔۔"

"اگر اپنے گھر والوں کی سلامتی چاہتی ہو تو تمہیں ان کے ساتھ جانے سے انکار کرنا ہو گا۔۔۔ باقی تمہاری مرضی۔۔۔۔" یہ کہ کر صالم نے اس کا ہاتھ چھوڑا منساء حیرت سے اسے دیکھے گئی اور وہ اسے ہکا بکا چھوڑتا کمرے سے باہر چلا گیا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فخر صاحب اور ازلان صالم کے گھر پہنچ چکے تھے

ازلان نے چلا کر صالم اور منساء کو بلانا شروع کر دیا

آواز سن کر شائلہ بیگم باہر آئیں

فخر صاحب کی ان سے نظریں ملنے پر دونوں نے ایک دوسرے سے منہ پھیرا

"اب کیا لینے آئے ہیں آپ لوگ یہاں۔۔۔ کچھ رہ گیا تھا کیا آپ لوگوں کا ہمارے

پاس۔۔۔"

شمائلہ نے نفرت آمیز لہجے میں کہا

"میری بہن۔۔۔منساء کہاں ہے۔۔۔"ازلان نے بے بسی سے کہا شمائلہ نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا

"تم۔۔۔"وہ حیرانی سے اسے دیکھتے بولیں

"چاچی۔۔۔"وہ ان کے پاس آتے بولا شمائلہ کو وہ بے بسی کی آخری حد پر لگا انہیں بے اختیار اس پر ترس آیا

"میری بہن۔۔۔منساء۔۔۔صالم زبردستی لے آیا تھا اس کو۔۔۔پلیز میری بہن کو واپس کر دیں۔۔۔"وہ التجائی لہجے میں بولا

"تم بہن بہن کا راگ الاپتے یہاں بھی آ گئے۔۔۔"صالم جو دور کھڑے اس کو گڑگڑاتا دیکھ کر مسکرا رہا تھا اب اس کے پاس آتا بولا

یہی تو وہ چاہتا تھا وہ تڑپ کر گڑگڑا کر اس کے پاس آئیں اور انہیں تکلیف میں دیکھ کر


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

خوش ہو۔۔۔بھائی کا یہ حال ہے تو باقیوں کا کیا ہو گا۔۔۔یہی سوچتے اس کے چہرے پر ایک مسکراہٹ آئی

"بہن کہاں ہے میری۔۔۔"ازلان اسے دیکھ کر تڑخ کر بولا

"ریلیکس۔۔۔وہ اپنے۔۔میرا مطلب ہے ہمارے کمرے میں ہے۔۔"ازلان کو جلانے میں اس نے کوئی کسر نہ چھوڑی

"ابھی کے ابھی میری بہن کو ہمارے ساتھ بھیج نہیں تو اچھا نہیں ہو گا تمہارے لیے۔۔۔"ازلان اس کا گریبان پکڑ کر دانت پیستے بولا

"کیا کر لے گا۔۔۔"وہ بھی اسی کا کزن تھا اکڑ کر بولا

"ازلان۔۔۔"دونوں میں ہاتھا پائی ہونے ہی والی تھی کہ فخر صاحب نے ازلان کو اور شائلہ نے صالم کو کھینچ کر پیچھے کیا

فخر صاحب نرم لہجے میں شائلہ سے مخاطب ہوئے

"دیکھو شائلہ۔۔۔ماضی میں جو کچھ بھی ہوا ہے اس کے زمہ دار ہم

ہیں۔۔۔ہمارے بچوں کی اس میں کوئی غلطی نہیں ہے ان کا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔"

اس سے پہلے کہ شائلہ کچھ بولتیں صالم بیچ میں بولا

"یہی تو بات ہے۔۔۔جب بچوں کی غلطی نہیں تھی تو مجھے کس بات کی سزا دی گئی۔۔۔آپ لوگوں کی وجہ سے۔۔۔صرف آپ لوگوں کی وجہ سے جب سے ہوش سنبھالا تب سے یتیمی کا ٹھپہ ماتھے پہ لیے پھر رہا ہوں۔۔۔کیا قصور تھا میرا کہ ساری عمر مجھے رشتوں سے دور رکھا گیا۔۔۔کیا قصور تھا میرا کہ میرے حصے کا پیار بھی کسی اور میں بانٹا گیا۔۔کیا قصور تھا میرا جو ساری عمر مجھے احساس کمتری کا شکار رکھا گیا۔۔۔میری ماں کا قصور تو اتنا بڑا نہیں تھا جتنی انہیں سزا دی گئی۔۔۔جو مقام آپ کی بیوی کو ملا وہ میری ماں کو کیوں نہیں دیا گیا۔۔۔۔جو مقام آپ کا تھا وہ میرے بابا کو کیوں نہیں دیا گیا۔۔۔"

آنسوؤں سے اس کا چہرہ تر ہو چکا تھا اپنے بیٹے کو تڑپتا دیکھ کر شائلہ بیگم بھی اپنے

آنسوؤں پر قابو نہ رکھ پائیں تھیں۔۔۔وہ ایک گہری سانس لے کر پھر سے بولا

"آپ لوگوں نے مارا ہے میرے بابا کو۔۔۔پاگل تھے وہ رہ نہیں سکتے تھے آپ لوگوں کے بغیر۔۔۔اور آپ لوگوں نے انہیں گھر سے ہی نکال دیا۔۔۔۔جدائی نہیں سہ پائے وہ ہمیں بھی چھوڑ کر چلے گئے آپ لوگوں کی وجہ سے۔۔۔" وہ فخر صاحب کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے بولا آنسوؤں میں اب چہرے پر آئے پسینے کی آمیزش ہو چکی تھی

دور کھڑی منساء کا دل اسے روتا دیکھ کر جیسے پھٹنے کو تھا بے اختیاری میں ایک کے بعد ایک آنسو اس کی آنکھوں سے نکل کر گالوں پر جمے جا رہے تھے

وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اس کا صالم اپنے دل میں اتنا کچھ لیے پھر رہا ہے

فخر صاحب کا چہرہ جھک چکا تھا ازلان کے پاس بھی بولنے کو کچھ نہیں بچا تھا

"چلیں جائیں آپ لوگ یہاں سے اور بتا دیجیے گا اپنی بی جان کو۔۔۔میری ماں کو انہوں نے کم زات کہہ کر ٹھکرایا تھا نا اب اسی کی نسل سے آپ کی نسل آگے بڑھے

گی۔۔۔"وہ ازلان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا اشارہ ایمن کی طرف تھا جسے سب سمجھ چکے تھے

یہ کہ کر وہ لڑکھڑایا وہ گرنے ہی والا تھا جب ازلان اور شائلہ نے اسے سنبھالا

"صالم۔۔۔"منساء اسے پکارتی بھاگ کر اس کے پاس آئی اور اسے سنبھالنے لگی

صالم نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ ازلان کے ہاتھ سے چھڑوایا اور منساء کے کندھے پر رکھا اور ادھ کھلی آنکھوں سے آنکھوں سے انہیں دیکھنے لگا

"منساء۔۔۔"اسے دیکھ کر ازلان سمیت فخر صاحب اس کی طرف بڑھے

"بابا۔۔۔آپ لوگ جائیں یہاں سے پلیز۔۔۔مجھے نہیں آنا آپ لوگوں کے ساتھ۔۔۔"منساء نے انہیں روکتے ہوئے کہا

"لیکن۔۔۔منساء ہم تمہیں لینے آئے ہیں۔۔۔"

"میں نے کہا نا بھائی۔۔۔میں اپنے شوہر کے ساتھ خوش ہوں مجھے نہیں آنا آپ لوگوں کے ساتھ۔۔۔۔"منساء نے صالم کو سنبھالتے اندر لے جاتے ہوئے کہا

فخر صاحب نے اشارے سے ازلان کو اپنے ساتھ چلنے کا کہا وہ بھی منساء کو دیکھتا الٹے قدموں باہر نکل گیا

۔۔۔۔۔۔۔

شائلہ اور منساء نے صالم کو سنبھال کر کمرے میں لے جا کر بیڈ پر لٹایا

"صالم بیٹا۔۔۔تم ٹھیک تو ہو نا۔۔۔"شائلہ بیگم نے اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے پریشانی سے کہا

"میں ٹھیک ہوں امی۔۔۔"وہ ہلکا سا مسکرا کر بولا

منساء بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی

"اچھا۔۔۔تم لوگ بیٹھو میں ابھی آتی ہوں۔۔۔"وہ منساء اور صالم کو اکیلا چھوڑنے کی غرض سے اٹھ کر باہر گئیں

ان کے جانے کے بعد دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا

"میں آپ سے ناراض ہوں صالم۔۔۔"منساء نے مصنوعی ناراضگی دکھاتے ہوئے

www.novelsclubb.com

کہا

"کیوں۔۔۔اب کیوں ناراض ہو۔۔۔"اس نے منساء کے ہاتھ کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھساتے ہوئے کہا

"آپ اتنا کچھ اپنے دل میں لیے پھرتے رہے۔۔۔اور مجھے ایک بات بھی نہیں بتایا۔۔۔"

"اگر بتا دیتا تو تم کیا کر لیتی۔۔۔"وہ جانچتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا

"آپکی ہیلپ کرتی۔۔۔"

"اچھا۔۔۔"یہ کہہ کر صالم نے ایک جھٹکے سے اسے کھینچا وہ سیدھا اس کے سینے سے جا لگی

"تو اب کر دو ہیلپ۔۔۔"وہ بوکھلائی منساء کو دیکھتے ہوئے بولا

"نہیں ابھی میں آپ سے ناراض ہوں نا۔۔۔"وہ خفگی سے اس کے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے کہا

"منساء۔۔۔"

"جی۔۔۔"صالم کے پکارنے پر اس نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا

"مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔"

"کہاں۔۔۔۔"منساء پریشانی سے بولی

"یہ یہاں ماتھے پر۔۔۔"وہ شرارت سے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارتے بولا

اس کی بات پر منساء مسکرائی اور زرا اونچا ہو کر اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیئے

ابھی وہ اس سے فارغ ہی ہوئی تھی کہ صالم اپنے دائیں گال پر انگلی رکھ کر بولا

"یہاں بھی درد ہو رہا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

منساء نے بغیر کسی مزاحمت کے اس کے دائیں گال پر اپنے لب رکھے

"یہاں بھی۔۔۔"وہ معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے اپنی دوسری گال پر انگلی رکھتے بولا

منساء نے اس کے بائیں گال پر اپنے لب رکھے

ابھی وہ سیدھی ہوئی ہی تھی کہ صالم نے اپنے لبوں پر انگلی رکھی

"نہیں۔۔۔بس صالم۔۔۔"وہ اٹھتے ہوئے بولی جب صالم نے اس کو کمر سے پکڑ کر خود سے لگایا

"پلیز ززز۔۔۔۔"وہ معزرتانہ لہجے میں بولا

منساء سے اس کی منت کرنا نہ دیکھا گیا وہ ابھی اپنے ہونٹوں کو اس کے ہونٹوں کے قریب لائی ہی تھی کہ جھٹ سے پیچھے ہوئی

"مجھ سے نہیں ہو گا صالم۔۔۔"

"اوکے۔۔۔"صالم نے ناراضگی سے کہتے ہوئے اسے خود سے الگ کیا اور باہر جانے کیلیے اٹھ کھڑا ہوا

"صالم روکیں۔۔۔"

"کیا ہے۔۔۔"منساء کی آواز پر وہ مڑ کر اسے دیکھتا بولا

منساء چلتی ہوئی اس کے سامنے آکر کھڑی ہوئی اور اپنی ایڑھیاں اٹھا کر اس کے

قریب ہوتے اس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھے

اس کا ساتھ دیتے ہوئے صالم اس کے بالوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر خود کو سیراب کرنے لگا

کچھ دیر کے بعد وہ اس سے الگ ہوئی اس کا چہرہ بلکل لال ہو چکا تھا

"اب خوش۔۔۔" وہ اپنی پھولی سانس کو سنبھالتے ہوئے بولی

"بہت خوش۔۔۔" صالم نے مسکرا کر کہتے جگ میں سے پانی گلاس میں انڈیل کر اس کی طرف بڑھایا

منساء نے مسکراتے ہوئے اس سے گلاس لیا وہ واقعی میں بہت ضدی ہے اس بات کو اب وہ تسلیم کر چکی تھی

---

---

فخر صاحب اور ازلان اضطراب کی حالت میں گھر میں داخل ہوئے

گھر کی عورتیں یہ سوچ کر پر سکون ہو کر کام کر رہے تھیں کی ابھی وہ لوگ منساء کو لے کر آجائیں گے

لیکن ان کو خالی ہاتھ آتا دیکھ کر وہ پریشانی سے اس کی طرف بڑھیں

"منساء کہاں ہے۔۔۔"فرزانہ بیگم کے پوچھنے پر جہاں فخر صاحب نے سر جھکایا وہیں ازلان نے ایک غصیلی نظر سب پر ڈالی اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا

ایمن بھی اس کے پیچھے چل دی

"کیا ہوا ہے فخر۔۔۔"وہ سب اب فخر صاحب کی طرف متوجہ تھے

فخر صاحب نے دونوں کو دیکھا اور الف سے ی تک ساری کہانی ان کو سنا دی

فرزانہ بیگم کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا

بی جان گرنے ہی والی تھی کہ فخر صاحب اور فرزانہ بیگم نے انہیں سنبھال کر کرسی پر بٹھایا

"میرا نعمان چلا گیا اور میں آخری بار اسے دیکھ بھی نہ سکی۔۔۔کتنی بدبخت ماں



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہوں میں میں خود ہی اپنے بیٹے کی قاتل ہوں۔۔۔"

بی جان تو جیسے خود کو پیٹنے کے در پر تھیں

"بی جان۔۔۔ سنبھالیں خود کو۔۔۔"فرزانہ بیگم نے انہیں سنبھالتے ہوئے کہا

"میں نے مار دیا اپنے بچے کو۔۔۔ میں نے اپنے جگر کے ٹکڑے کو اصولوں کی

بھینٹ چڑھا دیا۔۔۔ نعمان میرے بچے۔۔۔"ان کا رونا کسی طور کم نہیں ہو رہا

فخر صاحب اور فرزانہ بیگم بھی ان کے پاس بیٹھے رو دیے

"بس فیصلہ کر لیا ہے میں نے۔۔۔"

بی جان نے خود کو سنبھالتے بولا

"کیسا فیصلہ بی جان۔۔۔"فخر صاحب کے پوچھنے پر انہوں نے دونوں کی طرف

دیکھا اور اپنا فیصلہ سنانے لگیں

---

ازلان پریشانی سے کمرے کی طرف آیا تو ایمن بھی اس کے پیچھے پیچھے ہی چلی آئی



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ازلان کیا ہوا تھا وہاں۔۔۔آپ اتنے پریشان کیوں ہیں۔۔۔"

"ایمن پلیز میں ابھی اس پر کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔۔۔"ازلان نے ماتھے پر انگلیاں رگڑتے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا

ایمن اس کے سامنے جا کھڑی ہوئی

"کیوں نہیں بتا سکتے۔۔۔۔اس گھر میں جو کچھ ہو رہا ہے سب کو پتہ ہے سوائے میرے۔۔۔"ایمن صدمے سے بولی

"ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔ تمہیں غلط لگ رہا ہے۔۔۔"ازلان اپنا غصہ ضبط کرتے بولا

www.novelsclubb.com

"ایسا ہی ہے۔۔۔کسی کو میری پرواہ نہیں۔۔سب کو منساء کی پڑی ہے۔۔۔"

"ایمن مجھے غصہ مت دلاؤ۔۔۔"وہ ضبط کی آخری حد تک پہنچ چکا تھا

"اچھا ابھی غصہ بھی میں دلا رہی ہوں۔۔۔سب کو غصے مجھ پر آ رہے ہیں جبکہ سارے فساد کی جڑ وہ منسا ہے۔۔۔"

"چٹاخ۔۔۔"ازلان کے تھپڑ نے اس کی بات کو ادھورا چھوڑا وہ منہ پر ہاتھ رکھے بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی

ازلان کو وہاں مزید کھڑا ہونا محال لگا وہ اس سے نظریں ملائے بغیر باہر نکل گیا

ایمن روتی روتی زمین پر بیٹھتی گئی۔۔۔کونسی دلہن کا شادی کا پہلا دن ایسا ہوتا ہے۔۔"

وہ گھٹنوں میں سر دیے رو دی۔۔۔اس کی دبی دبی سسکیاں پورے کمرے میں گونجنے لگیں

---

شائلہ نے تسلیم بیگم کو فون کر کے ساری صورتحال بتائی ساتھ ہی ساتھ ازلان کے بارے میں بھی بتایا

انہیں تو اپنی بیٹی کی فکر لاحق ہو گئی

پہلے تو انہوں نے بتائے بغیر ان کے گھر جانے کا سوچا لیکن پھر پہلے ایمن سے بات

www.novelsclubb.com

کرنا مناسب سمجھی اس غرض سے انہوں نے اسے کال ملائی

روتے روتے اب وہ غنودگی میں جا چکی تھی جب اس کا فون بجنے لگا

امی کالنگ دیکھ کر اس نے موبائل اٹھایا اور پانی کا گلاس لبوں سے لگا کر فون کان سے لگایا

"ہیلو ایمن بیٹا۔۔۔" تسلیم بیگم کی فکر مندانہ آواز فون سے ابھری

"جی امی۔۔۔" ایمن نے اپنی آواز نارمل رکھتے ہوئے زبردستی چہرے پر مسکراہٹ لائے کہا

"بیٹا۔۔ شائلہ نے مجھے ساری بات بتائی تمہارے گھر میں سب ٹھیک تو ہے نا۔۔۔"

"جی امی۔۔۔ وہ مسئلہ تو ختم ہو گیا اب سب ٹھیک ہے۔۔۔"

"پکی بات ہے بیٹا۔۔۔" انہوں نے تصدیق کرنی چاہی

"جی امی۔۔ بلکل پکی بات ہے۔۔۔" وہ جوش سے بولی

"چلو شکر ہے میں تو پریشان ہی ہو گئی تھی۔۔۔"

"اچھا امی مجھے لگتا ہے ازلان بلا رہے ہیں مجھے۔۔ ہم بعد میں بات کریں۔۔۔"

"ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔ پھر بعد میں کال کر لینا مجھے۔۔۔"

انہوں نے تنبیہ کرتے ہوئے کہا

"جی امی ٹھیک ہے۔۔۔" اس نے یہ کہہ کر گال بند کی

پہلے ہاتھ سے اپنے چہرے پر جمے آنسو صاف کیے اور پھر منہ دھونے واشروم میں چلی گئی

تقریباً 5 منٹ کے بعد وہ فریش ہو کمرے سے باہر آئی

سب پر سکون سے اپنے کاموں میں مصروف تھے اس نے حیرت سے سب کو دیکھا اور سر جھٹک کر فرزانہ بیگم کی طرف کچن میں چلی آئی

---

صالم اپنے کمرے میں بیٹھا ہاتھ میں ڈائری لیے کچھ لکھنے میں مصروف تھا جب منساء

کمرے کے اندر آئی

اس کو دیکھ کر اس نے جھٹ سے ڈائری بند کی

"کیا لکھ رہے ہیں۔۔۔"منساء نے اس کے ہاتھ میں پین دیکھ کر کہا

"پلاننگ کر رہا تھا۔۔۔"

"کس چیز کی۔۔۔"وہ تعجب سے اسے دیکھتی بولی

"فیملی پلاننگ۔۔"وہ اب پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ پھسائے اس کے سامنے کھڑا تھا

منساء نے حیرت سے اس کا منہ تکا

"ہیں ں س جی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"ہاں جی۔۔۔ویسے تو بچے دو ہی اچھے ہوتے ہیں۔۔۔لیکن میں سوچ رہا ہوں دو دو بچوں کے دو پیئر بنا لیتے ہیں۔۔۔بچوں کے دو پیئر ہی اچھے۔۔۔"وہ شرارت سے ہاتھ ہلا کر بولا

منساء اس کی بات پر چکرائی

"اتنی جلدی بچے کہاں سے آ گئے۔۔۔"

"بچے آنے میں کونسا دیر لگتی ہے۔۔۔" وہ منہ ٹیڑھا بنا کر بولا

"افففف۔۔۔۔ کیا انسان ہیں آپ صالم۔۔۔ میری سمجھ سے تو باہر ہیں۔۔۔"

"جان صالم۔۔۔ میرے بارے میں اتنا نہ سوچا کرو میں دل میں آتا ہوں سمجھ میں نہیں۔۔۔"

وہ اپنا چہرہ اس کے چہرے کے قریب کرتا بولا

"زیادہ سلمان خان بننے کی ضرورت نہیں ہے۔۔" منساء اس کا چہرہ دور کرتی بولی

"تو عمران ہاشمی بن جاؤں۔۔" وہ اس کی کمر کے گرد بازو ہائل کر کے اسے اپنی طرف کھینچتے بولا

"فلحال تو آپ کچھ بھی نہ بولیں۔۔۔ مجھے امی کچن میں بلا رہی ہیں۔۔۔ واپس آ کر آپ کو سیٹ کرتی ہوں۔۔۔" وہ خود کو چھڑوا کر باہر جانے لگی

"میں سیٹ ہونے کیلیے تیار بیٹھا ہوں۔۔۔" صالم نے آواز لگائی

منساء نے مڑ کر مسکرا کر اسے دیکھا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گئی

۔۔۔۔۔۔۔

"ارے بیٹا ایمن۔۔تم ایک دن کی دلہن ہو اور ابھی سے کام کرنا شروع کر دیے شروع کر دیے۔۔"

فرزانہ نے ایمن کو کچن میں دیکھ کر کہا

"کوئی بات نہیں امی۔۔۔کام کرنے سے کوئی دلہنیں پرانی ہو جاتی ہیں۔۔"وہ مسکرا کر پتیلی میں جھانکنے لگی

"ارے نہیں۔۔۔تم جاؤ کمرے میں ازلان کو ٹائم دو۔۔۔"

ازلان کے زکر پر اس کے دل کو کچھ ہوا وہ اپنا لہجہ نارمل رکھتی ہوئی بولی

"ان کو بھی ٹائم دے لوں گی۔۔۔۔ابھی آپ کی تو ہیلپ کرا لوں۔۔۔"

"نہیں۔۔۔یہ مجھے دو اور جاؤ ازلان کو سنبھالو۔۔۔پہلے بھی وہ منساء کی وجہ سے بہت پریشان ہے۔۔۔"

فرزانہ نے اس کے ہاتھ میں پکڑا چمچ لیتے ہوئے کہا

ایمن نے آنکھیں گھمائیں اور پھیکا سا مسکرا کر انہیں دیکھتی کچن سے باہر چلی گئی

ایمن کمرے میں آئی ازلان کو وہاں نہ پا کر وہ افسردگی سے چلتی ہوئی بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی

اس کا دل کیا کہ تسلیم بیگم کو فون کر کے سب بتا دے لیکن اپنی ماں کو بھی تو دکھی نہیں کر سکتی تھی اس نے بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں

---

"مجھے تو یہ بھی ٹھیک نہیں لگ رہا فخر۔۔۔"

www.novelsclubb.com

فرزانہ بیگم اور فخر صاحب اپنے کمرے میں بیٹھے جان کے فیصلے کے بارے سوچ رہے تھے جب فرزانہ بیگم بول پڑیں

"کیوں۔۔"فخر صاحب تعجب سے بولے

"دیکھیں نا۔۔۔اب یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔۔اور ویسے بھی ایک دن میں وہ اتنا

سب بھول بھی نہیں جائیں گے۔۔۔"

فخر صاحب بلکل خاموش رہے جس کا یہ مطلب تھا کہ وہ ان کی باتوں سے متفق ہیں

"مجھے تو لگتا ہے بی جان اب بھی اپنی غلطی نہیں مان رہیں۔۔۔وہ اب بھی سب کو اپنے حساب سے چلانے کی کوشش کر رہی ہیں۔۔۔"

"بس کرو۔۔۔۔چپ کر جاؤ۔۔۔انہوں نے یہ فیصلہ لیا تو کچھ سوچ کر ہی لیا ہو گا۔۔۔"

فخر صاحب نے انہیں چپ کراتے ہوئے کہا

"ہاں۔۔۔آپ تو مجھے ہی کہیں۔۔۔ان کو کوئی کچھ کہنے والا نہیں تبھی تو آج یہ حال ہے۔۔۔۔اگر پہلے کوئی بولا ہوتا تو آج ہمارے بچوں کو یہ سب نہ سہنا پڑتا۔۔۔" وہ خفگی سے اپنی بات مکمل کر کے خاموش ہو گئیں

بی جان جو ان سے کوئی بات کرنے کی غرض سے ان کے کمرے کی طرف آئیں تھیں ان کی باتیں سن کر الٹے پاؤں واپس چلی گئیں

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی آنکھوں میں دنیا جہان کا دکھ لیے برآمدے میں رکھے صوفے پر بیٹھ گئیں

صوفے سے سر ٹکا کر وہ آنکھیں بند کیے بیٹھی تھیں جب کمرے سے نکلتی ایمن کی نظر ان پر پڑی

اس نے اپنے قدم ان کی طرف بڑھا دیے

"بی جان۔۔۔آپ ایسے کیوں بیٹھی ہیں۔۔۔" وہ ان کے ساتھ ہی زمین پر بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگی

بی جان نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا اور پھیکا سا مسکرا کر بولیں

"کچھ نہیں بیٹا۔۔بس ایسے ہی بیٹھی تھی۔۔۔"

"آپ پریشان لگ رہی ہیں۔۔کچھ ہوا ہے کیا۔۔۔"

وہ تجسس سے پوچھنے لگی وہ جانتی تھی کہ اگر کوئی اور بات ہوئی تو ازلان کی ٹینشن اور زیادہ بڑھ جائے گی

"ہوا تو بہت کچھ تھا۔۔۔ لیکن اندازہ اب ہو رہا ہے۔۔۔"

بی جان نے دکھی انداز میں کہ کر ایمن کو دیکھا جو نا سمجھی سے انہیں دیکھ رہی تھی وہ اسے سمجھانے والے انداز میں گویا ہوئیں

"انسان بہت خوش فہم مخلوق ہے۔۔۔ ہم غلطی کر کے سمجھتے ہیں ہم نے صحیح کیا اور جب ہمیں اس کی بروقت سزا نہیں ملتی تو پھر تو ہم اس پر صحیح ہونے کی مہر لگا لیتے ہیں۔۔۔ لیکن ہم بھول جاتے ہیں وہ اللہ بھی تو دیکھ رہا ہے۔۔۔ باقی چیزوں کی طرح اس نے ہماری سزا کا وقت بھی مقرر کر رکھا ہوتا ہے۔۔۔ اور پھر وہ ہمیں اس وقت اور اس صورت میں ملتی ہے جس کا ہم سوچ بھی نہیں سکتے۔۔۔۔"

بات کر کے وہ تھوڑی دیر کو رو کیں ان کی آنکھوں میں لہراتے آنسوؤں کے ڈورے ایمن دیکھ چکی تھی

"بی جان۔۔۔" اس نے پریشانی سے ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا

"میں نے بھی غلطی کی اور میں سمجھی میں نے صحیح کیا۔۔۔میں نے اپنے ہی بچوں کے ساتھ زیادتی کی اور اس کی سزا اب ان کے بچوں کو بھگتنی پڑ رہی ہے۔۔۔"

بی جان کو روتا دیکھ کر ایمن اٹھ کر ان کے ساتھ صوفے پر بیٹھی اور انہیں گلے لگاتے بولی

"بی جان۔۔۔جلد یا دیر آپ کو احساس تو ہو گیا نا۔۔۔جو چلے گئے ہم ان کو واپس نہیں لا سکتے لیکن ابھی بھی بہت کچھ ٹھیک ہو سکتا ہے۔۔۔۔"

بی جان کو سنبھالتے سنبھالتے اس کی آنکھوں میں بھی پانی جھلکنے لگا جسے وہ پلکیں جھپکا کر چھپانے لگی

www.novelsclubb.com

---

شائلہ بیگم کے لاکھ منع کرنے کے باوجود نساء ان سے ضد کر کے صالم کے دھونے والے سارے کپڑے اٹھا کر لے آئی تھی

وہ اب اپنی طرف سے صالم کو خوش کر کے اس سے گھر والوں سے ملنے کی اجازت

لیناچاہتی تھی

بے شک اس نے ان کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا تھا لیکن وہ ان لوگوں کو چھوڑ تو نہیں سکتی تھی جس کے ساتھ اب تک کی اس کی زندگی گزری تھی

اس نے پہلے تو ہر اینگل سے کپڑے دھونے والی مشین کا جائزہ لیا اس نے آج سے پہلے کبھی کپڑے نہیں دھوئے تھے لیکن فرزانہ بیگم کو بہت دفعہ کپڑے دھوتے دیکھا تھا

---

صالم جو منساء کو ڈھونڈنے کی غرض سے باہر آیا تھا اس کو ایسے دیکھ کر وہیں دلچسپی سے کھڑے اس کی حرکات کو دیکھنے لگا

مشین کا جائزہ لینے کے بعد اس نے مشین کو پانی سے بھرا

"یہ کم لگ رہا ہے۔۔۔" اس نے دل میں یہ سوچ کر مزید پانی ڈال کر مشین کو بلکل فل کر دیا اور اس میں صرف ڈال دیا ساتھ ہی اس نے صالم کے سارے کپڑے اس

میں ڈال دیے

سوئچ لگا کر وہ مشین کے سامنے آ کھڑی ہوئی وہ جیسے ہی چلی پانی بھرا ہونے کی وجہ سے ساری جھاگ منساء کے منہ پر آ لگی

"آآآا۔۔۔صالم۔۔۔"

وہ چیخ مارتے صالم کو پکارتے اپنے آنکھوں پر ہاتھ رکھتے پیچھے ہوئی

اس کو دیکھ کر صالم اپنی ہنسی دبائے بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا اور پاس پڑا پانی کا پائپ اس کے اوپر چلا دیا

پانی پڑنے کی وجہ سے اس کے منہ پر لگا جھاگ صاف ہو چکا تھا اس نے اپنی آنکھوں سے ہاتھ ہٹا کر حیرت سے اپنے گیلے وجود کو دیکھا اور پھر کھا جانے والی نظروں سے صالم کو دیکھا جو پائپ پر انگلی رکھے اس کو دیکھ کر ہنسنے میں مصروف تھا

"یہ کیا کیا آپ نے۔۔۔" وہ چیختے ہوئے بولی

"کیا مطلب کیا کیا۔۔۔ایک تو تمہاری ہیلپ کی اوپر سے مجھے ہی سنا رہی

ہو۔۔۔"وہ شرارت سے کہتا اس کے پاس آکر کھڑا ہوا

"تو صرف منہ پر پانی ڈالتے نا۔۔۔آپ نے مجھے پورے کا پورا گیلا کر دیا۔۔۔"وہ صدمے سے خود کو دیکھتی بولی

صالم نے اس کا کوئی جواب نہ دیا وہ بت بنے اسے دیکھے جا رہا تھا

"اب ایسے کیا دیکھ رہے ہیں۔۔۔"وہ اسے خود کو گھورتا دیکھ کر پوچھنے لگی

لیکن صالم نے کوئی جواب نہ دیا

"اوکے۔۔۔کھڑے رہیں ایسے ہی۔۔"وہ خفگی سے کہتی واپس جانے کیلیے مڑی تھی جب صالم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے واپس اپنی طرف کھینچا تھا وہ اس کے سینے سے جا لگی تھی

"کیا کر رہے ہیں صالم۔۔۔آپ کے کپڑے بھی گیلے ہو جائیں گے۔۔۔"

صالم نے اس کی بات کی پرواہ کیے بغیر اسے کمر سے پکڑ کر اپنے قریب کیا اور پائپ آسمان کی طرف کر کے اس پر سے انگلی ہٹائی

پائپ سے نکلتا پانی بارش کی طرح ان دونوں پر گرنے لگا منساء تعجب سے اسے اور اپنے اوپر گرتے پانی کو دیکھتی

"اب ٹھیک ہے۔۔۔"وہ اس کے کان کے قریب منہ لے جا کر سرگوشی کرتے بولا

"صالم۔۔امی بھی ہیں گھر پر۔۔۔"وہ اسے شائلہ کی موجودگی سے باور کراتی بولی

"ہاں تو ان کو پتا ہے ان کا بیٹا کتنا رومنٹک ہے۔۔۔"وہ اسے مزید خود سے قریب کرتا بولا

وہ اس کے چہرے کے ایک نقش کو آنکھوں میں جذب کرنے لگا تب اس کی نظریں ہونٹوں پر رکیں

"اب لگ رہی ہو میری بیوی۔۔۔"وہ اس کے ہونٹوں کو دیکھتا بولا

منساء کو یہ وقت بات کرنے کیلیے صحیح لگا وہ ابھی اپنے لب کھولنے ہی لگی تھی کہ مشین اور پائپ بند ہونے پر دونوں نے چونک کر پیچھے دیکھا

شمائلہ مشین بند کر کے دونوں سے نظریں چراتی مسکراہٹ دبائے کھڑی تھی

ان کو دیکھ کر دونوں الگ ہوئے صالم نے پائپ سائیڈ پر رکھا اور منساء کو دیکھتے بولا

"امی یہ جو آپ کی بہو ہے نا کہیں بھی شروع ہو جاتی ہے۔۔۔۔ مشین چلانا آتی نہیں اور کپڑے دھونے چلی تھی۔۔۔۔"

صالم سارا قصور اس کے کندھوں پر ڈال کر خود بری الزمہ ہوتے بولا

منساء نے بے یقینی سے اسے دیکھا کوئی جواب نہ پا کر اس کا منہ رونے والا ہونے لگا

"ہاں ہاں۔۔۔ میں جانتی ہوں تمہیں بھی اور اپنی بہو کو بھی۔۔۔۔ اب چلو جاؤ دونوں جا کر چینج کرو نہیں تو بخار ہو جائے گا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

شمائلہ بیگم بات سنبھالتے ہوئے بولیں

"جی امی۔۔۔" منساء یہ کہتی خونخوار نظروں سے صالم کو دیکھتی کمرے کی طرف چل پڑی وہ بھی طنز سے اسے دیکھتا اس کے ساتھ چل پڑا

کمرے میں پہنچ کر منساء الماری میں سے اپنے کپڑے نکالنے لگی

"میرے لیے بھی کوئی اچھے سے کپڑے نکال دینا۔۔۔ویسے تو میں ہر سوٹ میں ہینڈسم لگتا ہوں لیکن کوئی ایسا سوٹ دکھاؤ جس میں بہت ہینڈسم لگوں۔۔۔" وہ ہاتھ ہلا ہلا کر اپنی تعریف کرتے بولا

منساء نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور الماری میں ہی گھی رہی

صالم نے اپنے بازو جھٹکے منہ ٹیڑھا کیا اور چلتے ہوئے اس کے پاس آیا اور اسے ہگ کرتا بولا

"ناراض ہو گئی تم۔۔۔"

"مجھے کوئی حق نہیں آپ سے ناراض ہونے کا۔۔۔" وہ تڑخ کر بولی

"اچھا۔۔۔مطلب ہو گئی ناراض۔۔۔" یہ کہ کر اس نے اپنے حصار میں ہی منساء کا چہرہ اپنی طرف کیا منساء نظریں جھکائے اس کے سامنے کھڑی تھی

صالم ہاتھ سے اس کا چہرہ اوپر کرتے بولا

"مان جاؤ۔۔۔نہیں تو اسی الماری میں بند کر دوں گا۔۔۔" منساء اس کے منانے کے

انداز پر حیران ہوئے بنا نہ رہ سکی

"ایسے مناتے ہیں کیا۔۔۔" وہ حیرت سے اسے دیکھتے بولی

اس کی بات پر صالم کا قہقہہ بلند ہوا

"میں تو ایسے ہی مناتا ہوں۔۔۔" وہ اسے خود میں بھینچتا بولا

کچھ بات دماغ میں آتے ہی منساء نے اپنے چہرے کے تیور بدلے اور اس کی گردن میں بانہیں ڈالتی بولی

"صالم ایک بات کہوں۔۔۔ مانیں گے۔۔۔" وہ محبت پاش لہجے میں بولی

"کیوں نہیں مانیں گے۔۔۔ اور ایسی کیا بات ہے جو اتنے پیار سے کہی جا رہی ہے۔۔۔"

"صالم۔۔۔ میں کل امی کے گھر جانا چاہتی ہوں۔۔۔ پلیز مجھے جانے دیں۔۔۔"

اس کی بات صالم کا چہرہ سپاٹ ہوا وہ منساء کو خود سے الگ کرتے بولا

"کچھ بھی مانگ لو۔۔۔ لیکن میں تمہیں اس گھر میں کبھی نہیں جانے دوں گا۔۔۔"



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"لیکن کیوں صالم۔۔۔وہ میرا گھر ہے میں کیوں نہ جاؤں۔۔۔" وہ تعجب اور حیرانی کے ملے جلے تاثرات لیے گویا ہوئی

"وہ نہیں۔۔۔اب یہی ہے تمہارا گھر۔۔۔بھول جاؤ اس گھر کو۔۔۔" وہ خود پر ضبط کرتے ہوئے بولا

"صالم پلیز۔۔۔"

"میری ایک بات کان کھول کر سن لو۔۔۔تم کبھی اس گھر میں نہیں جاؤ گی نہ وہاں سے کوئی آئے گا۔۔ سمجھ گئی تم۔۔۔۔" وہ منساء کی بات کاٹ کر چیخ کر بولا اس کے ایسے بولنے پر منساء بلکل سہم گئی

وہ غصیلی نگاہ اس پر ڈالتا ایک جھٹکے میں اپنی ہینگ کی ہوئی شرٹ کھینچتا واشروم کی طرف بڑھ گیا

منساء بے یقینی کی کیفیت میں زمین پر بیٹھتی چلی گئی

---

کھانا کھانے کے بعد اب سب شام کی چائے پر اکٹھے بیٹھے تھے۔۔۔۔ایک دوسرے سے بیزار ایک دوسرے سے نظریں چراتے وہ ایک گھر کے فرد لگ ہی نہیں رہے تھے

چائے پینے کے بعد فخر صاحب کھڑے ہوئے اور سونے کی غرض سے کمرے کی طرف بڑھے انہیں دیکھ کر باقی سب بھی اٹھ کھڑے ہوئے

فخر صاحب کے جانے کے بعد ایمن اور بی جان بھی اپنے کمرے کی طرف چلی گئیں

۔۔۔ازلان اس کے پیچھے ہی جا رہا تھا جب فرزانہ بیگم نے اسے پکارا

"ازلان۔۔۔"ان کے پکارنے پر وہ مڑا

"جی امی۔۔۔"فرزانہ بیگم چلتی ہوئی اس کے سامنے آ کر کھڑی ہوئیں

"بیٹا میں نے نوٹ کیا ہے۔۔۔تم اور ایمن ایک دوسرے سے نظریں چرا رہے ہو۔۔۔کوئی بات ہوئی ہے کیا"

"نہیں امی۔۔۔ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ بات چھپاتے ہوئے بولا

"دیکھو بیٹا۔۔۔منساء کا مسئلہ اپنی جگہ۔۔۔لیکن اس کے پیچھے ہم ایمن کو فراموش نہیں کر سکتے۔۔۔وہ نئی نویلی دلہن ہے اور گھر میں چاہے جتنے بھی مسئلے آجائیں ہم نے اسکا نئی دلہن کی طرح ہی خیال رکھنا ہے۔۔۔"

ان کی بات پر ازلان نے اثبات میں سر ہلایا

"سمجھ گئے نا۔۔۔"

"جی امی۔۔۔"

"ہمم۔۔۔اب جو بھی مسئلہ ہے جا کر حل کرو۔۔اور کوشش کرو آئندہ سے کوئی مسئلہ نہ ہو۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے اسے سمجھانے لگیں

ازلان نے بھی اثبات میں سر ہلایا۔۔۔وہ اس کے سر پر ہاتھ پھیرتی اپنے کمرے کی طرف چلی گئیں

ازلان بھی اپنے کمرے کی طرف چلا آیا

---

وہ کمرے کا دروازہ کھول کر اندر آیا اور بیڈ کے پاس آ کر کھڑا ہوا

ایمن اس کی مخالف سمت میں منہ کر کے لیٹے اپنا چہرہ چھپائے ہوئی تھی

وہ اس سے کچھ کہے بغیر اس کے پاس ہی لیٹ گیا اور اپنا چہرہ اسی کی طرف کر لیا

کچھ دیر دونوں میں خاموشی رہی جسے ازلان کی آواز نے توڑا

"ایمن۔۔۔"ازلان کے پکارنے پر اس نے آنکھیں کھولیں لیکن کوئی جواب نہ دیا

"ابھی تک ناراض ہو مجھ سے۔۔۔"اس کے اتنے پیار سے کہنے پر ایمن کی آنکھیں جھلکیں

www.novelsclubb.com

لیکن جواب اب بھی نہ دیا

کوئی جواب نہ پا کر اسے اور کچھ نہ سوجھا اس نے ایمن کو ہگ کرتے اسے اپنی طرف کھینچا۔۔۔ایمن کی پشت ازلان کے سینے سے جا لگی

وہ اس سے الگ ہونا چاہتی تھی لیکن ازلان اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے بولا

"معاف کر دو نا پلیز۔۔۔مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔مجھے خود سمجھ نہیں آیا میں کیا کر رہا ہوں۔۔۔۔لیکن میں وعدہ کرتا ہوں آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔۔۔بس اب راضی ہو جاؤں۔۔۔۔"اس کے اعتراف کرنے پر ایمن کا دل کیا ابھی اس کے سینے سے لگ جائے

ازلان نے کندھے سے پکڑ کر اس کا چہرہ اپنی طرف کیا اور اس کے ماتھے پر اپنی پیار کی مہر ثبت کی

اپنے ہاتھ سے اس کے چہرے پر آئے آنسوؤں کو صاف کیا

"اب میں تمہاری آنکھوں میں یہ آنسو نہ دیکھوں۔۔۔"

وہ پیار سے اسے دیکھتے بولا

ایمن نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا وہ اس کے ہونٹوں کو دیکھتے اس پر جھکا اور پھر جھکتا ہی چلا گیا

---

وہ بیڈ پر لیٹے ایک دوسرے سے نظریں چرانے میں مصروف تھے دونوں چھت کو گھورے جا رہے تھے

کبھی منساء نظر چرا کر اسے دیکھتی اور اس کے دیکھنے پر نظریں موڑ لیتی تو کبھی صالم اسے دیکھ کر نظریں موڑ لیتا کتنی ہی دیر دونوں میں نظروں کی جنگ جاری رہی

تنگ آ کر منساء نے اسے گھورا اور کروٹ بدل کر لیٹ گئی

صالم نے بھی کروٹ بدلتے اپنی بھاری بھرکم ٹانگ اس کے اوپر رکھی

اس کی اس حرکت پر منساء کا خون کھولا

اس نے اپنے ہاتھ سے اس کی ٹانگ ہٹانے کی کوشش کی لیکن بے سود۔۔۔اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا پورا زور لگا کر اس کی ٹانگ ہٹانے کی کوشش کی لیکن بے سود۔۔۔صالم مسکرا کر اس کی حرکت کو دیکھ رہا تھا

"صالم ٹانگ ہٹائیں۔۔۔"وہ سخت لہجے میں بولی لیکن صالم کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا

آخر تنگ آکر اس نے مزاحمت بند کی اور آنکھیں بند کر کے سونے لگی

کچھ دیر کے بعد صالم کو لگا جیسے وہ سو گئی ہے اس نے اپنی ٹانگ ہٹائی اور زرا سا اٹھ کر اس کے چہرے کو دیکھا سوتے ہوئے وہ سیدھا اس کے دل میں اتر رہی تھی اسے سوئی ہوئی منساء پر بے حد پیار آیا

اس نے اس کے گال پر کس کی اور اس سے الگ ہو کر لیٹ گیا۔۔۔

سونے کی کوشش بے کار تھی کیونکہ منساء کو ناراض کر کے اسے نیند بھی نہیں آنی تھی

اسے اس پر غصہ کرنے کا پچھتاوا تھا لیکن وہ اسے کبھی وہاں نہیں جانے دے سکتا تھا

یہی سوچتے سوچتے وہ آنکھیں موند گیا

۔۔۔۔

صبح صالم کی آنکھ کھلی تو منساء کو اپنے ساتھ سویا ہوا پایا۔۔اس نے اپنے بازو کو کونی کے بل ٹکا کر اس پر اپنا چہرہ رکھا اور مسکرا کر اسے دیکھنے لگا

صالم نے اپنا ایک ہاتھ بڑھا کر اس کے گال پر رکھا لیکن اس کے گال کو دیکتا محسوس کر کے اس نے جھٹ سے ہاتھ ہٹایا اور حیرت سے اسے دیکھنے لگا

"منساء۔۔۔منساء۔۔۔"وہ اب اس پر اس پر جھکا اسے جھنجھوڑ کر اٹھانے میں مصروف تھا لیکن منساء کوئی جواب نہ دے رہی تھی

وہ اس کو وہیں چھوڑتے بھاگتا ہوا کمرے سے باہر آیا اور شمائلہ بیگم کے کمرے کی طرف گیا

"امی۔۔۔امی۔۔۔"وہ تقریباً چیختے ہوئے انہیں بلا رہا تھا

شمائلہ بیگم جو اپنے کمرے میں بیٹھی تسبیح پڑھ رہیں تھی اس کی آواز پر بوکھلائیں

"کیا ہوا بیٹا۔۔۔ایسے کیوں چلا رہے ہو۔۔۔"وہ اپنی جگہ سے اٹھتی ہوئیں بولیں

"امی۔۔۔چل کر دیکھیں نا منساء کو کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔۔وہ آنکھیں نہیں کھول رہی۔۔۔"

پریشانی سے اس سے بس اتنا ہی بولا گیا یہ کہ کر وہ کمرے سے باہر نکلا شمائلہ بیگم بھی


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کے ساتھ ہو لیں

کمرے میں پہنچ کر انہوں نے سب سے پہلے منساء کا ماتھا چیک کیا جو بلکل گرم ہو چکا تھا

"اسے تو بخار ہے۔۔۔"

انہوں نے منساء کے گالوں اور گردن کو چیک کرتے ہوئے کہا

"میں ڈاکٹر کو بلاتا ہوں۔۔۔" وہ پریشانی سے کہتا اپنا فون اٹھانے لگا

"ارے نہیں بیٹا۔۔۔اس کی ضرورت نہیں۔۔۔عام سا بخار ہے۔۔۔۔شاید بھیگنے کی وجہ سے ہو گیا ہے۔۔" وہ سیدھی ہو کر صالم کو دیکھنے لگیں

"میرے پاس دوائیاں پڑی ہیں وہ کھلا دیتی ہوں۔۔اور ٹھنڈی پٹیاں کرنی پڑے گیں۔۔بخار ایک ہی دن میں اتر جائے گا۔۔۔۔" وہ اپنے بیٹے کو پریشان دیکھ کر اسے تسلی دیتے ہوئے بولیں

"کہاں ہیں میڈیسن۔۔۔۔" وہ بے صبری سے پوچھنے لگا



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم بیٹھو میں لے کر آتی ہوں۔۔۔" یہ کہ کر وہ کمرے سے باہر چلی گئیں

ان جانے کے بعد صالم اس کے پاس آ کر بیٹھا

"منساء۔۔۔" وہ اس کا گال پکڑ کر ہلکا سا جھنجھوڑتے ہوئے بولا

منساء تھوڑا سا کسمسائی اور آدھی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا ساتھ ہی اس نے اپنا ہاتھ

اپنے ماتھے پر۔رکھا اور کرب سے آنکھیں موند لیں

"سر میں درد ہو رہا ہے۔۔۔" وہ پریشانی سے پوچھنے لگا

منساء نے بس اثبات میں سر ہلایا

"میں سر دبا دیتا ہوں۔۔۔ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔" وہ اپنا ہاتھ اس کے ماتھے پر

رکھنے ہی لگا تھا جب منساء نے اپنا چہرہ دوسری طرف کیا

"اس کی ضرورت نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔" وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی

صالم کا دل کٹ کر رہ گیا وہ صدمے سے اسے دیکھنے لگا اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا

شمائلہ بیگم دوائیاں لیے کمرے میں آئیں

انہیں دیکھ کر وہ اٹھ کر تھوڑا فاصلے پر جا کھڑا ہوا

"یہ ہیں دوائیاں اس سے یہ بلکل ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔لیکن اس سے پہلے اسے کچھ کھلانا ہو گا۔۔۔خالی پیٹ دوائی تو نہیں دے سکتے نا۔۔۔"

"مجھے کچھ نہیں کھانا۔۔۔"منساء کی آواز پر صالم اور شائلہ بیگم دونوں نے ایک ساتھ اس کی طرف دیکھا

شائلہ بیگم نے پھر سوالیہ نظروں سے صالم کو گھورا

"آپ لے آئیں کچھ کھانے کو۔۔میں کھلا دوں گا اس کو۔۔۔"صالم ان سے نظریں چراتا ہوا بولا

www.novelsclubb.com

وہ سیریس چہرہ لیے اسے دیکھتی ہوئیں کمرے سے باہر چلی گئیں صالم دوائیوں کی طرف متوجہ ہوا

---

کچھ دیر کے بعد شائلہ بیگم انڈہ،پراٹھا اور چائے لیے کمرے میں آئیں

"یہ لو بیٹا۔۔۔یہ کھلا دو اس کو۔۔۔اس کے بعد یہ میڈیسنز کھلا دینا۔۔۔" وہ دوائیاں ہاتھ میں لیے اسے سمجھاتے ہوئے بولیں

"ٹھیک ہے امی۔۔۔"

"اور زیادہ پریشان مت ہو بس ہلکا سا بخار ہے۔۔۔" وہ آخر میں اسے تسلی دینا نہ بھولیں تھیں

صالم نے پھیکا سا مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا وہ بھی مسکرا کر اسے دیکھتی کمرے سے باہر چلی گئیں

---

www.novelsclubb.com

"منساء یہ کھا لو تھوڑا سا پھر دوائی بھی لینی ہے۔۔۔"

وہ منتانہ لہجے میں بولا

"مجھے نہیں کھانا کچھ بھی۔۔۔" وہ جواباً تڑخ کر بولی

"دیکھو میرے لیے نہیں بس اپنے لیے تھوڑا سا کھا لو۔۔۔" وہ اس کے چہرے کو

دیکھتے بولا جو منساء نے دوسری طرف پھیرا ہوا تھا

"پلیز۔۔" وہ اب باقاعدہ اس کی منت کرنے لگا

منساء کچھ کہے بنا خفگی سے اٹھی اور اس کے سامنے بیٹھ گئی چہرہ اب بھی دوسری طرف ہی تھا

"یہ لو۔۔۔" صالم نے ایک نوالہ بنا کر اس کے سامنے کیا جسے اس نے بے دلی سے کھایا

صالم چار بار اس کا چہرہ اپنی طرف کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ بے رخی دکھائے جا رہی تھی

www.novelsclubb.com

کھانا کھانے کے بعد منساء نے صالم کے ہاتھ سے دوائی کھائی اور دوبارہ لیٹ کر آنکھیں موند لیں

صالم کتنی ہی دیر اسے دیکھتا رہا پھر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر بولا

"منساء۔۔۔ آئم سوری۔۔"

صالم کی بھرائی ہوئی آواز سن کر اس نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا

اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا

ہاں وہ رو رہا تھا۔۔۔وہ مرد تھا لیکن پھر بھی وہ رو رہا تھا۔۔۔کیونکہ اس سے منساء کی

بے رخی برداشت نہیں

ہوئی تھی۔۔۔وہ لاکھ ڈانٹ لیتا اس کو لیکن اس کے دل میں تو وہی تھی۔۔۔

"صالم۔۔۔"

اس کو روتا دیکھ کر منساء اپنا سر درد بھول کر جھٹکے سے اٹھی

"آپ رو کیوں رہے ہیں۔۔۔"وہ اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیتے بولی

"یہ برداشت نہیں ہوتا مجھ سے۔۔۔تم ڈانٹ لو مجھے جو کہنا ہے کہ لو لیکن مجھ سے

ناراض مت ہو۔۔۔۔"وہ بچوں کی طرح منت کرتے بولا

"میں نہیں ہوں ناراض آپ سے۔۔۔بلکل بھی نہیں ہوں۔۔۔"

وہ اسے خود سے لگاتی بولی

اگر وہ جانتی ہوتی کہ وہ اتنا پاگل ہے تو وہ کبھی اس سے ناراض نہ ہوتی

کچھ دیر کے بعد اس نے اسے خود سے الگ کیا

"پاگل ہیں آپ بلکل اس میں رونے والی کیا بات تھی۔۔۔"وہ خفگی سے اسے دیکھتے ہوئے بولی

وہ پھیکا سا مسکرایا

"تمہارے معاملے میں ہم کمزور سے بندے ہیں۔۔۔"وہ دل پر ہاتھ رکھے ڈرامائی انداز میں بولا

"بہت ہی بڑے ڈرامے باز ہیں آپ۔۔۔"منساء نے مسکرا کر کہا ساتھ ہی ماتھے پر ہاتھ رکھ کر لیٹ گئی

صالم نے اس کا ہاتھ ہٹایا اور اس کا سر دبانے لگا

"کیا یاد کرو گی تم۔۔۔اتنا پیار کرنے والا شوہر ملا تھا۔۔"

اس کے ڈرامے پر منساء آنکھیں بند کیے مسکرائی

---

تھوڑی دیر کے بعد شائلہ کے بلانے پر صالم اس کیلیے ٹھنڈی پٹیاں لینے گیا۔۔۔اس کے جانے کے بعد منساء بے خیالی میں کمرے کا جائزہ لینے لگی جب اس کی نظر ڈائری پر پڑی۔۔۔ڈائری کو دیکھ کر اس میں نا جانے کیوں اسے پڑھنے کا تجسس پیدا ہوا

وہ مشکل سے اپنے سر کو سنبھالتی کہنیوں کے بل اٹھی۔۔۔بیڈ سے نیچے اتری اور الماری تک پہنچ کر اس میں سے ڈائری نکالی اور پھر جلدی سے اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ گئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے بیڈ سے ٹیک لگائی اور اس ڈائری کو کھولا

ڈائری کے شروع میں ہی اس کا ذکر تھا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ اس کے آنے کے بعد لکھی گئی ہے

منساء جیسے جیسے ڈائری پڑھ رہی تھی اس کے چہرے کے تاثرات تبدیل ہو رہے

تھے کبھی وہ مسکرانے لگتی اور کبھی رونے والا منہ بنا لیتی

"خلاصہ"

"منساء۔۔۔آج جاب کیلیے آئی اس کی خراب قابلیت کو دیکھتے ہوئے بھی مجھے اس کو جاب دینا پڑی کیونکہ جن لوگوں سے میں بدلہ لینا چاہتا تھا وہ انہی میں سے ایک ہے۔۔۔اب اس ایک کے زریعے میں سب کو اذیت دے سکتا ہوں

اس کو پرپوز تو کر دیا ہے اب بس اس سے شادی کر کے اس کو اس کے گھر والوں کو اتنی ہی تکلیف دینا چاہتا ہوں جتنی ان کی وجہ سے میں نے اسرامی نے سہی ہے

میں تھوڑا اپنے ارادے سے بدل گیا ہوں۔۔۔اپنی پگڈنڈی سے اتر چکا ہوں۔۔۔وہ منساء جس کو میں اپنے مطلب کیلئے استعمال کرنا چاہتا تھا اب میرے دل میں اپنی جگہ بنانے لگی ہے

مجھے نہیں پتا وہ کب مجھے اچھی لگنے لگی۔۔۔۔لیکن لاکھ کوشش کے باوجود میں اپنے دل سے ہار چکا ہوں۔۔۔میں مان چکا ہوں کہ وہ میرے دل میں رہتی ہے


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اب مجھے اس سے اتنا پیار ہو گیا ہے کہ میں بس اسے اپنا بنانا چاہتا ہوں لیکن۔۔۔اپنے مقصد کو نہیں چھوڑا میں نے۔۔۔اپنے بدلے کو میں ابھی بھی نہیں بھولا۔۔۔بس تھوڑا طریقہ تبدیل ہو گیا ہے۔۔۔۔۔پہلے میں منساء کو تکلیف دے کر انہیں گرانا چاہتا تھا۔۔۔لیکن اب میں منساء کو تکلیف دینے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔اب میں صرف اس سے شادی کر کے ہی اس کے گھر والوں کو تکلیف میں رکھوں گا لیکن اپنی منساء کو میں ہمیشہ خوش رکھوں گا

آج میں بہت خوش ہوں۔۔منساء میری ہو گئی۔۔۔لیکن اس میں اس کی مرضی شامل نہیں تھی۔۔۔اپنی جان کو دکھ دے کر مجھے بھی دکھ ہو رہا ہے لیکن اسے خود سے قریب رکھنے کیلئے مجھے اور کچھ نہیں سوجھا۔۔۔اگر میں یہ نہ کرتا تو کچھ لوگ میری منساء کو مجھ سے دور کر دیتے اور اس سے دور جانے کا اب میں سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔یہ سوچ ہی مجھے ڈراتی ہے کہ میری منساء کو مجھ سے دور کر دیا جائے۔۔۔وہ میرے حواسوں پر سوار ہو چکی ہے۔۔۔میری زندگی بن چکی ہے

اب وہ مجھ میں شامل ہو چکی ہے میں اسے چاہ کر بھی دکھ نہیں دے سکتا لیکن میں اسے اس کے گھر والوں سے ملنے بھی نہیں دے سکتا۔۔۔وہ اسے مجھ سے چھین کر لے جائیں گے مجھ سے دور کر دیں گے۔۔۔میں منساء کو کبھی خود سے الگ نہیں کر سکتا اسے کبھی واپس نہیں جانے دے سکتا۔۔۔۔وہ ہمیشہ میرے پاس رہے گی ہم ہمیشہ ساتھ رہیں گے۔۔۔۔۔"

اس سے آگے منساء سے نہ پڑھا گیا اس نے کانپتے ہاتھوں سے ڈائری بند کی۔۔۔آنسو اس کی آنکھوں سے کسی آبشار کی طرح رواں تھے۔۔۔لیکن یہ آنسو خوشی کے آنسو تھے

www.novelsclubb.com

یہ احساس ہی بہت خوبصورت ہوتا ہے کہ آپ کسی کیلیے اتنے اہم ہو۔۔۔۔کسی کی زندگی ہو آپ۔۔۔کوئی آپ سے اتنا پیار کرتا ہے کہ آپ کے بنا رہ نہیں سکتا اسے اس لمحے صالم پر بے انتہا پیار آیا۔۔۔اگلے ہی لمحے اس نے اپنے آنسو صاف کیے ڈائری اپنی گود میں سے اٹھائی اور جلدی سے جا کر اسے اپنی جگہ پر رکھ کر واپس

سے اپنی جگہ پر آ کر لیٹ کر صالم کا انتظار کرنے لگی

کچھ دیر کے بعد صالم اپنے ہاتھ میں ایک باؤل لیے آیا جس میں پانی اور پٹیاں تھیں

منساء اسے دیکھ کر مسکرائی

"کافی فریش لگ رہی ہو۔۔۔" وہ اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولا

منساء جواب میں بس شرما کر رہ گئی

"یہ خوامخواہ میں کیوں شرمایا جا رہا ہے ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی نہیں۔۔۔" وہ

شرارت سے آنکھ دبا کر بولا

منساء نے اپنے چہرے پر آتی مسکراہٹ روک کر اسے گھورا

صالم نے اس کی گھوری کی پرواہ کیے بغیر پانی میں سے ایک پٹی نکال کر اس کے

ماتھے پر رکھی اور اسے ہلکا ہلکا سا دبانے لگا

منساء کے چہرے پر مسکراہٹ ہنوز قائم تھی

"لگتا ہے۔۔۔ بخار کی وجہ سے پاگل ہو گئی ہو۔۔۔" وہ اس کی مسکراہٹ پر ٹونٹ

مارتے ہوئے بولا

منساء نے اس کا کوئی جواب نہ دیا اور اس کا دوسرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر سینے پر رکھا اور اسے دیکھنے لگی

صالم نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

"کچھ نہیں آپ لگے رہو۔۔۔"

وہ مسکرا کر کہتی آنکھیں موند گئی تھی

---

سب لوگ ناشتے کرنے میں مصروف تھے جب بی جان نے ایک نظر سب کو دیکھا اور پھر ان کو پکارا

"مجھے ایک بات کرنی ہے آپ لوگوں سے۔۔۔"

بی جان کی آواز پر سب کھانا چھوڑ کر ان کی طرف متوجہ ہوئے فخر صاحب اور فرزانہ بیگم تو پہلے سے ہی جانتے تھے کہ وہ کیا کہنے والی ہیں

"میں نے ایک فیصلہ کیا ہے۔۔۔جس میں آپ لوگوں کو میرا ساتھ دینا ہو گا۔۔۔"

"کیسا فیصلہ بی جان۔۔۔"ازلان نے سوالیہ انداز میں پوچھا

بی جان نے ایک لمبی سانس لی فخر صاحب اور فرزانہ بیگم کی طرف دیکھا اور اپنا فیصلہ سنانا شروع کیا

ازلان اور ایمن کبھی سیریس ہو کر ان کو دیکھتے تو کبھی خوش ہو کر

اپنا فیصلہ سنانے کے بعد انہوں نے سوالیہ نظروں سے سب کو دیکھا سب انہیں دیکھ کر مسکرا رہے تھے سب کو ایسے دیکھ کر انہیں اطمینان ہوا

"تو کس وقت جانا ہے بی جان۔۔۔"ایمن نے خوش ہوتے ہوئے پوچھا

"جب تم لوگ کہو۔۔۔"انہوں نے مسکرا کر کہا

"تو پھر ابھی سے تیار ہو کر تھوڑی دیر میں چلتے ہیں۔۔۔"فرزانہ بیگم نے جوش سے کہا انہیں سب سے زیادہ اپنی بیٹی سے ملنے کی جلدی تھی

ان کی بات پر سب متفق ہوئے

۔۔۔۔۔۔۔

ناشتے کے بعد سب اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے تھے۔۔۔ایمن اور ازلان بھی اپنے کمرے میں آئے

کمرے میں آتے ہی ایمن نے الماری کھولی اور تین چار سوٹ اس میں سے نکال کر ان کا جائزہ لینے لگی

ازلان عجیب نظروں سے اس کی اس حرکت کو دیکھ رہا تھا

"ازلان کونسا والا پہنوں۔۔۔"وہ دو جوڑے اپنے ساتھ لگا کر اس سے پوچھنے لگی

"کیا مطلب کونسا والا پہنوں۔۔۔"وہ تعجب سے اسے دیکھنے لگا

"مطلب کونسا والا اچھا لگے گا مجھ پر۔۔۔"وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولی

"سیریسلی۔۔۔تم سوٹ سیلیکٹ کر رہی ہو۔۔۔ہم کسی کی شادی پر تھوڑی جا رہے ہیں۔۔۔"وہ حیرانی سے اسے دیکھے جا رہا تھا

"ہاں تو شادی پر نہیں جا رہے تو کیا ہوا میری تو نئی نئی شادی ہوئی ہے نا۔۔۔مجھے تو

نئ نویلی دلہن لگنا ہے۔۔۔"وہ معصومیت سے اسے بولے جا رہی تھی اور ازلان اس کی معصومیت پر فدا ہوئے جا رہا تھا

"اوکے آپ نہیں بتاؤ۔۔۔"وہ ناراض ہوتے سوٹ اٹھانے لگی جب ازلان نے اسے روکا

"اچھا رکو۔۔۔"وہ جانچتی نظروں سے سب کپڑوں کو دیکھنے لگا اور ان میں سے ایک ریڈ کلر کا فراک اٹھا کر اس کے سامنے کرتے بولا

"یہ پہن لو۔۔"

"یہ اچھا لگے گا۔۔۔"ایمن آنکھوں میں چمک لائے پوچھنے لگی

"تم تو کچھ بھی پہن لو۔۔تم پر اچھا ہی لگے گا۔۔۔"وہ پیار بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا

اس کی نظروں کی تاب نہ لاتے ہوئے ایمن نے شرما کر سر جھکایا

"اچھا میں آپ کو سوٹ نکال دیتی ہوں۔۔۔آپ جلدی سے جا کر چینج کر


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آئیں۔۔۔"یہ کہ کر وہ الماری کی طرف بڑھ گئی

"تو پہلے تم چلی جاؤنا۔۔۔"وہ سستی سے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولا

ایمن نے ایک بلیک کلر کی شرٹ اور پینٹ نکال کر اس کے سامنے کرتے ہوئے کہا

"نہیں پہلے آپ جائیں۔۔۔"

"کیوں۔۔"

"کیونکہ مجھے ابھی میچنگ جیولری اور شوز بھی ڈھونڈنے ہیں۔۔"وہ معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے گویا ہوئی

"ہیں ں ں ں ں ں۔۔۔"ازلان نے ٹیڑھا میڑھا منہ بنایا

"ہانجی۔۔۔اب چلیں۔۔۔"وہ کپڑے زبردستی اس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے بولی

"مجھے نہیں جانا۔۔"

"ازلان بچوں کی طرح ضد نہ کریں۔۔ چلیں جائیں۔۔۔"وہ اب ہاتھ باندھے اس


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کے سامنے کھڑی تھی

ازلان ٹس سے مس نہ ہوا

ایمن نے اسے گھورا اور اس کا بازو پکڑ کر کھینچ کر اسے اٹھانے لگی

اس کی اس حرکت پر ازلان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی وہ خود ہی اٹھ گیا اور ایمن

اسے فاتحانہ نظروں سے۔ایسے دیکھنے لگی جیسے اس نے کی اسے اٹھایا ہو

"اب چلیں۔۔۔"وہ اسے دھکا لگاتی واشروم تک لے کر آئی

"جارہا ہوں۔۔۔جارہا ہوں۔۔"ازلان نے مسکرا کر کہا اور واشروم میں گھس گیا

اور ایمن میچنگ کی جیولری اور شوز ڈھونڈنے لگی

---

ازلان کے باہر آنے کے بعد ایمن چینج کرنے چلی گئی اور وہ وہیں بیٹھے اس کا انتظار

کرنے لگا

وہ بات بار گھڑی کو دیکھتا اور دل ہی دل میں ایمن کو کوس رہا تھا

تبھی واشروم کا دروازہ کھول کر وہ پری پیکر باہر آئی

لال رنگ کے جوڑے میں گیلے بال اور میک اپ سے بے نیاز چہرہ لیے وہ سیدھا ازلان کے دل میں اتر رہی تھی

مسکرا کر ازلان کو دیکھتی وہ شیشے کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی اور اپنے بال سلجھانے لگی

ازلان اپنی جگہ سے اٹھا اور اس کے پیچھے جا کر کھڑا ہوا۔۔۔ایمن نے شیشے میں سے مسکرا کر اسے دیکھا

"ان بالوں کو سلجھانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔" یہ کہتے ہوئے اس نے ایمن کے ہاتھ سے برش لے کر رکھا اور اس کے گیلے بالوں کو ایک سائیڈ کندھے پر ڈالا۔۔۔

اور اسے اپنے حصار میں لیتے خود سے قریب کر کے اس کی گردن پر ٹھوڑی رکھ کر شیشے میں اسے دیکھنے لگا

ایمن بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی

"پتا ہے۔۔۔۔مجھے ابھی بھی یقین نہیں آتا کہ تم صرف میری ہو۔۔۔"

وہ جذبات سے بھرے لہجے میں بولا

"کیوں۔۔۔"

وہ شیشے میں سے اسے دیکھتے پوچھنے لگی

"کیونکہ میں اس قابل نہیں تھا کہ مجھے تم جیسا ڈائمنڈ ملے۔۔۔"

"لیکن۔۔۔"ایمن اس کے جواب میں کچھ کہنا چاہ رہی تھی جب ازلان نے اپنے دیکتے لب اس کی گردن پر رکھ دیے۔۔۔۔ایمن نے آنکھیں بند کر دیں اور اس کے لمس کو محسوس کرنے لگی

وہ کتنی ہی دیر اس پر اپنی شدتیں لٹاتا رہا

کچھ دیر کے بعد وہ سیدھا کھڑا ہوا اور کندھوں سے پکڑ کر ایمن کا چہرہ اپنی طرف کیا

ایمن کا چہرہ بلکل سرخ ہو چکا تھا وہ نظریں نہیں اٹھا پا رہی تھی

ازلان نے اپنے ہاتھ سے اس کا چہرہ اپنی طرف کیا اور اپنے لبوں کو اپنے لبوں کے قریب لے جانے لگا تبھی اچانک سے ان کے کمرے کا دروازہ بجنے لگا

وہ برا سا منہ بناتے پیچھے ہوا

"یہ لوگ ڈھنگ سے رومینس بھی نہیں کرنے دیں گے۔۔۔" وہ ایمن کو کہتے

دروازہ کھولنے بڑھ گیا

ایمن اس کی بات پر مسکرا دی تھی

ازلان نے دروازہ کھولا تو فرزانہ بیگم کو سامنے کھڑے پایا

"جی امی۔۔۔" وہ انہیں دیکھ کر سوالیہ انداز میں پوچھنے لگا

"بیٹا بی جان کہ رہی ہیں۔۔ جلدی سے آجاؤ۔۔ تم لوگ تیار نہیں ہوئے ابھی تک۔۔۔"

وہ اس کو سر سے پاؤں تک دیکھتے بولی

"ہو گئے ہیں تیار بس پانچ منٹ میں آرہے ہیں۔۔۔"

"اچھا ٹھیک ہے جلدی سے آجاؤ۔۔۔"وہ مسکرا کر اسے کہتی وہاں سے چلی گئیں

ان کے جانے کے بعد ازلان دروازہ بند کر کے اندر آیا

"کون تھا۔۔۔"

ایمن کے پوچھنے پر وہ بولا

"امی تھیں۔۔۔کہ رہی تھیں جلدی سے آجاؤ بی جان بلا رہی ہیں۔۔۔اب

چلو جلدی سے۔۔"وہ اسے ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے جاتے بولا

"لیکن میرا میک اپ۔۔۔"وہ روہانسی ہوئی تھی

"میک اپ پھر کبھی کر لینا۔۔۔ویسے بھی تم بغیر میک اپ کے ہی بہت پیاری لگتی

ہو۔۔۔"یہ کہ کر اس نے ایمن کے ماتھے پر پیار کی مہر ثبت کی

اور وہ دونوں مسکرا کر ایک دوسرے کو دیکھتے کمرے سے باہر آئے

---

شائلہ بیگم برآمدے میں رکھے صوفے پر بیٹھی تھیں جب ان کے پاس پڑا موبائل

بجنے لگا انہوں نے موبائل اٹھایا اور کال پک کر کے کان سے لگاتے ہوئے بولیں

"ہیلو بھابھی۔۔۔کیسی ہیں آپ۔۔۔"وہ خوش خوش انداز میں بولیں

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔تم سناؤ۔۔۔خوش لگ رہی ہو۔۔۔"وہ ان کی آواز سن کر اندازہ لگاتے ہوئے بولیں

"جی بس اللہ کا شکر ہے۔۔۔"

"اچھا شائلہ۔۔۔وہ آج میں نے اور تمہارے بھائی نے ایمن کے گھر جانا تھا تو ہم نے سوچا پہلے تمہارے گھر سے ہو کر جاتے ہیں۔۔۔"

"جی جی بھابھی بلکل آئیں۔۔۔"ان کی خوشی میں اضافہ ہوا

"بھئی میں تو اپنی بہو کو دیکھنے آ رہی ہوں۔۔۔۔اسے کہنا اچھا سا تیار ہو جائے۔۔۔"وہ اپنائیت جتاتے ہوئے بولیں

"جی کہہ دوں گی۔۔۔"

وہ مسکرا کر بولیں

www.novelsclubb.com

کچھ رسمی باتوں کے بعد کال بند کر دی گئی

---

"صالم۔۔۔اب میں ٹھیک ہوں۔۔۔"صالم جو کب سے اس کا سر دبائے جا رہا تھا وہ اس کا ہاتھ روک کر بولی

"اچھا۔۔لگ تو نہیں رہی۔۔"وہ اس کے زرد چہرے کو دیکھتے ہوئے بولا

منساء نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور اٹھنے کی کوشش کرنے لگی صالم نے سہارا دے کر اسے اٹھایا

آپ کیوں میری اتنی فکر کرتے ہیں۔۔۔"منساء اسے دیکھتے ہوئے بولی وہ اس کے منہ سے اظہار محبت سننا چاہتی تھی

"منساء۔۔۔"صالم نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ شائلہ بیٹا دروازہ کھٹکٹا کر اندر جھانکنے لگیں

دونوں سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھنے لگیں

"وہ میں نے کہنا تھا کہ تم دونوں کے مامی ممانی آرہے ہیں تھوڑی دیر میں تو تم لوگ تیار ہو جانا۔۔۔"وہ اپنی بات ختم کر کے دونوں کو دیکھنے لگی

"جی امی۔۔۔"صالم بادل نخواستہ مسکرا کر بولا

اس کے جواب پر وہ بھی مسکرا کر انہیں دیکھتی دروازہ بند کر کے کمرے سے باہر چلی گئیں

"ہاں تو کیا کہہ رہے تھے آپ۔۔۔۔"ان کے جانے کے بعد منساء دوبارہ صالم کی طرف متوجہ ہوئی

"آ۔۔۔میں۔۔میں کیا کہہ رہا تھا۔۔۔"وہ الٹا اس سے سوال کرنے لگا

"صالم۔۔۔"وہ منہ بسورتے ہوئے بولی

اس کی بات پر صالم ہنسا اور پھر اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اس کی آنکھوں میں کھانکتا بولا

"منساء۔۔مجھ میں میں نہیں اب تم بستی ہو۔۔۔تو میں اپنا خیال کیوں نہیں رکھوں

گا۔۔۔"اس کی بات پر منساء مسکرائی اور اس کے سینے پر اپنا سر رکھ دیا صالم نے اپنے بازو پھیلا کر اسے اپنے حصار میں لیا

"تم میری آکسیجن ہو منساء۔۔۔تم نہیں ہو گی تو مجھے سانس نہیں آئے گی۔۔۔تم نہیں ہو گی تو میں زندہ نہیں رہ پاؤں گا۔۔۔۔"

وہ اسے خود میں بھینچتے ہوئے بولا

"تھینکس صالم۔۔۔"

"صرف تھینکس سے کام نہیں چلے گا۔۔۔"وہ چلبلے انداز میں بولا

"تو اور کیا چاہیے آپ کو۔۔۔"وہ اسے دیکھے بغیر پوچھنے لگی

"ایک اور چھوٹی سی منساء۔۔۔"وہ اس کے کان کے قریب جا کر بولا

اس کی بات پر منساء کے کان دہک اٹھے

"بہت بے شرم ہیں آپ۔۔۔"وہ اس کے سینے پر مکا مارتی اس کے سینے میں ہی منہ چھپانے لگی اور صالم اسے دیکھ کر ہنسنے لگا

---

بیس منٹ کے بعد تسلیم بیگم اور سیف صاحب وہاں پہنچ چکے تھے۔۔۔صالم اور منساء بھی تب تک تیار ہو چکے تھے

وہ سب اکٹھے ہی بیٹھے تھے جب باہر سے گاڑی کے ہارن کی آواز کے ساتھ ساتھ ڈور بیل بجی

"میں دیکھ لیتا ہوں تم لوگ بیٹھو۔۔۔"صالم جانے کیلیے اٹھنے لگا جب سیف صاحب نے اسے روکا اور خود اٹھ کر جانے لگے

ان کے جانے کے بعد سب دوبارہ باتوں میں مصروف ہو گئے

کچھ دیر بعد سیف صاحب اپنے ساتھ بی جان، فخر صاحب، فرزانہ بیگم، ازلان اور ایمن کو لیے اندر آئے

سب حیرت سے انہیں دیکھتے ہوئے کھڑے ہوئے شمائلہ ان سے منہ موڑ کر کھڑی ہو گئیں

ایمن تسلیم۔بیگم سے آکر ملی

جبکہ منساء بھاگ کر فرزانہ بیگم اور پھر فخر صاحب کے گلے لگ گئی

شمائلہ بیگم اور صالم ابھی بھی ان سے منہ موڑے کھڑے تھے

بی جان شمائلہ بیگم کو دیکھتی ان کی طرف آئیں

"شمائلہ۔۔۔"ان کے پکارنے پر شمائلہ بیگم نے ان کی طرف دیکھا ان کے چہرے

پر موجود ندامت وہ ساتھ دیکھ سکتی تھیں

"اب کیا چاہیے آپ لوگوں کو۔۔۔سارے رشتے توڑ دیے تھے ناتواب کیا لینے

آئیں ہیں۔۔۔"وہ خود پر ضبط کرتی بولیں

منساء ان دونوں کو دیکھتی چلتی ہوئی صالم کے ساتھ آکھڑی ہوئی

"بیشک ہم نے سارے رشتے توڑ دیے تھے لیکن ہمارے بچوں نے ایک نیا رشتہ۔

جوڑا ہے۔۔۔کیا ہم ان بچوں کی خاطر نہیں جڑ سکتے۔۔۔"

بی جان کی اس بات پر شمائلہ کا کوئی جواب نہ آیا

آخر کار بی جان نے چہرے پر ندامت کے آنسو لیے ان کے سامنے ہاتھ جوڑ لیے

سارے گھر والوں سمیت شائلہ بیگم بھی حیران رہ گئیں

"مجھے معاف کر دو میری بچی۔۔۔"ان کے منہ سے بس اتنے ہی الفاظ نکل سکے

"بی جان۔۔۔مجھے شرمندہ تو مت کریں۔۔۔"شائلہ نے ان کے ہاتھ پکڑ کر انہیں گلے سے لگا لیا

وہ معاف کر چکی تھی انہیں

کون کہتا ہے کہ صرف بڑے رحمدل ہوتے ہیں کون کہتا ہے کہ معاف کرنا صرف بڑوں کو آتا ہے۔۔۔بچے بھی اتنے ہی رحمدل ہوتے ہیں۔۔کوئی بھی اتنا بے حس نہیں ہوتا کہ اس سے بڑا کوئی اس کے سامنے ہاتھ جوڑے اور وہ اسے معاف نہ کر سکے

شائلہ نے بھی اپنی فطرت کے مطابق ایک ہی پل میں سارے گلے شکوے ختم کر کے انہیں گلے سے لگا لیا تھا

منساءاور صالم نے ایک نظر ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر انہیں دیکھنے لگے

شمائلہ بیگم سے ملنے کے بعد بی جان صالم کی طرف متوجہ ہوئیں

"میرے نعمان کا بیٹا۔۔۔"وہ اسے دیکھ کر ممتا بھرے انداز میں بولیں آنکھوں

کے سامنے نعمان کا چہرہ گھوم رہا تھا

"بلکل میرے نعمان پر گیا ہے۔۔۔"وہ بغور اسے دیکھتے بولیں اور پھر اس کے

ماتھے پر بوسہ دیا صالم نے جھک کر ان سے بوسہ لیا

"مجھے معاف کر دو میرے بچے۔۔۔میں تمہارے حقوق نہ پورے کر سکی۔۔۔"وہ

ندامت بھرے لہجے میں بولیں

"نہیں بی جان۔۔۔"صالم نے بھرائی آواز میں کہا

اور بی جان کے گلے لگ گیا

آج سب کی آنکھیں نم تھیں لیکن یہ آنسو خوشی کے آنسو تھے

اس کے بعد فرزانہ بیگم شمائلہ بیگم سے ملنے لگیں

www.novelsclubb.com

ازلان نے بھی مسکرا کر صالم کو گلے لگایا

سب ایک دوسرے سے ملنے میں مصروف تھے جب صالم میٹھی نظروں سے منساء کو دیکھ رہا تھا جو ایمن کو مل رہی تھی

"تم واقعی میں میری دنیا ہو منساء۔۔۔ تمہارے آنے سے مجھے وہ سب مل گیا جس کی میں نے کبھی چاہ کی تھی۔۔۔"

اس نے پیار بھری نظروں سے منساء کو دیکھا ایک آنسو اس کی آنکھوں سے۔ نکل کر اس کے گال کو سیراب کرتا گیا

---

www.novelsclubb.com